وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ
جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ سی ایس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف و ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتبخانۂ ادارۂ روضتین
و بہ تصحیح و اہتمام
مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے سی ایس
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتۂ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آصف جاہ عثمان خلد ملکہ [illegible] برقی پریس حیدرآباد دکن طبع
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

بسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلد اللہ تبارک تعالی شایع شد
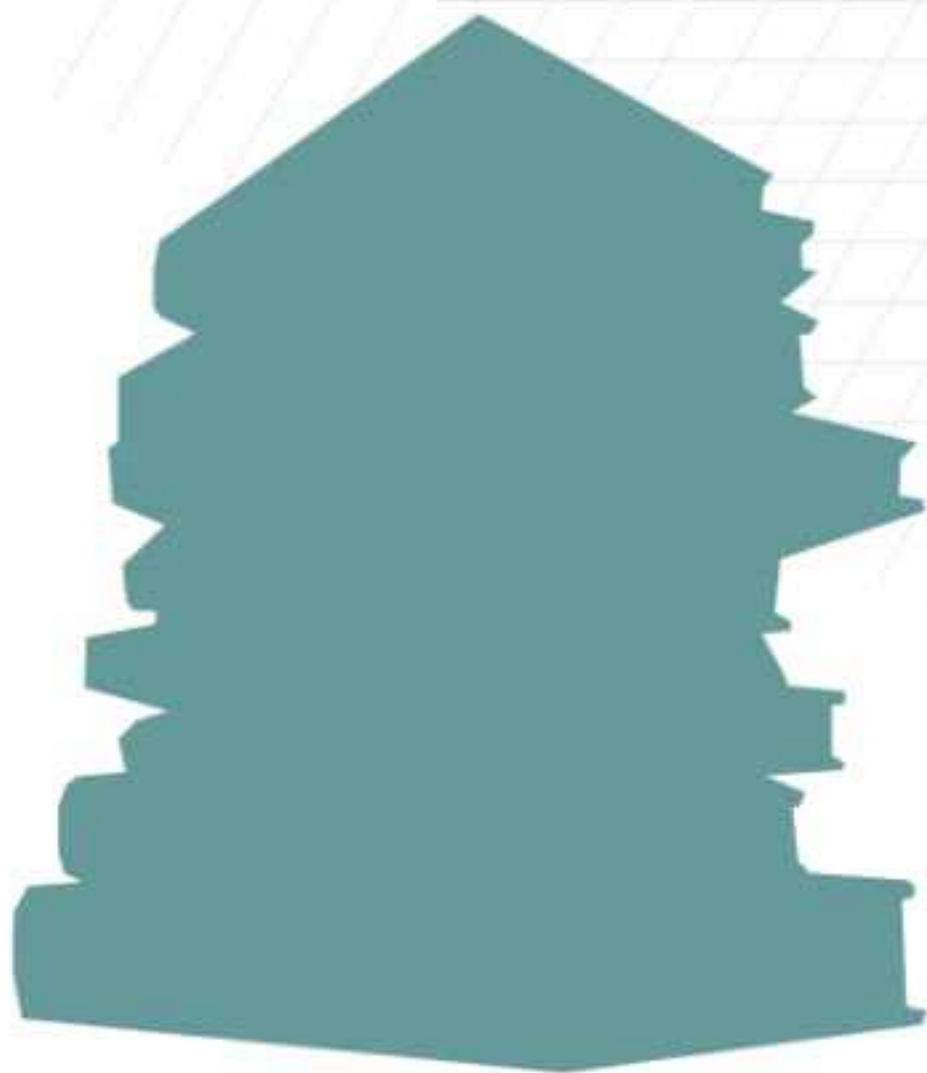
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الاحد الذی خلق اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاکرم الذی یوتی جوامع الکلم وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الذین انفجرت من ذواتھم القدسیہ عیون العلوم والحکم۔

حضرت سلطان العارفین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کے **مکتوبات** کا یہ مجموعہ بحمد اللہ طبع ہوا اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ ان مکتوبات کے جامع **مولانا رکن الدین ابوالفتح علاء قریشی** فرزند ارجمند حضرت شیخ علاء الدین گوالیری قدس سرہا ہیں۔ امیر تیمور نے جب دہلی پر حملہ کیا اس واقعہ سے تقریباً ایک ماہ پیشتر حضرت مخدوم بندہ نواز نے ۷ ربیع الثانی ۸۰۱ھ کو دہلی چھوڑی اور ۲۲ ماہ مذکور کو گوالیر داخل ہوئے۔ شیخ علاء الدین گوالیری کو جو دس سال پیشتر مرید ہو چکے تھے۔ حضرت مخدوم نے اطلاع کر دی تھی (مکتوب سیزدہم صفحہ ۴۳)۔ گوالیر پہنچ کر انہیں کے مکان میں مقیم ہوئے اور ۱۷ جمادی الثانی ۸۰۱ھ کو وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل شیخ علاء الدین گوالیری کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت مخدوم کے مریدوں میں یہ پہلے بزرگ ہیں جنہیں خلافت دی گئی۔ اس وقت تک اپنے فرزندوں میں سے بھی کسی کو اونھوں نے خلافت نہیں دی تھی۔ مولانا رکن الدین ابوالفتح علاء قریشی اس وقت سے دو سال پیشتر حضرت مخدوم سے بیعت کر چکے تھے۔ اور

چند سال کے بعد خلافت سے بھی مشرف ہوئے۔ حضرت علاء الدین گوالیر چھوڑ کر کالپی چلے آئے اون کے ہمراہ مولانا رکن الدین ابوالفتح بھی مع اہل وعیال کالپی آئے اور یہاں متوطن ہوگئے۔ ان دونوں بزرگوں کے مزار کالپی میں ہیں اور ان کو بجائے گوالیری کے کالپوی لکھتے آئے ہیں۔

شیخ رکن الدین حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں گلبرگہ آچکے تھے۔ اون کے رحلت کے چند سال بعد پھر آئے اور چندے قیام کرکے اور پیر کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوکر بیدر چلے گئے۔ بیدر اس وقت سلاطین بہمنیہ کا دارالسلطنت ہوچکا تھا۔ یہاں بھی چند قیام کرکے حجاز گئے اور حج وزیارت سے مشرف ہوکر وطن واپس آئے۔ حضرت مخدوم کے مکاتیب جو اونھوں نے شیخ علاء الدین اور مولانا رکن الدین ابوالفتح کو لکھے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ بیدر میں ایک دوست سے اور بھی بہت سے مکاتب ان کو ملے اور زیادہ تر اونہیں کے اصرار پر حج سے واپس آنے کے بعد ۸۵۲ھ میں ان کو جمع کرکے کتاب کی شکل میں مرتب کیا۔

اس مجموعہ میں حضرت مخدوم کے چھیاسٹھ ۶۶ مکتوبات ہیں۔ ان میں ایک مکتوب (مکتوب نمبر ۳۹) سلطان فیروز بہمنی بادشاہ گلبرگہ کے نام اور ایک (مکتوب ۹۶) حضرت مسعود بک رح چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہے۔ بقیہ سب مکاتیب مریدوں اور خلفا کو لکھے گئے تھے ان کے علاوہ مولانا رکن الدین ابوالفتح نے حضرت مخدوم کے بڑے فرزند سید محمد اکبر حسینی کے سات مکتوب اور ان کے فرزند اصغر حضرت سید محمد اصغر حسینی کے چار مکتوب اور قاضی سراج الدین مرید حضرت مخدوم کا ایک مکتوب بھی شریک کیا ہے۔ ان میں دو مکتوب انہیں کے نام کے ہیں اور بقیہ دس مکتوب ان کے والد حضرت علاء الدین کالپوی کے نام کے ہیں۔ آخر کتاب میں تین خلافت ناموں کی نقلیں بھی شریک کی گئی ہیں۔ ایک خلافت نامہ حضرت شیخ علاء الدین کو اور دوسرا

حضرت رکن الدین ابو الفتح کو دیا گیا تھا اور تیسرا عام خلافت نامہ جو حضرت مخدوم نے لکھوا کر محفوظ رکھا تھا جب کسی مرید کو خلافت دیتے اوس کی نقل کرا کر اوں کا نام لکھکر اونہیں دید یتے ۔

حضرت مسعود بکؒ جن کے نام کا ایک مکتوب اس مجموعہ میں ہے چشتیہ طریقہ میں نہایت ہی ممتاز بزرگ تھے ۔ سلطان فیروز تغلق کے وہ قرابت دار تھے ۔ امیری چھوڑکر فقیری اختیار کی اور شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام قدس سرہما کے ہاتھ پر بعیت کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے ۔ یہ دونوں بزرگ حضرت محبوب الہی نظام الدین اولیا کے مرید اور خلیفہ تھے ۔ حضرت مسعود بکؒ خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمعصر تھے حضرت خواجہ کی سکونت پرانی دہلی میں تھی جو اب قصبہ مہرولی کے نام سے مشہور ہے اور حضرت مسعود بکؒ اس کے قریب کے ایک قریہ میں رہتے تھے جس کا نام لاڈو سرائے ہے اور وہیں ان کا مزار ہے ۔ حضرت سید محمد حنیف جو سید السادات کے لقب سے مشہور ہیں اور جن کا مزار بیدر سے ایک میل شمال مغرب جانب ہے ۔ حضرت مسعود بکؒ کے مرید اور خلیفہ تھے ۔

حضرت مخدوم کی دوسری تمام تصنیفوں کی طرح ان مکتوبات کا مجموعہ بھی نہایت ہی کمیاب ہے ۔ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد میں سنہ ۱۲۱۵ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ (۱۶۳ تصوف فارسی) موجود ہے ۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر کو رائچور میں ایک نسخہ بہت عارضۃ ملا تھا جس سے انھوں نے نقل لی تھی اور گلبرگہ شریف کے کتب خانہ روضتین میں داخل کر دیا تھا ۔ بے حد جستجو کے بعد مجھے کسی تیسرے نسخہ کا پتہ نہیں مل سکا ۔ یہ دونوں نسخہ بہت غلط لکھے ہوے ہیں بریں ہم ان کے باہم مقابلے سے جس قدر ممکن ہو سکا تصحیح کی گئی ۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخہ میں صرف اکسٹھ مکتوب ہیں ۔ اس لئے اوں کے بعد کے مکتوبوں کا کسی دوسری کتاب سے مقابلہ ممکن نہ ہوا ۔ سیر محمدی میں تینوں خلافت نامے

مندرج ہیں۔ ان کی تصحیح اس کتاب سے مقابلہ کرکے کی گئی۔ نہایت افسوس ہے کہ کسی تیسرے نسخہ کے نہ ملنے کے باعث خاطرخواہ تصحیح نہ ہو سکی اور جابجا الفاظ اور جملے مشکوک رہ گئے ایسے اکثر مقامات پر استفہام (؟) کی علامت لکھدی گئی ہے۔

شرح رسالۂ قشیریہ اور جواہر العشاق کی طرح یہ کتاب بھی ہمارے محترم کرم فرما جناب **نواب محمد امیر علی خاں بہادر** دام اقبالہم صوبہ دار صوبۂ گلبرگہ و ناظم جاگیرات "روضتین" کی حسن توجہ اور اون کی سرپرستی میں منجانب کتب خانہ روضتین طبع ہوئی اور اہل ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہو رہی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اون کو دارین میں جزائے خیر دے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز نہایت کثیر التصانیف بزرگ تھے اون کی تصنیفات کا زمانہ تقریباً ۸۰۰ھ اور ۸۲۵ھ کے درمیان کا ہے ان کی جلالت شان کے باوجود بہتیری تصنیفیں زمانہ دراز سے مفقود ہیں اور نہایت جستجو اور تگ و دو کے بعد جو دستیاب ہو سکیں اون میں بھی اکثر کے دو نسخوں سے زیادہ کا کہیں پتہ نہیں ملا یہ برکت و سعادت خداوند تبارک و تعالیٰ نے ہمارے آقائے ولی نعمت ظل اللہ فی الارض سلطان العلوم **اعلیحضرت آصف جاہ سابع** اعلی اللہ عمرہم وادام اللہ ملکہم ودولتہم کے نہایت مبارک عہد ابد مدت کے لئے ہی مخصوص فرمائی کہ اب چھ سو سال کے بعد وہ کتابیں جو مفقود تھیں طبع ہوکر منظر عام پر آرہی ہیں اور اہل دل اور ارباب ذوق کے استفادہ کے لئے شائع ہوتی جارہی ہیں۔ آقائے ولی نعمت اور شاہزادگان بلند اقبال کیلئے بارگاہ رب العزت مجیب الدعوات میں صمیم قلب سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ میری وہی دعائیں ہیں جو حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز قدس سرہ نے سلطان فیروز بہمنی کے لئے کی تھیں (مکتوب ۳۹)۔ حق سبحانہ و تعالیٰ شرف قبولیت سے

ممتاز فرمادے بحرمت النبی والہ الامجاد۔

اس کے بعد کے صفحوں میں مکتوبات کی فہرست دی گئی ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

مکتوبات حضرت خواجہ گیسو دراز کا ایک خطی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں موجود ہے۔ بحوالہ "مسلمان مجددوں کی تحریکیں" ص ۳۹ مولفہ ڈاکٹر سید اطہر عباس رضوی مطبوعہ آگرہ یونیورسٹی ۱۹۶۵ء

ن م
نعم احمد ابجدری
۲۱/۲/۱۹۰۳
لاہور

خاکسار
سید عطا حسین

مکتوبات کا ایک اور خطی نسخہ مکتوبہ ۲۰ شوال ۱۰۳۶ھ
ذریعہ ۹: ۹۳۷ فہرست نسخہ ہائے خطی فارسی ۷۷۱
ملک ۱/۹۳۷ ایران میں موجود ہے۔ بحوالہ
محمد تقی: "دیری و نویسندگی" مجلہ ہنر و مردم شمارہ ۱۰۲ حمل ۱۹۷۱ء۔ ن م نعم احمد ابجدی
۲۶ اگست ۱۹۷۲ء

حیدر آباد دکن
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

فہرست

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہٗ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

(الف) مکتوبات حضرت مخدوم بندہ نواز قدس اللہ سرہ

(ج) مکتوبات مخدوم زادگان منجانب مخدوم زادہ بزرگ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان
غواص بحر لاتنا ہی عشق و عرفان قطب الاقطاب قرب و الاحباب
جعفر ثانی حضرت خواجہ

صدر الدین ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بے حد و ثنائے بے عدد مر خداوندے را کہ مراسلات کلام مجید و مکاتبات سور فرقان حمید بر ذات حمیدہ و دوست برگزیدہ خود در بست و سہ سال نجماً نجماً بفرستادہ در دل محبان خود از ان خطے وافر و ذوقے متواتر نہاد و تحف صلوات و طرفہ تحیات بر روح مطہر و قالب معطر آن عنوان صحیفۂ سعادت و دیباچۂ نمیقۂ ہدایت قدوہ اہل صفا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بر یاران و پیروان او کہ دفاتر علم و عرفان و مولود کشف و ایقان بودند صلی اللہ علیہ و علیہم اجمعین۔ اما بعد می گوید فقیر حقیر محب ارباب تصوف و درویشی ابو الفتح علاء قریشی کہ کمترین مسترشدان و وابستہ ترین مریدان و مجاوران قطب العارفین مقتدی الواصلین سر حلقۂ عاشقان سرافراز ولی اکبر سید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز المخاطب بالصادق من اللہ الجاو علی القطب الشیخ نور الدین پاے زاد عمت برکاتہما چون فقیر بہ نیت زیارت کعبۂ معظم و زیارت روضۂ پیغمبر زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً از محمد آباد عرف کالپی بیرون آمد و زیارت شیخ خود در گلبرگہ حاصل کرد و رخت در دار الملک بیدر فرود آورد و یارے عزیز از اہل آن دیار چند مکتوب حضرت مخدوم برین فقیر آورد و این فقیر را باعث شد مکتوبات دیگر کہ بجانب این فقیر و والد این فقیر خدمت شیخ علاء الدین کالپوی کہ پیش از ہمہ خلفا بشرف خلافت مشرف شدہ بودند و دیگر یاران و بعضے خلافت

ن متواتر

نامہائے مخدوم و بعضے مکتوب مخدوم زادگان جمع کنند۔ تا طالبانِ حق را در کار سلوک ممد و معین باشد۔ و بواطن ایشان موجب مزید ذوق و شوق گردد و بعد مراجعت از زیارت حرمین رزقنا اللہ العود الیہما در سنہ اثنی و خمسین و ثمانمائہ ہم در ذیل آن مکتوبات دیگر الحاق کردہ شد حق تعالیٰ خوانندگان را و شنوندگان را موجب مزید حال و حسن عاقبت در مآل گرداند و این فقیر را از آنچہ در طی این مکتوبات مندرج است و مقصود حضرت شیخ است بخطے کامل و نصیبے شامل محظوظ گرداند بمنہ و کمال کرمہ۔

مکتوب اول

بجانب بعضے مریدان و معتقدان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ علیٰ کل حال والصلوات علیٰ رسولہ بالغدو والآصال تبلیغات سنیات و تحف تحیات بنعت تقدیم کہ از مراسم دین داران و مواجب اہل اسلام است اصحاب ارادت و ارباب سعادت محقق دانند کہ اہم المہمات و اعز الطلبات با ہمہ عفت و عافیت بحسن العاقبت است ن حسن

اللہم اختم امورنا بالحسن الخاتم بنحو خاتم الانبیاء و اہل بیت الاصفیاء و ہر کجے حسن عاقبت او بحسب حال و مقام و قدر روزگار او شمارند عوام علما چون از شرک برہند و از دائرہ کفر جلی خارج گردند تا آخر الانفاس بدین اختصاص جان بر سول رب الجنت والناس سپارند ہمہ گویند عاقبت ایشان مقترن بخیریت شد و امید از آسایش و آسودگی بہشت کہ باجماع کبار دار القرار است گشت الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن در روزگار او باشد و اہل طلب ارادت را بہترین احوال و شریف ترین آمال عند سادات الکمال بدین انحصار قرار گرفتہ است ہر روزے و شبے و روزے و طلبے از دریائے شوق موج باج رسند و ہر نفسے آشنائی بسوئے واند و ہے گرہ ایدآیسے۔ بدینت

؟ رب الجن والناس / رب الجنة والنار

ن رساند

مجنون عشق را اگر امروز حالتست　　کاسلام دین لیلی و دیگر ضلالتست

دانستہ اند و نیکوتر شناختہ اند۔ مصرع

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضایع است

ایشاں نگویند اگر محبوب بحسب حال مطلوب در بر باشد زہے دولت وزہے لذت وزہے مکرمت وزہے عزت ورنہ سر بر در باہمہ درد و ذلت خواہند در بر باشند واگر روزگار قلب بازو بارے بر در رسد اما اینکہ نہ بر در باشند و نہ در بر معاذ اللہ بہ بلائے اسیر گشتہ بودند کہ بار آنز اسماوات سبع و ارضین بسر بردن نتوانند وحال آن نتوانند گشت رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا از جملہ خواہان ایشاں باشد اگر درد در دل ایشاں اندکے می گذرد مضطلم شود خویشتن را از جملہ کافراں وجہنمیاں دانند سید الفقر امید انی کرانا منہ عمر و راز ے ہمتے بلندے جز او را نخواست وجز بدو نہ پرداخت شررے ازاں در برقے کشادہ کردند و فرجہ در آمد نیافت وروے فتحیابی ندید با این ہمہ شہباز سر اقراز با صد ہزار ناز و نیاز سر از آستانش بر ندا شتہ می گوید۔ بیت

منن نہ آنم کہ دل از یار خویش برگیرم　　وگر ملول شوی دلبرنے دگر گیرم

والتفات ہائی بقبولی ووصولی ندارد بلکہ میگوید۔ بیت

کفر کافر را و دین دیندار را　　ذرہ دردت دل عطار را

ایں جوانمرد بدرد و سوز آن ذوق و لذت دارد چہ دانم کہ واجد واصل را ہست یا نے۔ بیت

ذرۂ دردے بود در دل ترا　　بہتر از ہر دو جہاں حاصل ترا

آری عزیز طلب آن شے نیست کہ طالب ہرگز بزیاں افتد خسراں وخسارت ازاں مرحلہ رخت بر بستہ اند ہمیں طالب مجور بحے رابح وفضلے راجح دارد این تجارتے است

ن من نہ ام
ن صاحب

ہر چند زبان بیشتر ہبید سودمند تر گرد و گفتار دوستان است۔ رباعی۔

با دل گفتم مرا ببر بر در او | کو محتشمست و من ندارم سر او
دل گفت کہ این حدیث بیہودہ مگو | یا در بر او کشند یا بر در او

ہیہات ہیہات با تو چہ گویم وصل وہم و خیال ست و درد و اندوہ و فراق و ثبوت المحال است لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کجا افتادہ ام المقصود حسن عاقبت اہل درد و طلب آن ست کہ جان بجانان سپرند در حالتے کہ دریائے شوق در شورش و شور خویش باشد و او را بزور خویش در غطے و غوطہ انداختہ باشد و او دران حالت دست و پاے میزند و باضطراب تمام دلش ہمدران وادہ جان را بسلامت از ہوائی و نوائی داشتہ بدست دوست سپارد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہمین نعمت را خواستہ است وہم برین عزت پرداختہ است و بحق حقیقت اہل تحقیق برانواع و اصناف اند باشد مردے کہ ایشان را اگر از ایشان بہ پرسند از نیک و بد از دنیا و آخرت از دوزخ و بہشت از معراج و از عاج از ارتقا و استوا و از کشف ارواح و اشباح از منکر و نکیر از تنعم و تکریم از تحقیر و تعظیم از تجلی و کشف و کرامت و زیادت نقصان ورد و قبول و فوت و حصول و حرمان و وصول از طاعت و معصیت از عبادت و ملالت سوال بکنند اینجا ایشان ہمچنین فرمایند۔ ابیات

آنجا کہ منم نہ لاست نے جائے نعم | زیرا کہ ہمہ یکیست نہ فزونست نہ کم
بیزارم از وصال و از ہجران ہم | بیکارم از وجود و لذات و الم
نے حال بماند و وقت نے ذوق مقام | نے ماندم و من نہ او ہمہ گشت عدم

این بزرگوار فانی فِي الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ است اگر او را تو در شانے شنیے بنی تحقیق ولی این قدر بگفت من تقلید کنی کہ تو ئی در میان نیست این شیخ فانی بحق معنی باقی است من الازل الی الابد ماموں فی امان الاحد او در اصل است امر خود را

خوند کارست کار او بیرون ہر کار است اورا مادر و پدر نزادہ است او یکے ازاں افراد ات
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ حکایت ہم ازاں مجاز است
طائفہ طبقہ چنیں ہم باشند کہ در انواع تجلیات مبتلا اند تجلیات قہر است تجلیات جلال است
تجلیات لطف تجلیات جمال است ہر چہ بعزت و عظمت و ہیبت و کبریا و رفعت کشد
ایں را صفت جلال نامند و ہر چہ قباوات مکروہات شرعی کند در صورت خسیسہ چناں کہ
ستور و خر و غیر آں و موذیہ چناں کہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیر آں و ایں را نعت قہر نامند
اما لطف و جمال ہر چہ بالقا و ایصال راحت است و اثبات کرامت ایں را لطف نامند
و ہر چہ از ملاح و حسان باشد و از دلال غنج بود و از کرشمہ و ناز اشارت برد و غیر آں ایں را
تجلی جمال خوانند اگرچہ قہر و جلال اخویں اند لطف و جمال اختاں تواماں باشند تحقیق خود
ایں است جلال در جمال مندرج است و جمال در جلال مندمج حسن عاقبت ایں خدا ہے است
جز ایں نباشد کہ مختتم بر تجلی جمال می باشد بہ حسے کہ مقصود و مطلوب او بود امیر المومنین
حسن علیہ السلام در آخر وقت می گریست پرسیدند فرمود اقدام علی سبیل لم ادرہ
تجلی جد بیاست تا بکدام صفت باشد عظیم خوف است این آمد تجلیات اختیار نیست
تا او چہ سازد و چہ بازد تا در کمین علم نفسی چہ چیز باشد ہم ازیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ است لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ تجلیات را
نہایتے نیست بر ہیچ یکے دو بارہ صورت نمودہ است و کذلک دو کس را بیک صورت
در ایں چنیں گردابے افتادہ اند زبان شاعر نالہ می کند - بیت

مرا دل والہ و معشوقہ خودکام ندانم بر چہ گردد آخر ایں کار

وسیوم بیچارہ مسکینے است او را گہے نمایند گہے ربایند گہے کشف گہے استتار گہے
مواجہت گہے استدبار گہے بخوانند گہے برانند گہے نوازند گہے گدازند ایں سوختہ افروختہ ایں
ریختہ بیختہ ایں دردمند مستمند ایں مسکین مسکین ایں بیچارہ درماندہ این آمدہ ناخواندہ

اخوف الخائفین باشد ضرورت بیم آن دارد کہ درہا بستہ ماند دور باش غیرت بدور
اندازد اللھم اعصمنا من الحور بعد الکور اخوف الخائفین باشد ہمہ روز
وہمہ شب در آہ و نیاح و بکا و اضطراب گذار وہمیں غم دارد۔ بیت

تا چہ خواہد کرد برمن دور گیتی زین دو کار   دست او در گردنم یا خون من در گردنش

حسن عاقبت این بزرگواران باشد کہ در حالت آخر بنعت تجلی ذات و عیان
صفات باشد رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ و دیگر بیست
کہ برخاستہ از خویشتن است سیر آمدہ از جان و تن است استرسال نفس مع اللہ کردہ
بہر صفتے کہ بروی بردوا و را طرفے دیگر لمحہ و لحظہ نیست دوزخ دو رخ دارد ظاہرہ
فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَبَاطِنُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ و بہشت بہ بہشت تو نسبت برو
وازیں ہست نیست ماندہ است و حسن عاقبت او این است کہ مختتم ایمان ہمبریں
ایقان باشد استوار ایستادہ است او بدوزخے و بہشتے در نیفتادہ است شبلی گوید
لو خیرنی بین الجنت والنار لاخترت النار لما فیہ
من خلاف النفس جنید فرمود۔ ھذا کلام الاطفال لو خیرنی بین
الجنة والنار ما اخترت شیئًا الّا ما اختار اللہ تعالیٰ ہاں ہاں
ترا اندیشہ باید چیستی وکیستی کدامی وکجائی مآل تو بچہ کشد تو کدام قماشی و از کدام خیلی میاں
مرغانی دیار جلی اما خوش وقت تو کہ بغم نشستہ وافتادہ خواستہ وافروختہ
روزگارت بسر بردی ومیبری۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہردم ہزار بار فسوس   نہ یک دریغ کہ ہردم ہزار بار دریغ

اکنوں بباید دانست کدام عمل باشد کہ بداں امید بر حسن العاقبت شود یک
عملے است کہ نازک ترین اعمال است و آسان تریں اکتساب دفع خطرات کنی
تا چناں کہ غیر خدائے تعالیٰ وحضور او وشہود او وغیر او در دلت نباشد و نفس تو

ازیادہ گروی پاک شدہ باشد حاصل نفسے پاکے ودلے متوجہ بارہا این سخن گفتہ ام وحی گویم این چنیں رانوزدہ سہم گویم کہ عاقبت بخیر شود یک سہم برائے تقدیر ازلی داشتہ ام ورنہ او بہمہ وجوہ زروئے بخالق الحیات والممات آوردہ است آرخنت وجود در منزل امن وامان بردہ اللھم احیینا محبین لک وامتنا محبین لک واحشرنا فی زمرۃ المحبین لک اللھم اللھم والسلام۔

مکتوب دوم

بجانب مولانا محمد معلم وبعضے یاران دیگر گجراتی

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ وسلک مسلک التقیٰ وسبل سبیل الرضا۔ اصدقائے صدق ونقبائے طرق حق مقرر ومحقق دانند کہ سبحانہ تعالیٰ خالق افعال العباد کما ھو خالق احیائھم باید دانست سعید آن است کہ در مظہر او حسنات ومبرات آفریدہ وشقی اوست کہ در مشہد او منہیات وسیئات فعلی ہذا مردم در خود بتامل نظرے کند ولیضع نفسہ وبرائے ہریکے راہ موضعے ومقرے ساختہ اند السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ عبارت از علم نفسی اوست تعالیٰ بدانی آن کہ او غم عاقبت می خورد وبرائے آن را دست وپائے میزند بتحقیق او نیک بخت از شکم مادر است چوں باشد بنی اللہ از دوزخ وبہشت خبرے دہد و از دوزخیاں وبہشتیاں انبائے فرماید وتو بنعیم وخرم وخوشاں باشی در دوزخ چند عذاب است یکے عذاب جسمی ست کہ اہل دین علی العموم ازاں حکایت گفتند ودیگر عذاب تنہائی با قلق واضطراب است ودیگر عذاب حرماں از شہود وجمال رحماں ست ودیگر ہریکے ہیں واندراں عذابے کہ من گرفتارم کسے دیگر نیست نعیم بہشت حسنات چنانچہ گفتہ اند امنا وصدقنا

وگفتہ اند

و دیگر آرام و قرار و دیگر شہود جمال جلیل الجبار علی الانات والساعات متجدداً ومتوالیاً بحسب مطالب القوم ہاں وہاں درین گفتار ترا طلبے و رغبے رہیے و ہرزے حاصل شد یا نہ اگر شد طلب اسباب حصول مقصود کجا اضطراب و دم سرد و چشم نم کو۔

بیت۔ ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی ؛ کیں رہ کہ تو می روی بترکستان ست

مجنوں را گفتند اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مراد تو نباشد چکنی گفت من بر مراد لیلی باشم۔ بیت

اگر مراد تو اے دوست نامرادی ماست ؛ مراد خویش دگر بار من نخواہم خواست

ہیچ میدانی کہ دریں سخن کدام در در دمندی کشادہ است وکدام ساز و سوز درساختہ است چکنم کار افتادہ باید بلائے گرفتار شدہ باید تا ازیں ریزہ چینی توانہ چید لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم یاران عزیز و دوستان شفیق سلام دعا مطالعہ کنند بیچارہ متجسس متفحص احوال خود باشند باید کہ از مزید و نقصان خویش خبرے باشد غافل مباشید کن جماراً لعش بالخیر اگر مقصود بدامن نیست باید کہ در طلب دامن گیر تو باشد و بقدر وسع و امکان بارعایت اسباب آن بود اگر اقدامے واقتحامے در معرکہ مرداں نمی توانی کرد بارے نعرہ مرد بزن اگر بکائے نیست تباکی باشد۔ بیت

گر یار نمی کند قبولت ؛ خود را بستم بزلف او بند

اگر کار ت قلب افتاد در بہ قرار ندہند بر در بنشیں۔ مصرع

بر در بنشینم گر از خانہ برانند

بیچارہ بت پرست محبوب را گم کردہ والبتہ در وہم او وجدانش در عین محال صورتے ساختہ او را نامش نہادہ می پرستد ترا ایں باید کہ مقصود خود را ساعت فساعت زماناً فزماناً حاضر و شاہد تصور کنی وہم بدین خیالات قربتے و محبتے درمیان

نہی بعلم اللہ چنانچہ آں بت پرست ازاں صورت پرستی فیضے از معبود خود می یابد اگر
مرا استوار نمیداری غلنسالنہم ـ کذلک این تصور حقیقت را فیضے از حقیقت ؟ فلتسالنہم
نصیبہ شود ازان قسمت نصیبہ شود کہ حسین منصور انا الحق گفت و بایزید سبحانی ہر چند
ایں انا الحق حق نیست و سبحانی از جہان انسانی ست ولیکن ازان شمس و قمر وازاں
شمع انور پر توے بروے تافتہ است موسیٰ علیہ السلام رویت خواست گفتند
کوہ را ببیں تجلی ما بروے شود اگر بر عکس عکس تجلی قرار ت باشد چناں بود کہ ما را بہ بینی
اکنوں تو بداں کہ طلب موسی علیہ السلام ضائع نرفتہ است لیشئ مائی محفوظ شد
چنانچہ بہ بیں ایں تصور و ایں ترتب تا کجا رسانید ببیں کہ از اثر آں موسی علیہ السلام چہ
خبر میدہد تُبْتُ اِلَیْکَ پس آں کہ عکس عکس مشاہدہ شد بضرورت رجوع
ہم بسوے او شد و از ہمہ چیز فارغ آمد بند بشنو بگوش دل اصغا کن خود را از حق دور
مداں اِن لم تکن تراہ فانہ یراک او باتست می گوید نحن اقرب الیہ من حبل الورید
اگر تو ایں وہم دوری را از خود بدر کنی و قرب حقیقی او را در تصور و تخیل خود قرارے دہی
عجب نباشد از انچہ موسی گفت تُبْتُ اِلَیْکَ ترا ہم فراغے سکونے قرارے بامقصود
خود باشد کسب ہمیں است کہ بوصول ہمیں است و ورائے ایں راہ فرجے و درے دیگر نیست و اگر کسے
بسبب من الاسباب بدو رسید چناں کہ گرسنہ را طعام داد و تشنہ را آب داد اگر
ازیں صنعت قبول افتاد بحسب این تصور و تخیل در دل او متمکن و متقرر شود پس آں
فائض بداں دولت گردد در حدیث است خواندہ باشی کہ فردا اتنا و صدقنا
با بہشتیاں گوید ہر تمنی و تشتہی کہ در خاطر شما بود رسید ایشاں گویند بلی یا رب بل از ید نہ
خداوند تعالیٰ گوید بایشاں ہیچ آرزوے دیگر دارید گویند لانحن فی عیش و راحۃ
و خلود و صباحۃ الا خداوند تعالیٰ با آں نعمت آنہا پیام گوید نمی خواہید کہ مرا
بہ بینید گویند بلے یا رب باقی قصہ معلوم نظارہ شو ایں قدر طلب نخست در دل

ایشاں نہاد کہ ایشاں گفتند بلے یارب پس آں برایشاں تجلی خود کرد ایں قدر لابدیست معشوق عاشق را خواہاں است ولیکن غیرتش بریں میدارد کہ طلب از طرف عاشق باشد تحفہ سخنے است ایں علما در مقالات اصول کلام نویسند کہ رؤیۃ اللہ فی المنام جائزۃ مرد دانشمند استاد مخلق ایں سخن را بر شاگرد فرمود و بحجت و دلیل اثبات کرد متعلم عقیدہ برآں بربست و آں را یقین دانست عجب کاریست نہ استاد را طلب در سر افتاد و نہ ایں شاگرد را چنانچہ گفتند۔ اقل حیض سہ روز است و اکثر او دہ روز حکمے دانستند امکان او را ایمانے آوردند فقط ایچ شبے بدیں غم و بدیں طلب و بدیں آرزوے نخفتند دمے سرد و چشمے نمے و سینہ گرمے از ایشاں روے نہ نمود فعلی ہذا مردمانے کہ نقدے انکار کنند ہمبریں قیاس باشد۔ مولانا محمد معلم و خواجہ نصیر الدین عماد و مولانا شعیب و مولانا علاء الدین جہاں بلکہ واصحاب دیگر تسلیمات مالیق بحالہم از ما مطالعہ فرمایند والسلام۔ ن جہانگیہ

مکتوب سوم

بجانب قاضی علم الدین بہروچی

فرزند دینی قاضی علم الدین علے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و مقرر خاطر گردانند بدانکہ چوں آئینہ دل صاف شود و زنگار طبیعت و ظلمت صفات بشریت از دل محو گردد و قابل قبول انوار غیبی شود در بدایت حال آں انوار بیشتر مثال برق و لوامع و لوایح پدید آید چنداں کہ صفا زیادت می شود آں انوار بقوت تر و زیادت تر می گردد و بعد ازاں برق بر مثال چراغ و شمع و مشعلہ و آتش افروختہ شود آں گاہ نورہاے علوی پیدا آید ابتدا بصورت ستارگاں بعد ازاں بر مثال ماہ بعد ازاں بر مثال خورشید پیدا گردد گاہ گاہے ہزار چند از خورشید در روشنائی و تابش زیادت باشد پس بدانکہ ہر نور کہ بصفت برق و لوامع دیدہ شود بیشتر از برکت وضو و نماز باشد

وانچہ در صورت چراغ و مشعلہ و مانند این دیدہ شود آن نورے باشد کہ از ولایت شیخ است و یا از نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآن چراغ و مشعلہ دل او بود کہ بداں مقدار منور شدہ است و اگر بصورت قندیل و مشکاۃ بیند ہم ازین معنی باشد کہ گفتہ شد واما آن چہ در صورت علویات بیند چوں ستارہ و ماہتاب و آفتاب اثر انوار روحانیت بود کہ بر آسمان دل بقدر صفا ظاہر می گردد چوں آئینۂ دل بقدر ستارہ صافی شود نور روح بقدر ستارہ پدید آید و چوں ماہ شکل بیند اگر تمام ماہ بود بدانکہ دل تمام صافی شدہ است و اگر نقصان دارد بقدر نقصان کدورت باقی است و چوں آئینۂ دل در صفا بکمال رسد قابل نور روح گردد بر مثال خورشید بیند چنانچہ صفا زیادت تر خورشید درخشاں تر تا وقت بود کہ در روشنی ہزار بار از خورشید تاباں تر بود و اگر ماہ و خورشید ہر دو یکبار بیند ماہ دل بود کہ از عکس نور روح منور شدہ است و خورشید روح باشد کہ دیدہ شود اما ہنوز از پس حجاب طالع می شود تا خیال او را بر صورت خورشید مے بیند والا نہ نور روح بے شکل و بے صورت است و گاہ بود کہ پر تو انوار صفات خداوند عزوجل بر قضیہ من تقرب الی شبرًا تقربت الیہ ذراعا استقبال کند و ازیں حجاب روحانی و دلی عکس بر آئینہ اندازد و بقدر صفا آں بنماید اگر کسے گوید چگونہ تواں دانستن کہ پر تو صفات خداوند است جواب چنیں گفتہ اند چہ از انوار صفات حق مشاہدۂ دل شود ہماں نور معرفت او گردد و تعریف خود ہم خود کند ذوقے بیجاں پدید آید کہ بداں ذوق داند انچہ می بینم از حضرت بیچوں نہ از اغیار و ایں معنی ذوقی است کہ در عبارت دشوار آید و گفتہ اند انوار صفات جمال مشرق است نہ محرق و انوار صفات جلال محرق است نہ مشرق عقل و فہم اینجا بگدازد و گر دو نتواند گشت و گاہ بود صفائے دل بکمال رسد سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ پدید آید اگر در خود نگرد ہمہ حق بیند و اگر در موجودات نگرد نیز ہمہ حق بیند انا الحق و سبحانی اینجا رو نماید

چنانکہ آں بزرگ گفت ما نظرت فی شیئٍ الّا و رأیت اللہ فیہ فریاد کناں بر بالا
حال آغاز کند۔ بیت

مرا بے من پدید آمد ہم از من ہرچہ ہستم ⁂ کنوں در عین این معنی چنینے کیست حیرانم

آں نور حق تعالیٰ عکس بر نور روح انداز و مشاہدہ با ذوق آمیختہ بود چوں نور حق تعالیٰ
بے حجاب روحی وولی در شہود آید بے رنگے و بے کیفیتے و بیجائے و بے مثلے و ضدیے
آشکارا کند ہستک و ہکمین از لوازم او شود اینجا نہ طلوع ماند نہ غروب نہ یمین نہ یسار
نہ فوقے نہ تحتے نہ مکاں نہ زماں نہ قرب نہ بعد نہ شب نہ روز ایں جا نہ عرش است
نہ فرش نہ دنیا است نہ آخرت قلم را ایں جا سر شکست زباں را حرکت نماند
عقل در چاہ عدم فرو رفت و فہم و علم در بادیۂ حیرت گم شدند اکنوں تو دریں
حسرت می گداز کہ در مقام بُعد باشی در حسرت نایافت بہتر ازاں کہ در مقام قرب
باشی در عُجب یافت کہ آں عجب مقدمۂ زوال است نباید کہ از دوری ایں مقام
و از باہولی ایں کار در خاطر آں برادر فتورے و نفورے رو نماید و راہ گریز پیش گیرد
الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین برخواند و نبشتن و گفیں ایں خوف است
زینہار نومیدی ہیچ حال ہیچ کس را جائز نیست ایں جا کار بے علت است۔
غلام را اگرچہ از حبش گیرند چہ زیاں دارد چوں خواجہ کافور نام نہد بسا کس بود کہ از پیش
بت بر دارند و بطرفۃ العینے چناں برگیرند کہ ہنوز سجدہ گاہ در پیش بت کدہ گرم بود کہ او را
از ہمہ ملک و فلک در گذرانیدہ باشند و در صفتے رسانند کہ اگر انس و جن و ملک
وی را باز طلبند نشاں نیابند سرگرداں شوند و گویند ایں چہ بود و چہ شد جواب دہند
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہرچہ خواست کرد چوں و چرا در یں حضرت باز نیست و علت را
دخل نہ باز گردید و چوں و چرا در عالم انسانیت خرچ کنند کہ ازاں جا برآمدہ است
حق تعالیٰ آں برادر را طالب خویش گرداند قولہ تعالیٰ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ۔

حاصل الامر صاحب دولت را نہایتے مرجع ومنتہی حضرت تعالیٰ خواہد بود در مبدء اول عہد الست بربکم بطینت روحانیت وذرہ انسانیت او خمیر مایہ رشا نہادہ کہ ان اللہ عزّ وجلّ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم من نورہ بر آن ناطق است و در جرعہ جام الست ذوقے بکام وے برسانیدہ اند کہ اثر آں ہرگز از کام جان وے بیروں نہ رود و زندگی وے بداں ذوقست و قصد آں نو رہمیشہ بمرکز و معدن خویش است وبا این عالم الفت نگیرد و یکدم ترک آں شراب نتواند کرد چنانچہ گفتہ اند۔ بیت

عشاق تو از ازل چو آمدہ اند ٭ سرمست ز بادۂ الست آمدہ اند

پروانہ صفتاں جاں باز عشق کہ کمند جذبۂ الوہیت در گردن ایشاں ذرہ عہد الست بربکم افتادہ امروز چنداں بہ پر و بال گرد سرادقات جمال شمع جلال پرواز کنند کہ بر قضیہ من تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذرعا۔ استقبال کنند کہ بدست جذبۂ جذبۃ من جذبات الحق توازی عمل الثقلین اورا در کنار وصال برکشند وگویند تا چندیں پر و بال در ہوائے ہویت ما طیراں توانی کرد ایں پر وبال در آشیانۂ والذین جاہدوا فینا در باز تا بسنت لنہدینہم سبلنا پر و بالے از شعاع انوار خویش ترا کرامت کنیم یہدی اللہ لنورہ من یشاء سر ایں معنی است زینہار بدل نہ شوی کہ با دلطف در وزیدنست افتادگاں راحی طلبد مگر شنیدہ ہفت ہزار سال کان مملکت سجادۂ اطاعت در خانقاہ عصمت وصلاحیت تکیہ زدہ متکئہ عزت در کمر بستہ میگفتند کہ کار ما واریم ناگاہ باد لطف وزید آب وخاک را کہ زیر اقدام افتادہ بود برانگیخت وندا درداد انی جاعل فی الارض خلیفۃ ملائکہ گفتند ماراہا فساد آیشاں طاقت نیست ندا آمد لیس فی الحب مشاورۃ۔ مصرع

با تو چہ گویم کہ تو مجنوں نۂ

آرے اگر بر درشما بغریسم رد کشیدہ و اگر بدست شما بغروشیم تحریدیا ے جان برادر باید
کہ در طلب محکم باشی کہ تر دامنی دریں راہ سخت شنیع است و باہر کہ عداوت شد
از تر دامنی شد چہ باید کرد دوست دشمن خویش است و نیز بدانکہ ایں کار بر دستار
خواجگی کسے را راست نیاید آوردہ اند کہ آں عزیزے ہم در آغاز صبح اربعین صباحا چو
چشم بکشاد و نظر بر جمال عشق افتاد آں جنبش عشق بود کہ چوں در بہشت آمد در نگریست
بر فور آغاز کرد ایں قدم مسافرانہ در روندہ کہ مارا است در بند رکاب نتواند بود و
ایں سر پر خمار عشق کہ مارا است بار تاج نتواند کشید مارا قد الفی دادہ اند باالف بموافقت
باید ایستاد کہ ہیچ چیز ندارد و علل و اسباب و حشم و خدم را آتش در باید زد مردانہ لبیک عاشقانہ
زد و ہشت بہشت را وداع کرد چوں بہ بہشت می رفت با تاج و خلعت بصفت
مقرباں بود چوں در راہ عاشقی و طلب آمد عورت پوشے نمی یافت ۔ بیت

وانی کہ چہ بود شرط خرابات بخت ؛ تاج و کمر و کلاہ در بازی چیست

ہر ذرہ از ذرات آدم ایں نعرہ عشق بر آوردہ ۔ بیت ۔

اے قبلہ حقیقی ہناے رخ کہ مارا ؛ بگرفت دل بکلی زیں قبلۂ مجازی

آرے آرے و در زیر سایۂ درختان بہشت سبق عشق تکرار نتواں کرد خانہ در شارستان
ابتلا باید گرفت و دبیرستان بلا را ملازمت باید نمود تا تحفۂ ان البلاء موکل علی الانبیاء
اولہ حیات و آخرہ ممات درست شود لان المحبت اولہ مکر و آخرہ قتل از ینجا
است کہ گفتہ اند کہ بلا در محبت در باید چنانکہ نمک در دیگ سراین است کہ
گفت ۔ بیت

آسایش است رنج کشیدن بجوے آنکہ ؛ روزے طبیب بر سر بیمار بگذرد

ایں وانی چیست ہر آں صاحب جمالے کہ بر عاشق خود ناز کند داد جمال خود
ندادہ باشد داد جمال حضرت پاک او آں ست کہ اگر فردا خطاب آید کہ در ما نگر

تو گوئی دریغ باشد چناں جمال را از نظر چو منے کسے گفتہ است۔ بیت

طاقتِ دیدنِ رخِ تو کراست ❊ من مسکیں شنیدہ حیرانم

اے برادر آں روز کہ بساطِ محبت بگسترانید ند ہمہ مراد ہا را آتش در زدند

ایں کہ آں سالک اول قدم آدم صفی صلوات اللہ علیہ سی صد سال خون جگر بر رخسار

بارید وایں کہ نوح برگزیدہ بترانہ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ بر جگر آوردہ وایں کہ خلیل را حلہ

خلت پوشانیدہ پس آں گاہ نمرود طاغی را بروے گماشتہ در منجنیق بلا نہادہ

وایں کہ یعقوب را ہشتاد سال در بیت الاحزان سوختہ وایں کہ یوسف بر سر چہار سو

بازار مصر در صف بندگان من یزید کردہ وبچند درم ناسرہ فروختہ وایں کہ زکریا را

پارہ دو پارہ کردہ وایں کہ ایوب را سالہا در مرض سرطان سرگرداں کردہ وایں کہ

موسیٰ سوختہ ارنی گویاں گشتہ او ہمہ سزائست کہ سوختہ گفتہ است رباعی

بترحم نظرے جانب ما خواہی کرد ❊ لیکن آں نازکہ در تست کجا خواہی کرد

حسن را قاعدہ جورست تمامی دانم ❊ با کہ کردی کہ بمسعود وفا خواہی کرد

بیت

مرا یار لیست در خاطر اگر گویم کدام است او ❊ جہانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او

اے برادر درجانی ست و مقصودی مرد باید تا گوید یا جاں بدہم یا بمقصودے

رسم و گویم بابانگ بلند۔ بیت

ن اے برادر جانی ایست آں مقصودے

یا بدست آریم سرے یا در اندازیم سر ❊ یا بکام دشمناں گردیم یا سلطاں شویم

ایں گوہر شب چراغ است و غرض من ایں است کہ درمیان موج دریاے

خونخوار است آں گوہر صد ہزار طالب وار دکہ برائے او جاں فدا می کنند ونگونسا

ن در آید

در قعر دریا فرو دمی روند تا بوے از و بیابند اما نباید کہ غافل وار کسے بیاید کہ صد ہزار ماہیان بحر

جلال و رطلب تر دامنے می گردند کہ لقمہ کنند تا کسے نداند کہ چہ شد و کجا رفت۔

رباعی

با دل گفتم مرا مبر بر در او ٭ کو پادشه است و من ندارم سر او
دل گفت برو حدیث بیهوده مگو ٭ یا در بر او کشند یا بر در او

چوں قدمے بغفلت کسے خواہد کہ دریں راہ نہد نہنگ یعین قعر دریائے جلال کہ دربان ایں درگاہ است بر فور آغاز کند و گوید مرا نمی شناسی من آنم کہ اہل آسمان اوّل آداب تسبیح از من آموختند و اہل آسمان دوم آداب تہلیل از من دانستند و اہل آسمان دیگر ہمچنیں سند تدریس تا بر فرق گنبد خضرا نہادہ بودند ہمہ دولتہا در باختیم تا طراز لعنت بر پیشانی ما کشیدند و بر سر کوئے شرع محمدی بعد ایں بنشاندند اکنوں یا تاج اخلاص بیارو یا بفتراک ما می ساز تو مرد دینی و ایں یعین برائے ہر دونے از جائے خویش نجنبد و سر فرو دنیارد تکبر عظیم دارد تا صدیقے در مملکت پدید نیاید و عیارے پاکبازے دریں راہ قدم نہ نہد او از جائے نجنبد والسّلام۔

مکتوب چہارم

بجانب قاضی علم الدین

فرزند دینی مولانا علم الدین دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند بارے دوست در بر و آں کہ روزگار قلب بازوبر در وانکہ نہ در بر و نہ بر در ہر دم بہوائے خویش ابتر ہیہات ہیہات ۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ٭ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

اگر ترا چیزے پیش می آید بر من می نویس وانکہ نمی آید روا باشد کہ خوش خوری و خوش خسپی والسّلام

مکتوب پنجم
بجانب بعضے مریدان و معتقداں
شعر

سلام علیکم چو در خاطری ٭ گر از چشم دوری بدل حاضری
یا غائب العین حاضر بدل ٭ سلام علیکم ایا غائب حاضری
یا قرۃ العیون یا صفوۃ الجنون ٭ من بے تو سخت زارم بے ما بگو تو چونی

گلخن تابے عاشق جمال پادشاہے شد پادشاہ را ازاں علم دادند حمام او در گذرگہ پادشاہ بود ہر بار کہ او گذشتے عزت و عظمت پادشاہی را علمے بر آوردے روزے چنیں اتفاق افتاد کہ پادشاہ کرشمۂ معشوقی را با علم دولت پیوند دادہ بود نظارۂ عاشق می بایست گلخن تاب حاضر نبود نا وکے از شست پادشاہ جدا شدہ بود ہدف نیافت خالی رفت وزیر زیرک بفراست دریافت کہ او خجل شد روے بزمین آورد و گفت شاہ را گداے باید و تیر کرشمہ را ہدفے شاید اندیشہ را پیشہ ساز بداں کہ من چہ بشتم برسر گردآبے بودم صیادے می گذشت دید سکے چندے بر زمین آں گرداب می گردند ماہی گیر با خود گفت دیر باز است کہ دریں حوض دامے نینداختہ ام می نماید کہ ماہیاں بسیار شدہ اند سک نظارہ کردند با خود اندیشہ کرد کہ ایں صورت صواب نمی نماید عجب نباشد کہ مارا بدام خود کشد ماہیاں ضعیف بودہ اند بعضے حازم حکما گویند الحزم سوء الظن قیامت بوعدہ قایل صادق اثبات یافتہ است پیش ازاں کہ وقوع باشد دنیا کہ عروسے بیوفا است فریبندۂ لاتفات اعراض اندود تو جہ بحق الحقیقتہ پیشۂ مرد عاقل و شیوۂ علامت فرض بود زہادت رکہ یار باوفا است و ہمنشیں با صفا اختیار باید کرد و روے بخدا آورد و ایں رباعی را

ے در ہر دو نسخہ عبارت بے ربط ہمچنیں است غالباً بعد از "سوء ظن" و قبل "قیامت بوعدہ" عبارتے در کتابت نیامدہ است

مثنیٰ وثلاث ورباع ساخت۔ رباعی

درہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ؛ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش میراز دو کوں ؛ وز سود وزیاں ہرچہ شود گو شو گو

نقد زاہد پابند ہمت اوست والسلام۔

مکتوب ششم

بجانب بعضے مریداں

درمقالات سادات اثبات یافتہ است۔ شعر

اَلعَقلُ عَقِیلَۃُ الرِّجَالِ ؛ وَالعِشقُ مُحَلِّلُ العِقَالِ
اَلعَقلُ یَقُولُ لَاتُخَاطِر ؛ وَالعِشقُ یَقُولُ لَاتُبَالِ

عشق سہ حرف است وہر سہ صحیح ست علت را مساغ فرچہ نیست عشاق را مردم استحقاق دیوانہ خوانند دیوانہ چہ باشد انچہ دیوانہ حرکات وسکنات کند حرکات و سکنات او براں نسبت دارد مرد شاعر نسبت اضافات دریک گرہ بند و رخسارہ را از اضافات بلالہ و شمع وچراغ نسبت دہد باقیات برخواں عشق بکدام ساز در بات جنت کہ گوے فکرت را بچوگان فہم در صحرا استوی الاطراف انداز قصہ چہ نویسم سخن دراز می شود شنیدہ باشی لیلی مرد و در پردۂ عزت استتار سے گرفت مجنوں ہماں کہ المحبوبت چیست ن را جنت ساخت تیر وہم بردلش رسید میان درگاہ استوی قیلولہ خوش کرد ہاں وہاں تا تو پنداری کہ جزاو چو لے ہست نظارہ واندیشہ را بیشہ ساز حق الحقیقت بنظارہ شو شنیدہ باشی پادشاہے پیالہ ابتلاع حصر باوے چہ رہنمونی نمود القصہ بطولہا در دیوان رومی کہ بندشومی را از خود بریدہ نظارہ کن۔ شعر

ن جنسیت
ن چیست

تاچند دلا بایں وآں آویزی ؛ آنگاہ شوی مرد کہ زینہا خیزی

تعجیل چرا نیکنی خانہ خراب ٭ خود کامہ چرا نیشوی چوں تبریزی

یوم الحشر مردم مستانہ خوش نمایند از ہیبت آں روز ضابطہ عقل را بہوا سپر
وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ طالب
جمال ازلی دراں حالت در تجسس تفحص باشد بحق حقیقت معلوم شدہ است کہ او تعالیٰ
بفضل خویش تجلی جمال کند گرفتار مبتلا در آں خیال باشد نظرے پس آں فلیلۃ ما
یلن۔ بیت

قیامتم چو بدیواں حشر پیش آرند ٭ میان آنہمہ تشویش در توی نگرم
من بگوش ہوش شنیدہ ام طالبے با مطلوب خویش بصد نالہ و زاری و عجز می گفت
الٰہی ذاتے کہ در تتق عزت و کبریا مستتر است یک نظرے بلطف خویش بمن ارزانی
فرما پس آں ہفت طبق دوزخ را بر تن زار من گمار اللہم من ایں رباعی از خواجہ خود
شنیدم۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ٭ ور دے سازم ز ورد تو ہر روزہ
زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ٭ تا از در تو در کند دریوزہ
کرتے ہفتے دہشتے ایں مصراع را اکر کردہ است ایفلاں۔ مصرع

تا از در تو در کند دریوزہ

ایں جملہ از لوازم و لواحق حازم اما حازم دیدکہ ماہی گیر دام را ساختہ می کند باخود
گفت اگر از حازم کہ حزم کار راست غافل شدم تدبیر را کہ زیں تدبیر باشد فرو داشت
نشاید خود را مردہ صفت ساخت ستاں شدہ بر روے آب رواں شد صیاد گفت
ماہی می رود بر و کو عجب نباشد کہ گندہ شدہ باشد شخصے مویزات را در میضاب بنزو آب
بلغوم ریختہ بشتاں آمیختہ شبانگاہے بو د شہوت نفسانی کہ خراب انسانی را باشد

ے میضاب یعنی طرف آب کہ در وضو کردن بکار آید یعنے بدھنا۔ لوٹا۔ ١٢

اسیر خود ساختہ از خانہ بدر آمد عورتے راکفن پیچیدہ درجنازہ داشتہ بودند گلے و کافورے بر و مالیدہ آں خمار ستمگار تحقیق گمان برد کہ عروس را جلوہ دادند سلیم شوہر تسلیم کردہ غلطیدہ باوے کہ کمیزے خوردہ باوے مست از دستے مستے درست انچہ بحقیقت کار بود بر آں عروس جلوہ کرد۔ بیت

ہاں اے دل دیوانہ بجرام بیخت ٭ کاندر خم و پیمانہ تنہا ہمہ او دیدم

ایں حکایتہا ہمہ گویند موضوع است ماہی وزاغ و بوم وغیر آں اما تحقیق نظر کنند ہیچ یکے از فیض حدیث خارج نہ اند در معرفت حیوانات می نویسد موشے از جملہ موشاں کہ میاں ایشاں پادشاہست میرد و بالاے بلندی می شیند موشاں ہمہ بیروں می آیند قوتے کہ ایشاں دارند می چرند اگر مزاحمے و یا خصمے می بینند خبر می کند ایشاں در سوراخ میروند و اگر موش پیر و بزرگ می شود موشاں می گویند پیر شد راہی نماند جمع می شوند او راہی کشند جواں را می نشانند نظارہ کن اگر ایشاں را از فیضے نصیبے نباشد ایں ہمہ نسبت بانساں دارد کجا حصول وصول شد اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی عذر ہمہ خواستہ است در تفسیر کشاف می نویسد ہر چہ ہست ضار و نافع خویش را می داند بعضے افاعی از عمرانات بعید بلکہ ابعد بطبیعت کور می شوند از اں بادیہ کوہستاں در عمرانات می آیند در باغات در می شوند در کشت زار بانح بعضے والاّن بزرگ راچشمہاے خویش می مالند و می سایند چشمہاے کور بودہ بینا می شود انچہ من مشاہدہ کردہ ام اگر بنویسم دراز تر شود ایں قدر حسب العاقل باشد و آں ماہی غافل کہ حزم نداشت در ہر طرفے خزید البتہ گرفتار شد اے دوستان شفیق و اے برادران عزیز ایاکم عن فجاءت الاجل و بغتة التقدیر بسیاراں دیدم کہ خفتہ ماندہ اند۔ طیفور را از نور حضور و از ترتیب شکور نصیبے تامے در جذبہ جو

ــــــــ

ــہ ایں تمام عبارت ہر دو نسخہ ہمچنیں بے ربط مرقوم است ۔ ع ح ۔

داشتہ بود ناگہاں در قفس راکشادہ دید التماس پیوست اللھم ارحمنی واغفرلی
از حضرت عزت تقدس وتعالی بلاصوت گوش ارادت استماعی شد کہ اِذْھَبْ
فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ وقت انبساط وانفساح او یافت گفت الٰہی ہمہ را بیامرزی
فرمان آمد آمرزیدم قدم عبودیت را در مقام فضول نہاد گفت ابلیس را بیامرز نہ
نکبتے بر دہانش زدند او آتشی است تاب آتش تواند آورد تو خاکی غم خود بخور۔ رباعی

عیاراں راز خار پایش مفرش   عیار نہ پاے ازیں راہ مکش
تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش   ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش

تو عا اخر چند سالکے عارفے وچند ملکے ہالکے بسیار دیں اسلام را زیاں کار آمدند
چناں کہ فرید عطار وجلال رومی ومحی الدین ابن اعرابی سخنے مزخرف وبذاتہ منحرف
اصطحاب الفصول والابواب التزام وانتظام داشتم نیافتم ہیچ منتہی را کہ نماز بجماعت
کہ سنت موکدہ است وہیچ مستحبے را باہتمام تام بود بہشت ہشت ودوزخ ہفت
ہشت جنت وہفت طاق آرام وقرار در اتباع سید الابرار والاحرار باشد واضطرار
واہتزار[سے] در انحصار دوزخی است در وعرفان التقریب وتعجیز باشد ایشاں بنا اللہ ازاں
وردبرگرد وفرمان آید معتقد ومعتمد شما ایں ست آرسے صدقتم فی مقالتکم و
عقلتم ان لیس الا انا کن فیکون آں ہشت برائے اتباع جنتے وقربتے
است ہر کہ ازیں بدور است۔ بیت

دوست آمد وگفت گرم میطلبی   پس ہر چہ نہ آں منم چرا میطلبی

فافھموا ایھا الاخوان واغتنموا ایھا الاقران از گفتار آں بزرگواراں۔
طالباں نمانند مجاہدت وریاضت ومواجب دینداری بر باد ہوا شد شرایعے را
کہ رسول اللہ بچند مشقت بذل مجہود خود کردہ ایں بزرگواراں بکلمات طامات از ورق

سے ۔ اہتزاز بمعنی ہلاکی ۔ ع ح ۔

و دینداری پاک تراشید ند حک کروند۔ اللھم الھمنا رشدنا وارزقنا اتباع

حبیبک ونبیک وصفیک برحمتک یاارحم الراحمین

ہمچنیں گویند کہ عشق را از عشقیہ گرفتہ اند عشقیہ گیاہیست کہ او نرمی وتری دارد کہ برہر درختے کہ بہ پیچد و بر رو وبرگ وگل وبار او تمام بریزد ولیکن او تر باشد بیت

عشق آمد و خانہ کرد تاراج ‏ ‏ ‏ ‏ ما نیز نہیم دل بتاراج

درہر معنا زدیگرے مجنوں برآں رفتارے کہ عاشق در کوے معشوق کشد آمدے سنگے زیر غرفہ لیلی بود برآں آمدے غلطیدے افتادہ برآں در غرفہ لیلی نظر کردے رقیباں لیلی گفتند کہ منع او بضرب دستم و جہے وجہتے ندار د حرکتے کنیم کہ سکون او بریں سنگ مانع آید خیلے ہیزم آورند بر آں سنگ سوختند جاروب زوند پاک کردند باز نماز دگر آں دیوانہ فرزانہ ازخویش بیگانہ با درد وغم آشنا شدہ براں رفتار آمد برآں سنگ کہ ہمہ آتش بود نشست وغلطید آں سوختہ سوخت وودے خواست رقیباں لیلی دویدند گفتند اے دیوانہ سوختی گفت ازیں کہ تن سوخت وافروخت چہ غم دست بردل نہاد وگفت ایں سوختہ آتش ازاں سرو قدلالہ رخ پستہ لب جزایں بار حاصل نیست شما مرداں عاقل ہوشمند شنیدہ باشید۔ بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ‏ ‏ ‏ ‏ سوختم و سوختم و سوختم

خداوند سبحانہ وتعالی صفت دوستاں خویش با داؤد پیغمبر کہ صفتے وروے کہ خبرآں فرو گفتہ اند می کرد کہ بس بار بلاہا بر دل ایشاں نہادم ایشاں بر مثال جرعۂ کہ شیریں تر از شکر و نبات باشد می خوردند و می آشامیدند وایشاں را بداں افتخار و اذخار روزگار بود دل داؤد علیہ السلام شوریدہ برآمد بصفت شطاحی از رہ گفتار پندار سخنے گفت یک بلاے بر من ہم از ورائے سرادقات عزت ندا خواست تو آں

ل خود

طاقت آں نداری کہ زخم پیکان ماتوانی کشید۔ بیت

ہلہ ہوشدار دریں شہر دو سہ طرارند ❊ کہ بتدبیر کلہ از سرِ شب بردارند

داؤدؑ در بیت المقدس نشستہ زبور را مطالعہ می کرد کنجشکے آمد بتمثیل بر صورت زرِ خالص و نوکش از مروارید از دیدن او استعجال کرد خواست بگیردش تا بازیچۂ بچگاں باشد دست را فرازید ناگیروش او جست بارے پیشتر شد و داؤدؑ دست دراز کرد تمثل بر نردبان مسجد نشست داؤدؑ بر سر و وز الوا ایستا و او بر نردبان دیگر رفت داؤدؑ پس او شدہ از نردبانے بنردبانے بر سطح بام شد آں ماہ پیکر آں سرو قد پستہ لب آں بادام چشم سایہ داؤدؑ بر صحن او کہ السلطان ظل اللہ افتاد زن اوریا بچشم غلطاں احساس کرد سر بجنباند تمام اندام را موے پوشید چنانچہ پیراہنے بتار زر کشیدہ باشد آں نظارہ داؤدؑ شد ربود اماں و عشق بساماں پابند شد داؤدؑ دلے بباد دادہ و حالے بحالے سپردہ۔ بیت

عشق بازی نہ کار ہر بسپر یست ❊ عشق بازندہ مرد بچہ سہریست

اے پسر کار عشق بازی نیست ❊ زانکہ ایں رہ رہ مجازی نیست

داؤدؑ صورت حال را رہروے ندید الا آں کہ اوریا را بہ بند ہلاکت باید سپرد۔

بیت

چناں تنگست راہ عشق بازی ❊ کہ جز معشوق تنہا می نگنجد

اتحادیکہ صوفیاں گفتہ اند نہ ایں است کہ دو وجود یکے شود لاحول ولاقوۃ الا باللہ سالک ہالک گردد کل شیٔ ہالک الا وجھہ وہمیات و خولیات بمقام خویش قرار گیرد و جز یک وجود وجودے نماند الا وجھہ الآیۃ محمد حسینی خویش را ہم خوش کردہ است چہ باشد وجودے وہیچے داشت ایں وہم بعین العیاں بازگشت صوفی در قبالہ گواہی خود می نبشت نوشت ہیچ بن ہیچ بن

ہیچ ہیچ شد قصہ مولانا جمال الدین ساوجی و فخر برن مرتبت باقی قصہ داوٗد پیغمبر علیہ السلام
بنشتن حشمت انبیا اجازت نمی وہد داوٗد جان سپاری نکرد از برگ نوازی ادریا چونہ
رنگے گیرد نوو و نہ ہمیش رئہ داوٗد شد یکے را یکے یکے با نو و و نہ ضم کنند جملہ صد شود
ضد الکل یجتمعان ولا یرتفعان ہر آئینہ زلت شد نوبت توبہ آب

بیت

کافر نشوی عشق خریدار تو نیست ؎ مرتد نشوی قلندری کار تو نیست

نعت عشق این ست . رباعی

عشق آمد و خانہ خالی کرد ؎ برداشتہ تیغ لا ابالی
من از عشق تو خون خوردن گرفتم ؎ تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

ای احمق ورق حکایت و شکایت را در ہیچ مردن چہ باشد بمیر عمر ابد یابی ہاں
گوش دار از زبان مجنوں مقالات است . شعر

فانا من ھوی لیلی وحبّی ؎ زیاد تما فالی لا اتوب

بیت

یارب تو مرا بروے لیلی ؎ ہر لحظہ بدہ زیادہ میلے

مکتوب ہفتم

بجانب بعضے از مریدان و معتقدان

از مقالات محققان است ذکر اللسان لقلقۃ و ذکر القلب وسوسۃ
این راذکر خفی گویند ذکر بدل می گردانند با ضروبے کہ اور است ایں راذکر خفی نامند
وایں راہ و طریق است یکے رعایت بظاہر می کنند و ذکر بدل می گویند و دیگر زمات
بظاہر ندارند اما بحس دل آں ضروب را رعایت می کنند و ایں نوع اثرے

عظیمے دارد۔ وگویند الذکر بالروح مشاهدة یعنے ذکر کنند و ذاکر حاضر باشد بحضور او ذکر گوید ایں ذکر روح باشد روح او را می بیند و ذکر او ذکر حق گوید تا ہمیں شود وجود او ذکر روح است وذکر السر معائنة میاں معائنہ و مشاہدہ چہ تفرقہ کنند شبے را گاہ صباح بیند وہماں شبے وقت ضحی بیند اندیشہ کن دریں دیدو در آں دید چند تفاوت است بوقت صبح غسق من اللیل باقی ست اما وقت ضحی باسم ضحی صحوتے دارد کہ خفائے نمی ماند و دیگر مشاہدہ محتمل گہے صورت استتار دارد و گہے باشد پیش او حجابے تنگے باشد و گہے باشد کشادہ تر و ایں چنیں ہم احتمال دارد کہ عکس باشد چنانچہ عکس آفتاب در آب یا در آئینہ ایں را نیز مشاہدہ نامند اما صورت ضحی ازیں برأة دارد کہ آں معائنہ است کشف حقیقت است استاد ابوالقاسم فرمودہ ست انوار المکاشفة بتجلی الصفات وانوار المشاهدة بظهور الذات میاں تجلی وظہور تفاوتے تام ہست درصورت مجاز مشاہدہ کردہ باشی معشوقہ ببام برآید و عاشق درصحن خانہ یا بر سر کوئے نظارہ کند ایں را نیز مشاہدہ خوانند اما معائنہ نیست چند تفاوت است از دور دیدن وہمزانو بودن و در یک بستر غلطیدن وہر یکے خود را بہ دیگرے سپردن وہر یکے بدیگرے راز خود و سر نہانی را کشادہ کند چند تفاوت است۔ وذکر الخفی مغائبة باشد مفاعلة است شرکت تقاضا کند چہ مغایبہ ذاکر در مذکور غائب شود و مذکور در ذاکر والذکر علی تبعهما آں کہ لایتغیر بذاته ولا فی صفاته ولا فی اسمائه بحدوث الاکوان است غیبوبت او چہ معنی دارد وانکہ باصلہ فانی الوجود وفانی الصفت است غیبوبت او را چہ اعتبار ذاکر غائب شود وصفت فنا بد وگویند محوا اصلا و رأسا ووهما وخیالا ابدا وازلا معلوم ومحقق شد وغیبوبت مذکور ہماں کہ استاد ابوالقاسم بداں اشارت کردہ۔

ثم انوار الصمدانية فعند ذلك لا قرب ولا بعد ولا فقد ولا وجد ولا

ن شئے

ن صفت فنا کوئند

فصل ولا وصل کلا بل ھو اللہ الواحد القہار اینجا صورت نمود۔ بیت

تا او نشوی ولیکن از جہد کنی ٭ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

تا او نشوی مگر شود معلومت ٭ اں روز کہ تو نبودۂ او بودی

ہیچ میدانی کہ چہ می گوید لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار بیان ایں ہمہ کردہ است سکوت بر ور روا نیست انقطاع کلام بر وجائز نہ ازلاً و ابداً و قایل بر بر فافہم واغتنم۔ تو می دانی کہ من چہ می گویم اللہ نور السموات والارض او بہمہ اشیا محیط و اشیا محاط ہیہات ہیہات العلم کلمۃ بل نقطۃ وتلک النقطۃ لا یتجزی ایں نقطہ را موہوم نام نہ خود را بدر کن وجود کونین را از سر بسر آئی، اے عزیز باد تند نیست ایں آتش تحقیق ہمہ وجودات را سوختہ است آبروے عارف ہم بہوائے ایں اشیا است لا حول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم مثالے گویم شکر شنیدن دیگر است و شکر خوردن دیگر و اطلاع بر مبداء و معاد او بودن دیگر و شکر بودن دیگر اللھم الہمنا رشدنا وجنبنا عما لا ترضی واعصمنا عن التزیغ والذلل والخطل اللھم والسلام

ن الخلل

مکتوب ہشتم

بجانب مولانا نظام الدین محقق

بابد دانست ان اللہ یحب تعالی العمم ویکرہ سفسا فھا

آرے بیت

دنیا آں قدر ندارد کہ بر و رشک برند ٭ باوجود عدمش را غم بیہودہ خورند

ن این قدد

جاہ و دولت و مال و مکنت بلمعۂ برق و سایۂ سحاب ماند شاید آید رود و برآید فرو شود اے فرزند بداں با وہم و خیال بامید توالد و تناسل چہ عشق بازیم کہ ہرگز

بکعبۂ وصال نرسیم در شورستان ہوائے زمستان چہ کشت زار سازیم کہ ازان برخوردار گردیم بر روئے آب معاچہ اشکال نویسیم کہ ہرگز جمال صواب نظارہ نکنیم چو بکے خشک را چہ مرکب خود سازیم کہ بر آں بیشتر و پیشتر نرویم و نپوئیم جز خود ماندہ و بدرن دوست و با نہ ایستیم و منزل و قرار را احساس نکنیم ہیہات فہیہات اے یار ستودہ ذات و اے دوست حمیدہ صفات ۔ بیت

رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ۞ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
ہلہ ہوشدار کہ در شہر دو سہ طرار اند ۞ کہ بتدبیر کلہ از سر شہ بردارند

حاصل کلام مقصود المرام ایں است روزے دو سہ کہ ما را شمردہ دادہ اند و نفسے چند کہ بعاریت سپردہ اند غنیمت شمریم البتہ البتہ باید کہ بطاعت و عبادت خداوند تعالیٰ و یاد او ساعۃً فساعۃً زماناً فزماناً دل و جان را مالا مال داریم و جز بدیں دل راندہیم اما آمدیم کار ایں جہاں را بداں جہاں سپریم رسم و عادتے کہ میاں مردم آمدہ بعاریت دادہ باشیم پس چوں پاکی نفس و توجہ بحق بجفہا و شرطہا مقدم من قبل کل شئ باشد میتواں و میسر است کہ در دنیا باشند و کارہا بتمام و کمال استوار تر سازند و با ایں ہمہ چو دل بخدا بود و نفس بہ پاکی آراستہ باشد البتہ بفوز درجات و نیک مثوبات مظفر و مرفہ گرداند ہاں وہاں نخواہیم ترا یک نفسے بغفلت رود یک ساعتے ترا بخیر طلب باشد

اغتنم الخمس قبل فوت الخمس و ادرک العصر قبل غروب الشمس و افرض الیوم و الغد قبل صیرورتھما ۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ۞ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

ہر چہ کنی برائے خدا و برائے دیدار خدا کنی چوں ایں چنیں باشی تو خداداں باشی وار جو کہ تو بریں مانی و چنیں باشی بمقصود و دیدار حق خود را رسانی ۔ رباعی

چہ بکونین حی شوی مغرور ۞ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببیں مقابلہ کن

الحق علی الحق باش و نقد وجود را بہر طرف ضایع مباش انچہ می گفتم نصیحت عالم ست خاص باید تا ازیں انتفاعے گیرد۔ ہذا باب عرضداشت آں فرزند شایستہ بالتماس حصول پیوند کہ اعلیٰ ترین مراتب اہل دین است مولانا نظام الدین رسانید بعز اجازت مقرون کرویم طاقیہ بنعمت ملبوس خاصہ برائے انفرزند کہ از خدا می خواہم او را دلے خدا شناس و نفسے حق پرست باشد فرستادہ شد و وکیل از طرف خویش مولانا نظام الدین مذکور را کردہ ام دست او را بوکالت نایب دست من داند و زباں او را نایب زبان من داند و ایں تلقین کہ بشنم از زبان من بشنود او را جز و اسطہ مجرد نداند مولانا را بصدر نشاند و سہ جا بجانب او سر بزمین نہد و آں جانب من داند دست بر دست او نہد دست او را دست من داند زبان او را زبان من واز وایں بشنود کہ او گوید عہد کردی با ایں ضعیف و با خواجۂ ایں ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشایخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری و زبان نگہداری و برجادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ و مقراض بستاند واز ہر دو جانب سر اندکے موے قصر کند در حالت قصر کردن تو تکبیر گوید طاقیہ من بنیابت دست من برسر تو نہد و در حالت پوشانیدن طاقیہ تکبیر گوید و بگوید بر دو دو گانہ بگذار و بعد از فراغ دوگانہ چنانچہ پیش ہر آیند ہمچنیں پیش او آید۔ شکرانہ ایں اگر بامتواند رسانید رساند و الا ہماں جا در راہ خدا خرچ کند و چوں او گوید عہد کردی با ایں ضعیف از ان ضعیف می باید ترا مرا بدانی و باقی کلام ہمبریں محمول است بعد ازیں فرمایش ما از زبان او بنیابت ماگیر کہ او گوید پنج وقت نماز بجماعت بگذاری و جمعہ و غسل جمعہ فوت نہ کنی البتہ البتہ مگر بعذر شرع و غیر آں و بعد از ہر نماز شام شش رکعت نماز بگذاری بسہ سلام در ہر رکعتے بعد از فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخوانی و بعد از اں

یک دوگانہ دیگر بگذاری برائے نگہداشت ایمان ہر کہ بریں دوگانہ ملازمت کند
حق تعالی اورا از جہاں با ایمان برد در ہر رکعتے بعد از فاتحہ ہفت بار اخلاص و یک بار
قل اعوذ برب الفلق و یک بار قل اعوذ برب الناس بخواند چوں سلام نماز وادہ
باشد سر بسجدہ نہد ۳ بار بگوید یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ و بعد از
ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر بگذارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ دہ گاں اخلاص
بخوانی چوں سلام نماز دادہ باشی ہفتاد بار بگوئی یَا وَهَّابُ چنانچہ ہائے مشدد از
سینہ برآید و ہر ماہے سہ روز روزہ بداری سیزدہم چہاردہم پانزدہم ایام بیض
اگر بعذر ضیافت یا سفر و یا گرمی ہوا نوعے خوردہ شود صوم نفل را قضا نیست اما
بجائے آں روزہ دیگر بداری تا ثواب کم نگردد و نفس بر ترک روزہ عادت نگیرد
فقیر را چوں رحمت خدا واسع است۔ از جہت چندے دیگر از مسلماناں فقیر مولانا
نظام الدین مذکور التماس پیوند کرد آں نیز قبول کردیم فرزا ہر یکے طاقیہ بر دست مولانا فرستادیم
ہمبریں طریق باشند بایشاں ہم بگوید۔

مکتوب نہم

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی خلیفہ حضرت مخدوم بعد خلافت دادن

فرزند دینی قاضی علاء الدین کالپوی دعائے محمد حسینی از قصبہ چندیری مطالعہ کند

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کار عظیم و عہدۂ جسیم
بحوالہ او مستقیم شد اما ادائی حقوق آں کہ اصل نبوت از آں گرانبار است
ن اہل شرط کار است وھو النصیحۃ للخلق والمضی علی الخلق و ارکان
ن تخاف امر و لا یخافون لومۃ لائم آنرا کہ بخواند نہ بخوانند و آنرا کہ براند نہ برانند
شکستگی و بیچارگی را زیادت کند و بدانچہ براہ کردہ شدہ است مستغرق باشد

واز ہر چیزے کہ زیاں کار ست چناں بریدہ باشد کہ رحمت حق از شیطاں۔
مقصود داریم از چندیری در صباح ہمایوں و مطلع میموں بسہولت قرار کوچ کنیم۔
واللّٰہ المجری وھو المبلغ۔

مکتوب دہم
بجانب شیخ علاء الدین

برادر دینی مولانا علاء الدین و فرزندان او دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند محقق دانند
کہ مقصود از خلقت کونین و آفرینش نوعین جز عبادت و بندگی خداے نبودہ است
ہر محبتے وہر معاشرتے و دوستئے و معاملتے کہ باشد اگر دراں غرض دینی حاصل ہست
وآں براے خداے راست خوبخ بخ والا فالا نقطاع۔ شنیدہ شدہ است کہ آں
عزیز دائم متوجہ ایں حضرت است کار مقرباں است و عظیم دولت است
الحمد للّٰہ علیٰ ذلک کہ یکے را مقرب می دانی وآنگاہ بدو توجہ می کنی وایں
مائیہ جملہ سعادت ہا است۔ فعلیک بھذا اعاظ البریۃ اجمعین والسلام

مکتوب یازدہم
بجانب شیخ علاء الدیں

فرزند صالح دیار و الہ مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کردہ
براں کاریکہ بدراہ شدہ است باید کہ بشرط بسر برد اول شروط بل الزمہا وادومہا
این ست کہ بذل وایثار کمترین حال صوفی باشد واقل من کل قلیل بذل مال باشد
ہر چہ بدستش افتد ہم آں نبرد کہ اگر امروز بتمام خرچ شود فردا چہ توان کرد
وبچہ روزگار تواں برد و ایں اندیشہ را از دل بدر کند و ہمیشہ توکل علی اللہ شیوۂ کار
خود سازد و دیگر بمعانی بسیار بذل اشتغال نماید اما بر اقل من قلیل اشارت کردہ ایم

وجاہت دنیا وآمد وشد خلق ونمود از خود وصورت کارے ساختن کہ مردم بر آں
نظر کنند ومعتقد باشند چیزے نیست تو بوقت خود باش ہر چہ پیش تو آید آں را پس
انداز فارغ بخداے خود مشغول باید بود وغم خود باید خورد وغم آیندہ وروندہ ومعتقد
وغیرہ در خزانۂ دل خود جائے نباید داد چوں باید بود دست از غم وجود خود شستہ
فارغ چہ بود ز خود گذشتیم ۞ او نہ غمے نہ غمگسارے
شیخوخت پایۂ بلندے است خداے تعالیٰ الشیخ را گماشت تا در گلوے ما
انداخت والیم اللہ آں را بلائے می بینیم کہ انشاء اللہ تعالیٰ سر بسر اسباب
خلاصے ونجاتے بود ایں کار می باید کرد در بند قبول ورد آں نباید بود ہر چہ آید ترا
براہ راست می باید رفت زیں چپ وراست نظر کردن شرط کار نیست۔

رباعی

در ہر دو جہاں ہر چہ شود گو شو گو ۞ وز دور زمان ہر چہ شود گو شو گو
مشغول بحق باش بیزار از دو کون ۞ وز سود و زیان ہر چہ شود گو شو گو

¹ مارا

مکتوب دوازدہم
بجانب شیخ علاء الدین پیش از خلافت

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند امور مشکور است
فضل اللہ لا ینحصر ولا ینقطع آنچہ فرمودہ ایم دست ازاں داشتن میسر
نباشد ثبات قدم ایستادہ ماندنست آں گاہ بر پاے خود باشد آں عزیز از صحبت
بہ بسیاری دور است اگرچہ عقیدت سیرت مستحکم ترا است اما نور حضور از بسیاری شرو
بد وردارد تدبیر ایں است ہر چہ فرمودہ ایم آں در معاملت رو وبتوجہ دل متعلق باشد
اینچنیں اگر بعد المشرقین والمغربین بود ہمزانوش تواں خواند کلیتے اصلے ترا فرمودیم اما ہیچنے

باشد کہ بداں مستعد گردد و از جو کہ آں عزیز بشیٔ ہائے ازیں ہا متصور گردد بدانکہ اقل ازیں نوع اکثر سایر اعمال است اوراد و اذکار وقتاً فوقتاً شہراً فشہراً موا سماً فموا سماً باید درعمل باشد۔ بیت

نصیحت ہمیں است جاں برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

مقابل اہل حال است ان من فات وقتہ فقد فات ربہ وقتے رباعی گفتہ بودم۔ رباعی

نامرد مباد ہیچ فردے ٭ بیدرد مباد ہیچ مردے

بے ورد مباد ہیچ وقتے ٭ بے وقت مباد ہیچ وردے

ہجوم اشتغال روزگار دامن گیر ہر روندہ است اما طالب خدائے را اگر خارے در پا خلد از دیدن و پوئیدن خود البتہ نہ ایستد ہرچہ شود گو شو گو طالب خدائے را مرد خدائے پرست را ایں رباعی استاد ورد ہر وقت و ہر ساعت اوست۔ رباعی۔

در ہر دو جہاں ہرچہ شود گو شو گو ٭ وز دور زماں ہرچہ شود گو شو گو

مشغول بحق باش ہبر از دو کون ٭ وز سود و زیاں ہرچہ شود گو شو گو

آں عزیز در مکتوب چنیں باز نمود کہ بعضے مردم کالپور ایں سو عقیدت پیوندی را خواہاں اند ایں طرف متوجہ و متعلق اند ہر کہ آں عزیز صادق بشرط عقیدت داند عرضداشتے از جہت او با نشان و روشے بنویسد تا از سو طاقیہ برائے او نامزد شود و آں عزیز بوکالت و نیابت ایشاں را تلقین کند و طاقیہ پوشاند صورت ہمیں است دو رائے ایمعنی دیگر متصور نیست۔ آزندگاں صحیفہ سادات انہ آں ماند برادران اند بر نصیر سالار بگوید کہ چہ دنبال فرزندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتۂ ترا دنیا و دیں خوش نمی باید۔ والسلام۔

ن کالپی

مکتوب سیزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق تقدیر چنیں افتاد کہ ما از شہر بحالتے بیروں شدیم کہ از تحریر و تقریر متجاوز است بمشاہدہ تواں دانست مقصد ما طرف کالپور[ن] است راہہا سخت بے طریق گفتند ہیچ سبیلے گزشتن میسر نیست الغرض آں فرزند عزیز چنیں کند البتہ فرید خاں را باستقبال تا حد زمین پچ[ن] اثرا[ن] بیارد دختران و مادران ایشاں را چنداں خوف نکند بہ امن و اطمینان تا کالپور[ن] بیایند بہ اشرف افلح نیز بگوید بدانچہ او را دست دہد اقدام کند سبحان اللہ العزیز عجب روزگارے کہ من بر مرد ماں منت کنم کہ من بر شما می آیم شما معاونت کنید یفعل اللہ ما یشاء یقلب ظہر البطن بار بار تمام گفتہ می شود جاے درنگے و تامل نیست وقت بر ما تنگ است جاے درنگ و مقام نیست بضرورت بسبب تعلق و مزاحمت ملک محمد علی یک دو مقام شدہ آں مصلحت ما نیست میباید طریق الانوع و قاصد ما را در بیانہ با فرید خاں بیاید ملاقات کند دریں باب تقصیر نکند فی الحال وزماں دریں کار شود - **بیت**

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی ؛ باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

[ن] کالپی

مکتوب چہاردہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء نصیر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خداوند تعالیٰ فرمود لکل قوم ھاد اگر ہدایت ہر قوم در کتابت آریم ذیل و ذنب آنرا اسر انتہا پیدا

نباشد تو دست در دامن مقصود زن بقدم عزیمت بپاے الیست ہادی صوفیہ
سپس آں کہ دولت دریافت مرشد شدہ بود ذکر و مراقبہ است تخلیہ و تجلیہ است
لا الٰہ تخلیہ است الا اللہ تجلیہ نفی خواطر در حالت مراقبہ و اجتماع ہم تخلیہ و تجلیہ مترتب اند
ہاں وہاں پیروی ایں ہادی میسرت ہست فقد فاز فوزا عظیما ہر آئینہ
اثرہا بینی و ثمرات و نتائج معرفت ازیں باغ ہر چند بہتر چینی برخوردار تر گردی ہیچ
دیدنے را سلوک بے ایں دو صفت نیست کہ من قبیل تمنیق یافتہ است روے مقصود
کسے بدید مگر کسیکہ عروس حضور خود را بر دل طالب صادق جلوہ فرمود و نیست
آں معشوقہ را و لالہ و ہمونے و نیست آں مرغ را پرے و بالے مگر طلب بشدت
ہمت و حضور بکمال با تزکیۂ نفس و حضور بکمال را اگر تخلیہ و تجلیہ نام نہی میشاید طالب را
چند وصف لازمۂ حال اوست و اگر نشد طالب با او نبود الکلام فی تحقیق الطلب
انما الشیٔ یعرف بعلامتہ تقلیل صحبت ہر آئینہ از عاشقاں پرس عاشق
را بے معشوق و انچہ نسبت بدو دارد دبے آں کہ موصل و ممد اوست صحبت باشد
لا و اللہ ۔ بیت

دوست آمد و گفت مرکرا میطلبی ❊ پس ہر چہ نہ آں منم چرا میطلبی

گفتار یارے ازاں ما است ۔ بیت

با غم تو الفت و ہم خانگی ❊ از دگراں وحشت و بیگانگی

تقلیل طعام و شراب ہم ازیں قبیل غذا سے عاشق محنت و بلا است
غذاے عاشق یا معشوقہ است کجا افتادہ ام القصہ بطولہا قلت کلام ہم بر تقام
انتظام گرفتہ است عشق موجب گنگی و کری و کوری او جز دوست نمی بیند جز ذکر
دوست نشنود جز نام دوست نگوید بلکہ چناں بخیال او مستغرق باشد کہ دماغ
گفت و شنود رخت بر بستہ بود کہ آں منزل گم شدگاں و مقام بیخوداں است

ایں رباعی از مرداں شنیدہ باشی۔ رباعی

ابجد عشقت چو بیاموختم ⁂ پیرہن محنت و غم دوختم
حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ⁂ سوختم و سوختم و سوختم

اکنوں تو خود را بخود و ندہی از خود و از خویش و خویشاوندان بہ رباشی درزاویہ تصوف آں کہ معتقد و متبوئے میسر آید و البتہ لحظۂ طرف بنظر خلق ورد و قبول ایشاں روش نہ بیند ورنہ از دیدن و دیدار دیدہ مطموس و منطمس ماندہ نعوذ باللہ منہا برائے آں عزیز را طاقیہ خاص اتفاق شد بشرطیکہ آمدہ است برسری دارد شکرت بجامی آرد و شکرانہ دارد برائے مرمانے را کہ التماس طاقیہ پوست ارسال شد چنانکہ آں کہ عزیز برآمدہ است ہماں طریقت را مسلوک دارد و اگر کسے از میانِ ایشاں لایق آں بود کہ وردوے لابدی فرمایند آں قدر مصلحت افتد فرماید آں ہم از مابود و آنانکہ سلامی وردشے فرستادند بنام ہر یکے طاقیہ نامزد است تو چناں کہ میدانی پوشانی دیگر گوییم ختم مکتوب بخیریت عافیت کنیم وقت را غنیمت شمری باید کہ جز بفضلے و فریفتے مغروف نہ شود میدانی یانے ان من فات وقتہ فقد فات ربہ اگر وقت خوش است غنیمت میداں کاں را چو نمازہا قضا نتواں کرد۔ جنید بسفر حج بود جوانے را در زمین موحش خارستان ریگستان با ہمہ وحشت و تردد و پریشانی دید جنید تفتیش حالش کرد گفت وقتے داشتم اینجا گم کردم بکدام قوت خیزم و بکدام مسکنت طریق را پیشتر کنم لیکن در آں حالت کہ ترا در طواف وقتے باشد اگر از ما یاد آید خاطرے و نظرے کنی جنید را اتفاق یادش آمد نظر را لحظۂ آں سو گماشت دعاے در کار او ارزانی داشت جنید باز گشت او را با وقت او دید گفت اکنوں خیز عاشق صادق صوفی صاحب وقت مرد اہل دل مرد صاحب دل خوش جوابے جنید را فرمود مقامے را کہ وقت گم کردم

حاشیہ: ؎ مقعد ؎ انفاق ؎ بہ نفلے

من نتوانستم گذاشت در آں مقام کہ وقت باز یافتم چوں بتوانم گذاشت فعلیک علیک ان تغتنم وقتک ولا تضرب الا فی حضو ربک والسلام مولانا تاج الدین نیک مردے سکین و پیر ہنجار ست چند روزے بر ما بسکنت بو چوں اتفاق آمدن باشد مولانا مذکور را نگذارد برابر آرد و بروشفقت بسیار کند کہ مشقت راہ دیدہ است۔

ن تصرف
ل پر

مکتوب پانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند آرندگان صحیفہ سادات کالپور ما را دوستان و برادراں اند فرماں دیہ انعام تمام کنانیدہ آوردہ اند و از جہت پروانہ من متکفل شدہ ام کہ ہر کہ بعد ازیں از یں طرف قصد کند بدست او فرستادہ شود ان شاء اللہ تعالیٰ میباید کہ آں عزیز در کار ایشاں سعی جمیل نماید و دراں کوشد کہ کار حسب مطلوب ایشاں شود منت آں بر ما باشد خدا جزا دہاد۔ والسلام۔

ن کالپی

مکتوب شانزدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی علاء الدین دعاے محمد حسینی مطالعہ کند اتفاق ارباب حقیقت است کہ اہم مطالب محبت خداوندیست سبحانہ و ہر چہ جز اینست قسمے بہزل و ہزو آرد چہ داغ لا اعتباری بر ناصیۂ وجود اوست ہر چند روشن تر جی نماید بیت

دوش دیوانۂ چہ خوش می گفت ⁂ ہر کہ را عشق نیست ایماں نیست

ومعلوم است کہ محب را کار جز التزام بر ور محبوب نباشد جز توجہ آنسوے کار
دیگر ندارد واگر ظاہر ہرچند اورا دو ابواب بر و باقی حسنات ست من وفق وفت
لجمیع الخیرات ومن رُدّ ردّ عن طریق المبرّات وقت غنیمت شمرد کار خدائے
را سبحانہ وتعالیٰ بر ہمہ کارہا مقدم دارد وہمہ ساعت کہ از کار خدا محروم مانی از خدا محروم مانی و آنکہ
از خدائے محروم ماند بدبخت تر از وے دیگرے نبود وازیں سخن گذشت نباشد جز
فاسق ظالم را وارجوا ان تکون من التوابین الصالحین الصابرین العابدین
دو نفر را التماس طاقیہ کردی ہرچند کہ ایں جانب را آں سیرت نیست کہ طاقیہ
ہر طرفے را بر آں سازد اما ملتمس آں فرزند نخواستم کہ اشارت بدست رو افتد
واللہ ولی القبول وھو یجیب السؤل دو طاقیہ براے آں دو عزیز فرستادہ شد
بدست خود را بنیابت دست من گیرد وایشاں را بعزیمتے درست وعزیمتے صحیح پیش
دارد و دست بدیشاں دہد ہر کہ اہتمام بیشتر دارد اورا مقدم تر کند تلقین کند دست بدست
وے نہد گوید عہد کردی با ایں ضعیف وایں نیابت زبان من باشد و برخواجہ ایں
ضعیف و برخواجہ خواجہ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ چشم نگہداری
و زبان نگہداری بر جادۂ شرع ہستی پس ایں گفتار گوید چنیں قبول کردی او گوید قبول
کردم تو بگو الحمد للہ رب العالمین مقراض بدست گیر و نخست از اطراف راست
چند موے از نزدیک بناگوش بستاں وچند دیگر بطرف چپ باید بہ برید و بوقت
بریدن موسے و پوشانیدن کلاہ کلمۂ اللہ اکبر اللہ اکبر چہار تکبیر تا باللہ العظیم
مرتب گوید پس آں او بخیزد دو گانہ شکر بگذارد وپیش تو خوردہ بیارد باید کہ خرچ آں
بر محل باشد پس آں شش رکعت نماز بسہ سلام بعد از ہر نماز شام در
ہر رکعت بعد فاتحہ سہ گاں بار اخلاص بخواند و یک دوگانہ دیگر
حفظ الایماں در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و یگاں بار معوذتین بخواند

باستی

پس سر بسجدہ نہد سہ بار در سجدہ گوید یاحیّ یاقیوم ثبتنی علی الایمان دو دوگانہ بعد نماز خفتن بگذارد در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ بار اخلاص و بعد سلام ہفتاد بار یا وھّاب گوید و اگر ایشاں باہمت باشد روزہ ایام بیض نیز فرمایند و ہم ایشاں را در کار دین اگر رغبت بیشتر بود آہستہ آہستہ از اوراد خواجہ نیز بر آں مزید کنند نذلک بداں۔

بیت

نصیحت ہمین ست جاں برادر ؛ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
وگرنہ ایم اللہ ضایع باشی وضایع مانی ۔ رباعی
نامرد مباد ہیچ مردے ؛ بے درد مباد ہیچ مردے
بے ورد مباد ہیچ وقتے ؛ بے وقت مباد ہیچ وردے

ورکود کی خواندہ بودیم اغتنم فراغت فی ما تمناہ فلا تنالہ
مولانا معروف خطاط حافظ و فرزندان او را از ما دعا رسانند ایشاں از ان ماند۔
والسلام

مکتوب ہفدہم

ہم بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

فرزند دینی ابوالفتح علاء کالپوی دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است بخبر صحیح کہ آں عزیز الحبستہ منقطع می باشد دوام شغلے دارد و ہمہ روز بتنہائی میگذارد الحمد للہ مطلوب ایں ضعیف ہمیں است کہ پیوستگاں ما ایں چنیں باشند وقتے خدمت شیخ نظام الدین محمد بدایوانی قدس سرہٗ العزیز شیخ فرید الدین قدس سرہ العزیز را در وقت دید دو لیری کرد در پاش افتاد و بتقدیر اللہ آں موافق شیخ بود کسی آنگفت بندہ نظام غریب بداو بی نیک بختی شیخ بود کہ او فرمود بخواہ چہ بخواہی شیخ عرض نمود عرض داشت کرد کہ خواجہ می خواہم ہر جائی نشوم گفت نظام نخواہی شد اما مجاہدہ شرط راہ است

شیخ آمد این قصه بر اصحاب گفت وگفت شما چه فرمائید کدام مجاهده اختیار
کنم اصحاب باتفاق فرمودند که مجاهدهٔ شیخ الاسلام فریدالدین صوم دوام است
خدمت شیخ کبیر نیز صوم دوام اختیار کرد شنیده ام که آں عزیز در مجاهده در یافت بیاشد
فلتزمه حتیٰ آخر النفس نکو می کنی نکو تر میکنی ہمبرین ملازمت کن عرق چینے که ملبوس من
است که آں لباس خاصه است بهرکس نمی دہم مگر بیاران مخصوص برائے آں عزیز
ارسال شده بپوشند و طاقیه ملبوس باآں عرقچیں نیز بپوشد بعد تجدید دوگانه بگذارد
بسجده نهد انچه مطلوب دارد از خدا بخواهد امیدوار باشد که بدامنت بدهند و
خورده بیش دارد اگر آں بمن تواند رساند بهتر و اگر نه بهر درویشے که بد ہند رسیده باشد
وچند نفرے که چیزے روشن فرستاده بودند خواجه بدہ ملک کالو مولانا سکندر و مولانا
اعلم برائے ہریکے طاقیه ارسال شده است یکان بار بر سر نهاده ام طاقیه فرستاده ام
ومولانا ابوالفتح بداند آں عرقچیں را از بر خود کشیده برائے تو فرستاده ام خواجه برنی ن بدہ
بداند که طاقیه ملبوس مخصوص برائے تو فرستاده ام و نام تو بر اں طاقیه نبشته
شده است مولانا ابوالفتح باهمه مریدانٔ این قدر بگوید هر مریدیکه از پیر دور می باشد
اما بفرماں اوست وانچه فرموده است بر اں است و در رضائے پیر است و متوجه
پیر است او محقق داند که او ہمزانوے پیر است والعیاذ باللہ نه بر شرط رضائے پیر و نه
بر فرماں پیر بیاشد محقق است که میان او و میان پیر از مشرق تا بمغرب دور است
والعیاذ باللہ والسلام

مکتوب ہیژدہم

ہم بجانب نقیر ابوالفتح

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعائے محمد یوسف حسینی مطالعه کند آمدهٔ صحیفهٔ مولانا
فخرالدین صوفی از ہندوستان بر ما آمده پیوند ما کرده یکے از متعلقان این جانب است

ازان ماست باز طرف خانہ می رود عیال و اطفال آں جانب البتہ اورا رعایتے و اعانتے کنند چنانچہ او باخرچ و خوشی در خانۂ خود برود منت آں ایں جانب متوجہ باشد طاقیہ برائے آں عزیز ارسال شد آں را بشرطا بپوشد برادران خود را و عزیزان دیگر را از ما دعا برسانند والسلام

مکتوب نوزدہم

بجانب فقیر ابو الفتح علاء

فرزند دینی مولانا ابو الفتح علاء کالپوی دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند آرندۂ ایں صحیفہ سید قوام الدین از قصبۂ اچولی برما از دور دست آمدہ بود پیوند کردہ باز طرف خانہ می رود دو خواہر برائے کار خیر دارد بدانچہ دست دہد از یاراں و آشنایاں درین محل خیر بدہانند منت آں ایں جانب متوجہ باشد احیاناً مکتوب او می رسد و آیندگان ذکر خیر او میکنند۔ والحمد للہ علیٰ ذالک والسلام

ن راجولی

مکتوب بستم

بجانب قاضی اسحٰق جہترہ و برادر قاضی سلیمان

الحمد للہ علیٰ کل حال والصلوٰۃ علیٰ رسولہ بالغدو والاصال والتسلیمات السنیۃ والتحیات الرضیۃ علی الاخوۃ الصفیۃ والرفعۃ الزکیۃ متقسم و مستدیم باد اما بعد نزد اہل تحقیق مقرر و محقق است کہ بہترین کارہا و شریف ترین روزگارہا طلب خداوند تعالیٰ است و وجدان و عرفان او ست ہر چند کل موجودات از معرفت او خالی نباشد اما انسان عرفانے خاص دارد کہ لا یطلع علیہ احد الا القلیل من الاقل وھو المخصوص

بالانبیاء والرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہم ومن اتبعہم
بالمہل والاجل وازضرورت معرفت دوام خیال حضور معشوق باخود بعینہ
بعین چشمش سپر دربعد از توجہ تام التزام بر دراو درکاراو تصفیہ وتزکیۂ اخلاق از لوازم
وضروریات است درخیال دل عاشق نباشد جز تصور صورت معشوق بزبان نرود
جز نام معشوق حکایت نبرد جز از وفا وجفا وازلطف وکرم وصفا وعطائے او
یحتمل کہ گہے ازغلبۂ وقت سخن ازناز وکرشمہ وازرخسار ووسمہ ہم باشد اگرچہ
ازدائرہ غیریت خارجی است امابر کار محبت ہم بگرد مرکز حی گردد آرے
العشق جنون والجنون فنون وملازمت درکوے وکوچۂ معشوق بہربہانہ کہ
باشد البتہ یک گذرے درکوے او بود بلکہ باید کہ ایں خستہ ہمچو خسے در رہ آن کو
وکوچہ افتادہ بود والبتہ بحسب عزیمتے کہ او دارد واز استعمال عزایم خالی نبود جادوے
کند افسونے خواند بلیتۂ سوزد وطلسمے پردازد وازوجہ مقصودش اینست مگر
ازدرے فتح بابے شود والبتہ باکسان آن در ودرگاہ مصاحبتے وملازمتے باشد
بایشاں درسازد ودراں کوشد کہ بایشاں آشنائی خاص پیدا آرد چہ ببذل نفس و
مال وچہ ببذل جاہ وجلال کمینۂ بندۂ آن درگاہ راکمترین غلاماں وکمترین
چاکراں باشد آرے اگر کارے سزد ہم ازایشاں بود باین ہم خود را آراستہ دارد
لعلہ لایستقدم ولایستنکف بل یحتمل برغب ویطلب ہاں وہاں
تامل شافی واندیشہ کافی دریں بیان کن طالب باید کہ ہموارہ درمراقبہ وذکر و
فکر وتلاوت گذراند درہر حالتے کہ باشد بحسب آن حالت اورا فکرے وذکرے
ہست وازامیدے وبیمے خالی نباشد امیدوار دگر روزے روے مقصود
ومقصد ببیند بترسد محبوب عظیم القدر است نباید کہ دورباش حرماں برجان
طالباں او افتد وایشاں را ازبدر وازدریادہ گرداند کہ گہے ازجمال وبہاو

از جلال و کمال او بوہم و خیال خویش که نشانی دہد۔ طالب را اگر جوئی جز در مسجد و گورستان کہنہ و بادیہ و گوشہ و کنج نیابی و با مشائخ اہل ارشاد و عرفاے امجاد صحبت و ملازمت باشد خود کار جز ایشان نسزد طالب ہرگز روے مراد نہ بیند تا رہبرش نبود بقدر وسعت و مکنت بدل خویش بکند عز و شرف و جاہ و مال را در حضرت ایشان در بازد۔ بیت

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ✤ ہرگز نہ شود حقیقت عیش تو خوش

با این ہمہ کہ گفتم مہم ترین کارہا آراستگی مرد باشد تخلقوا باخلاق اللہ وتصفوا الصفاتہ نقد وقت او بود تا متصف بصفات او نباشد قابل نباشد کہ مشاہدۂ ذات تواند کرد اندیشہ کن بر عاشق در مجاز چہ صفت در تحریر رفت و تقریر من کدام بیان را اثبات کردہ آہ دریغا یاران عزیز را نفس منفس ذلیل گشتہ است۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ✤ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

دلہا برین راضی شدہ کہ خوار بزیند و مردار بمیرند و شرمسار بخیزند۔

بیت

در چہ کار ید در چہ مصلحت ید ✤ اے فرو ماندگان بے مقدار
در جہان شاہدے و ما فارغ ✤ در قدح جرعۂ و ما ہشیار

جوان مردا از سینۂ تو نمی خیزد و درد دل تو نمی شنید۔ بیت

بعد ازین چنگ من و دامن دوست ✤ پس ازیں گوش من و حلقۂ یار

اے یار عزیز و برادر شفیق دست در دامن طلب زن و استوار قدم باست ولیکن تا رہبر را پس رو نباشی روے رہ کار نہ بینی و نشان منزل نیابی خواجۂ من فرمودہ است کہ بے پیر ہر کہ در رہ سلوک کشتنا بہ مثال او مثال رسن تاب بود

هر چہ بیشتر تا بستر رود طالب ہمہ وقت رعایت اوراد و وظائف بکند اشراقے و
چاشتے و تہجدے و اوابینے و فی زوالے و اوقات مرجوہ شام و صبح و غیر آں
نگاہدارد و این بجاے سحر و جادوے اوست بلے لَا تَدۡخُلُوا مِنۡ بَابٍ وَّاحِدٍ
وَّادۡخُلُوا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ہمہ در ہا را می کوبد تا از کدام باب فتح فتوح روح و
روح تجلی کند بلکہ تحقیق اینست تا آں ہمہ رعایت در کار نباشد سر انجام روزگار
نشود اللّٰھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ ایں ہمہ اسباب ظاہرہ و مواہب
باطنہ بشرط شدت طلب و غلبۂ محبت است پیش از ہمہ کارہا ایں مقدم ترا ست
اے یار فہیم واے دوست ذہین بداں رہے کہ من دعوۃ کردم ایں تجارتے
است ہر چند دریں بازرگانی زیانے بیشتر خورند سود بیشتر باشد آں کدام جوانمرد
برخوردار است و از کدام پشت و شکم زادہ است کہ زیان ایں راہ خوردہ است
و انکہ سودمند است - بیت

در وصف نیاید کہ چہ شیریں دہن است آں
ایں نیست کہ دور از لب و دنداں منت آں

آں نظارۂ شوخے خہ خہ مرداں بر آب رواں معمامی نویسند آرے
روے صواب روشن تر نخواہند دید باوہم خیال و امید توالد و تناسل را
عشق بازی میکنند اینک ببیں کہ بکعبۂ وصال نخواہند رسید در
شورستاں بامید وفا رسیدن کشت زار می سازند عنقریب برخوردار
خواہند شد ونہ رامیخواہند امروز دریابند برلے آں می یابند آرے آرے
امر ممکن است بسہل و آسانی ظافر و فایز خواہند گشت . الحاصل اگر ترا نقدے
ازیں عالم بدست آمدہ است بیا بیا کہ نیکبخت ازلی و ابدی ورنہ مردو اے
واے ہزار واے بر آں بیچارہ کہ ازیں دولت محروم است . زنہار دست از

ز نہ نخواہند

دامن طلب نگسلی بطرفے لحظہ نکنی وجز ایں ہر چہ ترا باشد ہزل باشد ہزیان باشد
ژاژ باشد خالی بے مغز باشد ہمچو پیاز باشد اے مولانا اسحق تا مسحوق نگردی بر
مثال سحقے کہ مرد کیمیا گر زیبق را کند در سلایہ انداز دچناں بدستہ ساید کہ ہیچ شش
از وے نماند ایشاں آں را الجسم نامند وایم اللہ اگر تا سعادت محبت وکبریت
احمر معرفت دست نہ دہد مس وجود تو زر نگردد تا ہوا را در رہاوں ہویت ننہند
چندانش بسانید بکوبند چنانچہ طبیب چند دارو یکے بساز دو طبیعتے دیگر شود ہمچناں
باید شد۔ بیت۔

تو او نشوی ولیک ار جہد کنی ❊ جائے برسی کز تو توئی برخیزد

اگر من زندہ باشم آں سو آمدنی ام۔ بیت

دست از دامنم نمیدارد ❊ خاک شیراز وآب رکناباد

اما آں عزیز را اگر مطلوب تحقیقے وتلقینے وتعلیمے ہست بہر طریق کہ باشد ایں سو
باید بالعجل والعجل الوحا الوحا اللیل حبلی والساعۃ حبلی الاحوال سجال و
الایام دوال ودجاء الحیوۃ ظل سحاب زائل وبرق سریع الزوال

بیت

دریاب اگر تو عاقلی شتاب اگر صاحب دلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

ومولانا سلیماں بسلام مخصوص باشد انچہ اورا فرمودہ ایم ملازمت شرط
آں کار است بفوت شرط فوت مشروط باشد سید مسعود قاضی منہاج الدین
وقاضی عماد الدین وباقی خلق چیتہرہ از ما ہر یکے را سلام رسانند انچہ در تقریر و
تحریر آمد نیکبختے باشد بکار برد۔ بیت

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوستر دارند ❊ جواناں سعادتمند پند پیر دانا را

مکتوب بست ویکم

بجانب قاضی اسحٰق و قاضی سلیمان

فرزند دینی قاضی اسحٰق دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اہم مطالب و اعز
مقاصد معرفت خداوند است تعالیٰ وطلیعۂ محبت مقدمۂ معرفت صورت
نہ بندد محبت بر دو قسم باشد عامہ و خاصہ محبت عامہ عبارت از امتثال او امر او
محبت خاصہ کاسمہ خاصہ است وہب صرف است لطف محض است و
ایں را علامتے و اشارتے نمودار شدہ است تزکیۂ دوام و توجہ تام نشان محبان
خاص است تزکیۂ نفس باتفاق عبارت از چہار قاف است قلت الطعام
وقلت المنام وقلت الکلام وقلت الصحبۃ مع الانام چوں بریں چہار قاف
وقوف شود ارجو کہ تزکیۂ نفس دست دہد شرط کار راست استقامت فَاسْتَقِمْ
کَمَآ اُمِرْتَ ہمبریں مصلحت تعلیم امت شدہ است توجہ تام بے تلقین پیر و مرشد
یسر نشود اگر مرشد مسترشد را توجہ حضور صورت خود فرماید دریں چند مصلحت باشد
نخستیں مصالح جمع ہمت ابتدائے غیب را تصور حضور مشکل باشد مرئی معلومے
مشخصے را با حسن الہیأت و اجمل الاشکال و الصور تصور کند زود ترے میسر آید
چوں دل مجمع ہم اعتناق گیرد از انجا تواں پیشتر آسان وسہل ترقی کند بتصور حضور
رعایتے رود و عنقریب بمراقبہ تواند شد. و دیگر پیر ہموارہ در مشاہدہ و محضر الہیأت
است چوں دل مرید ہموارہ بتصور حضور پیر بود وقتے چنیں اتفاق افتد کہ بین القلبین
محاذاتے درستے شود آنچہ پیر بصد ریاضت و مجاہدہ حاصل روزگار خویش کردہ
است مرید را با ہمہ ہوا ہا و گرفتاریہا نقد وقت او باشد. ھذا افضل عظیم و
کمال جسیم مثالش چنیں بود کہ عکس آفتاب در آب صاف کہ محاذی آفتاب بود۔

ن ہم است

برآید و بردیوار یکہ محاذی آب افتادہ است عکس عکس بر صفحہ آں جدار پیدا آید آنچہ ہمہ عمر ہیر بہمہ محنت و رنج حاصل داشت طالب راہم باول قدم بدست افتد سخنے دیگر است اینجا کہ آن درحریم کتابت نگنجد و در مضیق گفتار در نیاید طالب چوں ادراک آن دولت کند ہم خود دریابد اما ابتداءً در فہم او نیاید نشنش آں زیاں کار او بود اما تلقین پیر بمکاتبت و مراسلہ چنداں سودمند نباشد اگرچہ از نفع مالی خالی نباشد حکایت از عسل دیگر باشد اما عسل درکام یکے کردن بدست خود آن دیگر بود۔ آرندہ صحیفہ مولانا علاءالدین گوالیری را بہر چیز براہ کردہ ام او مرد صادق است البتہ خیانتے وظنتے روا نخواہد داشت تلقینے کہ او کند ہم از زبان من بودہ باشد اما اگر از من بغیر واسطہ میسر شدے کارے بودے والموفق ھو اللہ والھادی ھو النبی علیہ السلام و آنچہ آں عزیز از احوال خود نوشتہ است نیکو چیزے است صوفیاں اینچنیں گویند ھذہ خویلات تربی بھا اطفال ھذہ الطریقۃ

ایں واقعہ بشارت میدہد کہ اگر آں عزیز مداومت در کار کند و ہمہ روز و شب دریں کار بسر برد امید باشد از الہیات ہم نصیبہ گیرد ہذا بشارت عظمیٰ و کرامت کبریٰ۔ ترا ہمارہ در کار باید بود انتظار فتح باب امید باید داشت و آنچہ آں عزیز التماس حلق کردہ است نیکو اتفاقے ست در زمرۂ دوستانِ خدا درآمدن و خود را بلباس ایشاں نمودن دلیل قبول ایشاں و وصول نعمت خاصہ باشد۔ دست مولانا علاءالدین نائب دست من است زبان او نائب زبان من طاقیہ از سر خود براں عزیز فرستادہ ام آں را در پیش دارند مولانا علاءالدین مذکور را در تلقین کند آنچہ در اول بیعت من تلقین کردہ بودم مولانا اسحٰق بداں وضعے و ملکنتے کہ از من قبول کردہ بود ہمچناں قبول کند مولانائے مذکور بر سر تو کلاہ نہد و دوگانہ بگذاری و خوردہ کہ شرط کار است پیش مولانا بیارد بنہد آنچہ مولانا دراں وقت فرمایند

بدل قبول باید کرد و اگر تلقین ذکرے و مراقبہ مقصود باشد ہم مولانا تلقین خواہد کرد۔
آں ہم فرمایش من باشد با ایں ہمہ مثل عسل محقق و مثل است اگر اینچنیں کارے
کہ جہانے سرگردانست بحضرت پیر رسد دولتے واثرے دیگر دہد کہ چشم دل بدال
ہرچند بینا است بینا تر و روشن تر گردد۔ حدیث۔ فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے
محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ بران عزیز بنشستن مطلوب بود آں جملہ در
فرمایش مولانا اسحٰق مکتوب شدہ است دوم بار بنشستن حاجت نہ باشد و انچہ تو واقعہ
نبشتہ بودی نیکوست امید وار بشارتے است امادل بران بستن باز ماندن از
مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہرزہ در کتابت نتوان آورد آہ تا بندہ
با خداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند و نداند و نشناسد نتوان گفت
بچیزے بجائے رسید و ایں کارے بس عزیز و اعز الاشیاء است ترا امید واری
شدہ است والسلام۔

مکتوب بست و دوم

بجانب شیخ زادہ خوندمیر و برادران او

فرزند دینی خواجہ صدر الدین خوندمیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند
نماز گذاردن و روزہ داشتن و حسنات و مبرات دیگر کار ہر بیوہ زنے است
مشغولی طالبان خداے را کارے علیحدہ باشد این جنبہ بدرقہ پیر نتوان اشار
کردن خود رسیدن بران دولت چہ صورت نقش را تواں کرد و اسطیؑ اگرچہ
بغیر واسطہ ہمہ وسایط از میاں برگرفت فرمود الھاء راجعة الی الذات دون
النعوت والصفات اما آں دل کجا کہ فہمش کند و آں دیدہ کو کہ جمال این کلام را
تواند دید میوہ کہ نتیجۂ ایں درخت باشد آں را محبت خاصہ نامند ایں جا عقل را

بے گم است ولہا در کتم عدم است جان ہا در حیرت وہیجان است کجا افتادہ ام
چہ می گویم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ و فرزندم خوندمیر را شنیدہ ام بیشتر احوال
در عبادت و طاعت می گذارند احسنت احسن اللہ جزاک اما این قدر بداکہ
ہمہ عبادت ہا و طاعت ہا بے حضور را اعتبارے ندارد وحضور آں چہ پیر توجہ فرماید
کار ہماں باشد اگر بمکاتبہ و مراسلہ بسندہ نکند۔ مولانا علاء الدین کوالیری یارے
عزیز است ازین جنس چیزے نامزد وقت او کردہ ایم اگرہم ازو چیزے بیاموزند ہم
رہ کارے باشد بارے عاری نباشی واگر اصطحاب با ما میسر شدے زہے
دولت کار امید واری بیش بودے رسول اللہ فرمودہ است (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مَن صلّی رکعتین ولم یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قبل
ولم یحدث اشارہ اطلاق بگیرد وجز بحضور محقق است ہیچ عبادتے را عزتے نیست
بے حضور دل وحضور دل امرے ممکن ومیسر اگر بفرمان پیر کارے کند وانچہ مردمان
گویند حضور امرے محال است محال نیست اما عسرتے دارد واجو بہ کار نیست
انچنیں مستحیلے متعسرے بواسطۂ پیر سہلے واسہلے گردد ممکن باشد ولیکن قریب
الحصول۔ مصرع۔ ن الحضور

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

حدیث۔ فرزندم امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خبر است ن چندن
کہ میر چندہ کارہا گزیدہ نکند انچنیں روا نباشد امیدوارم کہ تو آں کنی کہ چشم ن چندل
دل ودوستانت روشن تر گردد کارے خوندمیر کند تو چرا ہماں نہ کنی با تو نیز استعداد ۹ میر
آں مرکب است والدۂ خوندمیر را دعا خواند بیشتر احوال در عبادت وطاعت
گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مرد یست بر صورت عورت واگر مردے
کار عورتاں میکند یعنے ہوا پرست باشد او عورتیست بر صورت مرد بلکہ بدتر از آں۔

حدیث دعا میرید دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند اند ان برادر عزیز متوقع است که بیماره در عبادت گذارند و با اقارب و عشایر زندگانی که باید همان کند ما را و شما را ازین جهان جز عمل نیک بردن چیزے صورتے ندارد۔ والسلام

مکتوب بست وسوم

نیز بجانب شیخ زاده خوندمیر بعد نقل مخدوم زادهٔ بزرگ

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔ مجازی امور بحسب ارادت خالق الخیر والشر در جاریست تو با رضا باش یا بسخط هیچ وجهی صورت تحول و تبدل نباشد انچه او تعالیٰ خواسته است رو بنماید فرمان از طرف مرید تا در برین جمله صادر است که تیغ بر فرق زنیم تو دم مزن جگرت بدریم تو آه مکن دلت را پاره پاره کنیم تو از رنگ در پیشانی میفگن آرے از غفور رحیم و از عفو کریم همین متوقع منتظر آمدہ گرفتار این چه گفته است کن علی رسالت و الزم علی حضرت بنده عاجز بر آستان بندگی سر نهادن چه چاره باشد۔ بیت

چه چاره باشد بیچارگان در دنیا ❊ جز آنکه بر سر خاک در توخون بازند

آنکه چکنم آنکه چکنیم ان چه گویم۔ نظم

برگذر زیں سرائے غرور فریب ❊ در شکن زیں رباط مردم خوار

کلبۂ کاندرو بخواهی ماند ❊ سال عمرت چه ده چه صد چه هزار

رخت بردار ازیں سرائے که هست ❊ بام سوراخ و ابر طوفان بار

هر که از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسوده و ان ماند سوار

ره رها کرده از انی گم ❊ عرض آنستهٔ از انی خوار

دولت آن اماں که دادند ❊ پیش ابنائے جنس استظهار

تا ترا دولت است یار نہ ❊ در جہان خدا اسے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولتست و کار آنکار

خوند میر بداند طاقیہ ملبوس و چندگز جامہ کہ بر سر پیچیدہ مہیا شد برائے ترا ارسال افتادہ آں را بشرط بپوشد و دعائے کہ دران باب آمدہ است نگہدارد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم

بجانب امیر سلیمان کوتوال ایرج و ملک تاج سلیمان و مولانا بدر سلیمان

فرزند دینی سلیمان شہاب دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند کدام دولت عالی تر و کدام نعمت شریف تر ازین کہ تو با خدائے خویش بفراغت بے مزاحمت آیندہ و روندہ دوست و دشمن و آشنا و بیگانہ مستغرق باشی اے بیچارہ تو قدر فراغت چہ شناسی شنیدہ باشی۔ بیت

بفراغ دل زمانے نظرے بخوب روئے ❊ بہ ازاں کہ چتر شاہی ہمہ عمر ہاہوئے

ترا با صحبت مرداں چہ کار ترا با تعلم چہ نسبت انچہ لابدی دین است وضوئے و نمازے و بدانچہ ہر نفسے مردم بداں محتاج است بکفایت رسیدہ باقی وقت غرق بیاد خدا باش آں روزے کہ بر تو کسے نیاید و تو روئے کسے نہ بینی و کسے روئے تو نہ بیند بدانکہ ترا معراجست کہ ہم نشیناں حضرت و مقرباں صمدیت ازاں حسرتہا برند۔ رباعی

دل در تنگ پونشد نکو شد کہ نشد ❊ جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد
گفتی کہ بر نج از نکو شد کارت ❊ دیدی کہ نکو نشد نکو شد کہ نشد ن برنجم

مرداں بر نقش حمام بامید وصال خیال بازی میکنند ہرگز بتوالد و تناسل نرسند در شورستاں کشت می سازند ہرگز بر نخواہند خورد بر آب رواں تما

می نویسند ہرگز بر معنی مرا د آشنا نخواہند گشت با بہ کار عشق می بازند و وفا را چشم داشتہ اند لحظہ ازاں روئے نخواہند دید ہیہات ہیہات ۔ **نظم**

برگزر زیں سرائے عز و فریب ❊ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ❊ بام سوراخ و ابر طوفاں بار
ہر کہ از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسودہ داں و ماندہ سوار
رہ رہا کردۂ از انی گم ❊ عز ندانستۂ از انی خوار
دولت آں را داں کہ داند ❊ پیش ابنائے جنس استظہار
تا ترا دولت است یار نۂ ❊ درجہان خدائے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستاند ❊ دولت آں دولت ست کار آں کار

آں ساعتے کہ خطرۂ غیر از خدا در دل تو بود خود را مشرک و بت پرست دانی۔
ملک تاج سلیمان خاں زادہ را سلام و دعائے من برسانی و بگوئی شنیدہ ام بعد ہفتہ رمے پیچیدہ در مسجد می آئی و ہجوم مردم دنبال تو مبارکت باد ۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ❊ نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

والدۂ خود را دعائے من برسانی و بگوئی بداں چہ فرمودہ ایم ملازمت بکن و لپسر خویش را دعا کن الٰہی فرزند ما را بجود مستغرق دار و دل او را از خطرۂ غیر حق باز آر ۔ مولانا بدر الدین سلیمان دعائے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند اشراق و چاشت تہجد و اوابین و فی زوال ملازمت کند و امید فضل من اللہ باشد ۔

والسلام

ل خرابہ

مکتوب بست وپنجم

بجانب قاضی برہان الدین ساوی ایرجی وسید حسن امیر سلیمان

تقدیم تسلیم ۔ از رسوم تعظیم احرار است ۔ برادر دینی مولانا برہان الدین ساوی دعاے محمد یوسف حسینی بشرط محبت واعتقاد مطالعہ کند کلمۂ چند کہ از لمحۂ ذوق عاطل نباشد ونکاتے چند کہ از پیرایہ تحقیق عاری نہ زبان وقت املا کرد وبضرورت در صحیفۂ کتابت افتاد ہر چند کہ پے شکستہ ودم بریدہ است اما از جولانی ومجالی خالی نیست بحقیقت تواں دانست کہ محبت بر سہ قسمت منقسم می شود محبت عامہ کہ علمائے تفسیر واحادیث واستادان فقہ برین متفق اند کہ محبت با خدا عبارت از امتثال امور باشد آرے عقل ہمیں فرماید ونفس ہمیں فہم برد برین استشہاد وقول رابعہ عدویہ وانشاء شعر انسبتے دارد ۔ شعر

تعصی الاله وانت تظهر حبه ÷ هذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبك صادقا لاطعته ÷ ان المحب لمن یحب مطیع

ومحبت خاصہ این نیز بر سہ حصہ نصیبہ می شود محبت افعال ومحبت صفات ومحبت ذات محبت افعال نظارۂ صنایع شود کہ چہ اعجوبا ست وحد وثنا ست از چہ حسان وملاح است کہ مصنوعات ومفید ہر آئینہ صانع نباشد مگر چنیں وچنیں کسے بدیں درستی وراستی نشود تا وحدہ لا شریک لہ نعت لازمی او نبود بضرورت میل بشری وطبع انسانی بمحبت ومبتلاے او گردد ۔ بیت

ہمہ اظہار وانوار آفریدند ÷ نمودار رخ یار آفریدند

ودیگر محبت صفات کل جمیل من جمال الله ان الله جمیل یحب الجمال الله نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح رہنماے این محبت

کرده است وره بری ره روان نموده است بسیار حجانین عقلا درین سلسلہ گرفتار
مانده اند وازین قید خلاص ایشان نشده آنکه ورای این حجب واستار می بازدو
درپرده خالق ومخلوق می نماید چه گفتنی تمثل وتشکل کرده است بالغت لطف وجمال
وصفت رحمت وکرم بدین صورت نموده است۔ اللهم الهمنا رشدنا
واهدنا الی سواء السبیل پس کبار را درین بادیه ره افتاده است بسیار
روندگان را درین ره بلانا پیدا کرده اند اباحت والحاد زندقه وانحراف یکے از شعب
این طریق است ازین بلا جز بعنایت پیر نجاتے نباشد الکلام یطول والطبیعة
عنه ملول غرض را با شیم۔ سوم محبت اخص خواص است آں محبت ذات مطہر
ومقدس عن کل عیب ونقص باشد این در گفتار وکردار مردم ابرار واحرار نیست
دربیان مقفل زبان عقل مسلسل ومغلل است لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت
علی نفسک اشارتے ازین جملہ نموده است العجز عن المعرفة معرفةٌ رمزے
ہم ازین حکایت ست ھذا باب۔ مصرع

ترا ممکن چنین دولت ممنوع از بے دولتی غافل

ہیچ میدانی که بچه می رود ہیہات فیہات بے روئی خدعۂ غول مکن که در تیه
ضلال افتی درشورستان کشت مساز که برخوردار نگردی بر روے آب روان
معما منویس که وجه صواب نه بینی بر نقش عام بامید توالد وتناسل عشق مباز که ہرگز بکعبه
وصال نرسی۔ وہم وخیال وظن اصلے مشمر که بجساب بحقیقت راه نیابی بر ره گذر سیل
غرقه بر مساز که نظاره بر سیل عیوق نشود جام صبوح را در غرقاب نوح میندازکه جز
آذرکه الغرق مشاہده نباشد الغرض که بیسرت ہست که یک نفسے بر سر ہوسے
رسی نرسے که توئی ورنه۔ رباعی

درچه کار یدو درچه مصلحتید ای فرو ماندگان بے مقدار

ن گوئی

درجہاں شاہدے و ما فارغ ∴ در قدح جرعۂ و ما ہشیار
آہ دریغ باشد کہ ازیں جہاں ہر شوی و نقدے در ذیل خفیۂ تو بربستہ نبود۔
بلکہ صد ہزار دریغ۔ بداں ماند کہ یکے را سودائے تجارت در سر افتاد سرمایہ گم کرد۔
غم و رنج میخور در ہے مرد عزیز حمیؒ عاقل ہوشمند کہ اوست۔ غزل

برگذر زیں سرائے غرو فریب ∴ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ∴ سال عمرت چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازیں سرائے کہ ہست ∴ بام سوراخ ابر طوفاں بار
رہ رہا کردۂ ازانی گم ∴ عز ندانستۂ ازانی خوار
ہر کہ از چوب مرکبے سازد ∴ مرکب آسودہ داں و ماندہ سوار
دولت آں را مداں کہ داندت ∴ پیش از ابنائے جنس استظہار
تا ترا دولت ست یار نۂ ∴ در جہانِ خدائے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ∴ دولت آں دولت ست کار آں کار
یا اللہ وایم اللہ ترا روزگارے در پیش افتد کہ از ہمہ کارہا و کردارہائے
خویش پشیماں باشی زینہار ہزار زینہار غافل مباش بے غم منشیں یعنے ترا با خداوند
چہ زیاں باشد اگر در سلوک ایں راہ ترا زیانے نماید فرد اچنگ تو در دامن من۔ رباعی

چہ بگوئیں می شود مغرور ∴ ہر دو عالم بد و مبادلہ کن
صورت خوب تو نسخۂ اوست ∴ باز خوان و بہیں مقابلہ کن

عجب ترا ایں سودا زیاں کرد کہ سیشۂ مائی و ہی خیالی رفتنی نزائلے و فانی
بدہی با خدائے باشی مقابلہ آں خدائے ترا باشد آہ صد ہزار دریغ۔ بیت

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ
نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا ودرآ درآ ہنوز وقت باقی است ترسم کہ روزے پیش افتد ترا کہ البتہ از پنجۂ ہستی بسرآئی ورباز است ورباں بیکار است ملک معزول است رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ارچو کہ مسلماناں البتہ رہ خود گیرند واز مقصود باز نمانند۔ حدیث۔ سید حسن اللہ امورہ وحسن اللہ خورۂ وملک سلیمان ن خیورہ واصحاب دیگر کہ سکنۂ آں ولایت اند از ما تسلیمات وتحیات بحسب اتفاق واعتقاد مطالعہ کنند چند سخن بر مولانا برہان الدین مہر ہن وتحقق شدہ است اگرچہ مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومناں بسیار است کہ بزرگے را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد وآں کہ خود را بذیل آں بزرگاں بربندد او نیز نصیبۂ از قسمت ایشاں بگیرد۔ والسلام

مکتوب بست وششم

بجانب خواجہ ابراہیم بہروچی

خواجہ ابراہیم سلام ودعاے محمد یوسف حسینی استماع کند ہر کہ تنہا باشد وتقلیل اکل ومشارب کند بخاصیت این عمل نورے ونارے وصفائی پیش آید ہرچہ خواب بیند درست باشد وہرچہ در خطرۂ او بگذرد موافق تقدیر بود این عمل موجب آنست کہ مردم ہر جنس محب ومعتقد گردند این نوع در طریقت اہل طلب عزتے ندارد ومقصود وراء من کل وراء است وآں را جز بصحبت پیر ومرشد نتواں دانست وبجز ارشاد پیر مشفق نتواں بداں جا رسید اگر آں عزیز را مقصدے کہ اعظم المقاصد است وہمتش برآں آوردہ کہ نوعے بداں تواں رسید جز بملازمت صحبت واطاعت وانقیاد شیخ میسر نیاید

ہاں وہاں ۔ بیت

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی

باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

الوقت عزیز والعمر قصیر والغفلۃ من الجنون ہیچ معلومت ہست

کہ از چہ چیز فارغ وغافلی ونمیدانی ۔ بیت

درجہاں شاہدے وما غافل ⁂ درقدح جرعۂ وما ہشیار

باشد کہ آخر العمر ہم ایں دولت ترا دست دہد ۔ بیت

بعد ازین دست ما ودامن دوست ⁂ پس ازین گوش ما وحلقۂ یار

زیادہ چہ نویسم خود گفتہ اند اگر درخانہ کس است یک حرف بس است

طاقیہ کہ ملبوس ایں ضعیف است بحسب التماس آں عزیز بدست آرندۂ صحیفہ

ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ راپیش وارد دست برطاقیہ نہد ودر دل

خویش ایں نقش منقش کند کہ پیر حاضر است ومن دست بدست پیر نہادہ بیعت

میکنم وعہد کردم باخدائے خویش وباپیر وباپیر پیر وبامشائخ طبقات رضوان اللہ

علیہم اجمعین کہ چشم نگہدارم وزبان نگہدارم برجادۂ شرع باشم ہمچنین قبول

کردم وطاقیہ بپوشد بعد ازاں برخیزد دوگانہ بگذارد وبگوید نویت اصلی للہ تعالیٰ

رکعتین واعماً عما سوی اللہ نیت کند ۔ چوں دوگانہ گذاردہ باشد باید ہمانجا کہ

طاقیہ پوشیدہ بود سر برزمین آرد برینکہ پیر آنجا حاضر است وخوردہ ہا پیش دارد بہر

فقیرے کہ آں خوردہ دہد بمار سیدہ باشد این خیال بازی کہ گفتم اگر صفائی تقاضا بدل حاصل

شدہ باشد پیر را بمشاہدہ بیند بعینہ وبحثیۃ تفاوتے نبود ومصلائے کہ برآں نماز گذاردہ ام

براں عزیز ارسال شدہ است باید کہ فرائض ونوافل توہم برآں ادا شود اما ایں قدر

بداں وایں بیت ورد حال خود ساز ۔ بیت

تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ❊ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

و باید کہ اشراق و چاشت و تہجد و اوابین و نفی زوال و تمام اوراد شیخ در عمل باشد این خود وظیفۂ ہمہ طفلان است کہ ہنوز دراں مرتبہ نرسیدہ اند کہ ایشاں را طعام بچشانند ہزار بار درود و ہزار بار اخلاص ہر شب بعد از نماز خفتن و سیپارۂ کلام اللہ ہر روز داخل اوراد وظیفہ است و پنج سورۃ بعد ہر پنج فرائض یگاں سورۃ والسلام۔

مکتوب بست وہفتم

بجانب شیخ خوجن دولت آبادی

برادر دینی مولانا خوجن دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند حکایتے از اختیار الدین شامی مذکر شنیدہ ام جوانے را با کنیزک تاجر دل بستگی شد تاجر بحکم غیرت از اختلاط ہر دو منع کرد جوان مبتلا کہ تیر عشق شگاف دلش زدہ بود صاحب فراش شد مادر و پدر او ہر دو سستے کہ از آن او ست تجسس و تفحص حال او مبالغتے کردند طبیب از صحت او دلیل مادۂ مرضے از معدہ او نکرد حکیم از تفرس خویش انکشافے ندید و مردمے کہ از تسخیر جنے و دیوے و شیطانے ادعاے کنند دیوانہ وش استفات بر حالتے نکردند ہمہ باتفاق گفتند کہ در ظاہر و باطن او موجبے براے این حالت نیست و این حالت او جز این معلوم نمی شود سینہ گرمے آہے سردے رنگے زردے لبے خشکے چشمے ترے گفتند امرے خارجی را تفحص باید کرد مادرش بدلداری نشستہ او را دلداری داد و دلاور کرد و سخناں نرم و تر با وے گفت کہ تو نادۂ منی از کودکی ترا بر آوردہ ام و داشتہ ام شستہ ام چناں کہ مادراں با فرزنداں کنند ہر خراشے کہ در سینۂ تست با من بگوے تا تدبیر و مرہم آں ریش کنم جوان دل یافت

حدیث حادثۂ دل خویش وقصۂ غصۂ جان بر ما در فرو خواند ما درش گفت سہل کاریست
این خوند کارش تا جراست بہایش زیادت تر بدہم او را بتو رسانم پیغام اشتراکردند بہر
بہائے کہ او راضی شود البستہ غیرت دامن گیر او شد از مبایعت ممتنع شد آں
کنیزک نیز بمرض دق افتاد الغرض بعد چندروز راضی بہ بیع شد خلق واقارب جوان
بنظارہ جمع آمدند امروز آں کنیزک می آید این جوان با او چہ معاملہ کند گرد بخت آں
جوان نیکبخت مجتمع شدند فجاءة بغتةً یکے گفت آں فلانہ آمد جوان چشم باز کشاد
بہر دو دست اشارت کرد بحضار مجلس بدور باش اشارت کرد کہ ازاں اشارت این
عبارت تواں کرد کہ خلوا سبیلی وطریقی حتی ارٰی جمال وجہ حبیبی بمجردے کہ
نظرش بر طلعت آں کوکب دری افتاد ہر دو دست را برسم اعتناق کشادہ داشت
ہرکس او را گرفتند بر سینہ اش داشتند او ہر دو دست گرد آورد و بر سینہ کشید
سینہ بسینہ سود ساعتے گذشت معشوقہ را از سینہ اش برگرفتند آں جوان مبتلا
جاں بجاناں سپردہ بود اکنوں ہیچ اندیشہ می آید آں کہ در سرشں طلب تجلی خالق
کل جمیل وہنی باشد کمترین ازین بود ہیہات فہیہات۔ بیت

داری سر ما وگرنہ دور از بر ما ٭ ما دوست کشیم تو نداری سر ما

ماکہ دست علی العموم میدہیم این دو حساب کار نیست ما مبعوث برائے
ارشاد طلابیم صیاد و دام برائے صید مرغ زیرک فرازیدہ است دریں میاں
عصفورے وصعوۂ وامثال ایشاں در دام او می افتند او راز پائے نیست بلکہ
از نفع مائی خالی نیست اما مقصود او ہماں مرغ زیرک است۔ بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

آں کہ جاہ مانع تست آں جاہ را در چاہ افگن آں اعتبار دامن گیر تست
اعتبار بغبار سپار۔ بیت

ن مجتمع

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحبدلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنین ایام را

اے عاقل غافل عقیلہ از قدم دقیقہ مگسل چگویم ترا اگر حرماں ندماں تو شدہ است یا ہجراں نصیب جاں تو آمدہ است آخر الزماں است اگر در مشرق ومغرب وجنوب وشمال مرشد راجویاں باشی نیابی درہا بستہ اند شرزک درے کشادہ ماندہ است اگر توانی بجہد جہید اکید بداں در آ واگر نہ روزے باشد دست آویزے وپا گریزے نیابی بر ورگرداب لا بد منہ ولا سبیل الیہ غرقہ مانی انچہ حق کردار بود اصدار یافت والباقی امالک وعلیک السلام دستارچہ کہ دست مال مابود وگاہ گاہے تنشیف آب وضو ہم کردہ شدہ برائے آں عزیز ارسال افتاد فرزندم مولانا عبدالرحیم سلام ودعا خواند برائے او طاقیہ ملبوس فرستادہ شد او شرایط پوشیدن طاقیہ میداند ہمچناں بپوشد۔ والسّلام

مکتوب بست وہشتم
بجانب مولانا قطب بدر ویاران دیگر ساکنان گجرات

فرزند دینی قطب بدر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند مصرع

عاقل ندہد سر الٰہی بملاہی

ہرچہ جز کار خدا اے ویاد خدا اے باشد ہمہ ملاہی بود بلکہ مناہی چہ گمان می بری ہرچہ ترا از خدا اے باز دارد مناہی باشد یا نہ۔ بیت

چہ بکونین می شوی مغرور ؎ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

ہیہات فیہات در آب رواں معمائے منویس کہ معنی روے صواب ترا رخ ننماید پیروی حنالہ غول مکن کہ بتیہ ضلال ہلاک شوی در شورستان کشت مساز

کہ ہرگز برخوردار نگردی بانقش حمام بامید توالد وتناسل عشق مباز کہ ہرگز بکعبۂ وصال نرسی ازین بدکارہ امید وفا مدار کہ البتہ آزردہ گردی در شب یلدا طلعت جمال آفتاب را انتظار مکن جز بہ ظُلُمٰاتٌ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ نظارہ نشود العرض روے بخدا آر پشت ہمہ جہاں را بدہ دل بحق درست ترکن از پیر مد بجوے متعلق باین وآں مباش اگرچہ تدبیر معاش لابدی است اما نہ ایچنین کہ از خداے وشغل خداے باز دارد استغفر اللہ حرام باشد کارے کہ از توجہ حق واز طلب حقیقت باز دارد چند سخنے مختصر نبشتہ شدہ است اگر ہمیں قدر بکار دار د خمیر مائیہ ہمہ سعادتہا ورداء خویش بربستہ بود ہمہ دولت ہاے این جہانی وآنجہانی در خنبۂ دامن وذیل خرقہ خود جمع بیابد نیک خواہ ورہنما پندے دہد تا کدام صاحب سعادت ونیک بخت باشد کہ بریں اقدام کند زنہار ہزار زنہار این گماں با خود مبر کہ کجا من وکجا ایں کار بعلم اللہ کہ ہر واحدے وہر حاوے لایق وقابل است اگرچہ انچہ می فرمایم وپیراں فرمودہ اند براں رود جہانے پیش آید کہ ہرگز چشم دل ندیدہ باشد وہرگز وہم خاطر آں سو نرفتہ بود عجب حالتے کہ من دارم از ہر یکے توقع من این است واین توقع عین ناشی از دلیلے است ازاں چہ خنبے پر شراب در فوراں بجوشیدن است وبر رہ گذریاں سبیل نہادہ اند دیکے استادہ قدحے ازاں بر دست گرفتہ بآواز بلند تر ہر چند وباہنگے ہر چند لطیف تر فریاد بر می آرد کہ حی علی الراح والریحان نہ آں کہ ہر کہ ازاں می گذرد واز اں قطرۂ نمی نوشد حرمانے عظیم وخذلانے جسیم دارد فافھموا غنتم ہیراہنے طبوس منسنت وطاقیہ ہم ازاں قبیل است براں عزیز ارسال شدہ است بپوشد وہم بتصور خود تجدید بعیت کند وچیزے از اوراد خویش افزاید جزاں کہ در اول بعیت تلقین شدہ بود او این بست رکعت است صلوٰۃ الروح وشکر اللیل صلوٰۃ النور وصلوٰۃ الکوثر براں زیادت کند سہ دوگانہ اشراق گذارد وشکراً للہ استعاذہ

فوق ؟

استخارہ ویک چہار گانی چاشت وصلوٰۃ الحضر بعد ادائے ظہر است بیت
نصیحت ہمین بست جان برادر ٭ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
مسبعات عشر بعد بامداد پیش از طلوع آفتاب وبعد العصر پیش از غروب
واگر ازین زیادت ترا مطلوب باشد زیادت کند آں ہم باجازت من باشد
وداخل فرمایش من بود۔ ملک محمد وملک بدرالدین مولانا عین الدین وسید
نصیرالدین را وہر کہ باما تعلقی دارد دعاے من برسانند واین مکتوب بدیشاں
نماید مخاطب آں عزیز است اما مراد من ہر کہ در کار من رغبتے نماید۔ والسلام۔

مکتوب بست ونہم

بجانب بعضے مریدان

الوقت عزیز والعمر قصیر الوداع یا سیدی ومخدومی الوداع

معلوم راے حق پذیر باد تا چند درین تنگناے ظلمانی تواں بود رخت ہستی کہ موہوم است
بصحراے نیستی کہ عین الیقین است برآریم وطبل یگانہ بشادی تخلیص از یار بیگانہ
زنیم وعلم نشانہ در ہاویۂ ہاہوتی کشادہ کنیم وآراستگی ذرۂ ذرۂ بوادی اطراف عالم پیدا
آریم نزول وسکن در ماوائے ساریم سلطان وقت خویش باشیم چیزے ارواحی
باز واحے فرستیم عروج ازین ہم کنیم یکیے بیچے گردیم نشان یکیے بیکے پے سپر کنیم
خود بخود باخود از خود درخود خود گوئیم وشنویم۔ والسلام۔

مکتوب سی ام

بجانب بعضے مریدان ومعتقدان

الحمد للہ علی السراء والضراء والشکر للہ علی الشدۃ والرخاء والصلوٰۃ

علیٰ رسوله صفوة الانبیاء اسوة الاولیاء واصحابه الکرماء وعترته الاتقیاء
وبعد اصحاب زہد وارباب سدید محقق واند مصدق شناسند اہم المہام واکرم المرام
محبت اللہ است تعالیٰ عن الزوال والانصرام ومحبت را اسباب وموا جب
علی الانواع است مرد حکیم عاقل وشخص علیم فاضل فکر تے گمارد کہ عمر عزیز را در کدام
کار و در چہ مطلوب صرف باید کرد معلومش شدہ کہ ہمہ در ورطۂ زوال و فنا است
احسن الاشیا واجمل المطالب عبادت رب است سبحانہ وآں نیز در ورطۂ عدم
است امروز شخصے للہ فی اللہ صلوٰۃ را کہ حسنۃ بعینہا است بحق شرائطہا وارکانہا
بجا آورد وآں را خداوند سبحانہ وتعالیٰ قبول کرد وفردا آمنا وصدقنا جزائے آں دہد
اما صلوٰۃ در ورطۂ خیال افتاد ولا انتہا دار انعام واکرام لا دار تکلیف وتعنیف
اگر کسے گذارد یکے از ملذوذات ومرغوبات او بود اما نماز رفت برین قیاس ہرچہ
این جہانی است مال وجاہ قوت وعیش وتمتع جز خیال بازی نیست وصلوٰۃ کہ
حسنۃ بعینہا است حال ومآل او گفتیم دیگر چیز را چہ عزت باشد محبت اللہ سبحانہ
بصفت ازل وابد است او ازلی وابدی است دوستی او کذالک پس مرد حکیم سلیم
ہمہ را پشت داد ور وے بمحبت او تعالیٰ آورد حکیم سنائی می گفت۔ رباعی

گرت نزہت ہمی باید بصحرائے قناعت شو ٭ کہ آنجا باغ در باغ است خوان در خوان و وا در وا
وزاں رحمت ہمی ترسی تنا اہلاں صحبت ببر ٭ کہ از دام زبوں گیراں بعزلت رستہ شد عنقا
مرا باری بحمد اللہ ز راہ ہمت وحکمت ٭ بسوے خطۂ وحدت بر دعقل از خط اشیا

حکیم سنائی چنیں فرمود کہ حکمت وہمت ایں تقاضا کرد کہ جز خداوند سبحانہ را طالب
نباشد وعمر جز برائے او صرف نکند ہاں وہاں بسوے کلام ما اصغائے کن و باہتمام
تمام در اعلیٰ علیین فہم خود منقش ومثبت ساز کہ طالب محب وعاشق مبتلا ورائے این
ہمہ است بالقاء من اللہ در ونش طلب بسوے وقدوسے کہ وجودش ورائے ہمہ

وجودات است و از جملہ نسبت و اضافات بیرونست و استاد فقیہ وجیہ مذکر و مفسر محدث ناصح باوے پندوہد یا ابن النساء الحیض ابن التراب رب الارباب و این الماء و الطین من حدایث رب العالمین تو چیستی و کیستی قدم بر خط عبودیت استوار کن امیدوار باش فرداترا انجاتے شود و اگر فوز درجات و دخول جنات ترا میسر آید ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و این مسکین نیز باخود فکرتے کمارد کہ نصاح بحق نصیحتے کردہ اند تو مجہولی و مجہولی اتنغفر اللہ ترا باوے چہ نسبت برائے محبت را جنسیت شرط است۔ مصرع

ولادامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشان

دل را ازاں باز آرد ثانی حال بکارے نبازے مبتلا و تے مشغول شود نظرے بدل کمارد چہ بیند کہ دل ہمانجا گرفتار است لابد ولاحیلہ ولاجرم فریاد برآرد کہ باہمہ انسے و جنسے۔ شعر۔

دل را ز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ ⁂ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود

واین رباعی ورد حال او باشد۔ رباعی

صوفی شوم و خرقہ کنم فیروزہ ⁂ وروے سازم ز درد تو ہر روزہ

زنبیل بدست دل دیوانہ دہم ⁂ تا از در تو دروکند دریوزہ

وخواجہ من این مصراع راکہ "تا از در تو دروکند دریوزہ" چند بار باز گردانیدہ وگفتہ "تا از در تو دروکند دریوزہ" مشتاقے مبتلائے اسیرے گرفتارے این بیت را باخود بسیار بار می گفت۔ بیت۔

محمد را ز حال او چہ پرسی ⁂ گرفتارم گرفتارم گرفتارم

مطرباں و قوالاں این رباعی را طرانہ می گفتند۔ رباعی

جاے دیدی غریبے لولیکے ⁂ کورا نہ خبر نہ صبر نے سویکے

نگذارند شن ہیچ کلبہ شبکے ٭ با این ہمہ مفلسی گرفتاریکے
محمد یوسف حسینی باخود می گفت اہا فاہا آں عزیز بزرگوار منم۔ والسلام۔

مکتوب سی ویکم

ہم بجانب بعضے مریداں و معتقداں

الحمد لله على انني ٭ أضعف عن حمل القليل من الالم
ان هي فاهت ملئت مالحا ٭ وان سكتت ماتت من الغم

بیت

محمد راز حال او چہ پرسی ٭ گرفتار است و گرفتار است گرفتار

رباعی

زمن میرس کہ از دست او دلم چونست ٭ ازو بپرس کہ انگشتہاش پر خونست
اگر حدیث کنم تندرست را چہ خبر ٭ کہ اندرون جراحت رسیدگاں چونست

مصرع

مسلمانان مسلمانان مرا فریاد و فریاد

بگرداب غرقم کہ نہ دست آویز است و نہ پاے گریز تا بشیخ پیوستم الی ساعتنا هذا حالے ندارم جزاں کہ تنم دو نوشد۔ بیت

ندانم بر چہ گردد آخر این کار ٭ مرا دل والہ و معشوقہ خودکام

بیت

حاصل عشقش سہ سخن بیش نیست ٭ سوختم و سوختم و سوختم

مصرع

آرے دوزخ ز احتراقم گیرد گریز پائی

یاران عزیز برادران شفیق محقق و مقرر دانند که اہم المطالب و اعز المقاصد محبت اللہ تعالیٰ است و محبت بجقیقہا جز بعد معرفت نباشد ۔ بیت

ہمہ چیز را تا بجوئی نیابی ❊ جز آن دوست را تا نیابی بجوئی

ہر چہ با تو است نخواہد ماند اگر مرد عاقلی بر زاہل و خانی عمر چہ ضایع کنی بر آب رواں معما چہ نویسی روے صواب نخواہی دید بنقش دیوار بامید توالد و تناسل چہ عشق بازی کہ بکعبۂ وصال نخواہی رسید ۔ شعر

برگذر زین سرائے عز و فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار

کلبۂ کاندر و نخواہی ماند ❊ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار

رہ رہا کردۂ از آں گم ❊ عز ندانستۂ از آنی خوار

ہر کہ از چوب مرکبے سازد ❊ مرکب آسودہ واں ماندہ سوار

دولت آں را مداں کہ داندت ❊ پیش از انبائے جنس استظہار

تا ترا دولت ست یار نۂ ❊ در جہان خدائے دولت یار

چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولت است کار آں کار

ہاں دہاں ہیچ پت سر آں ہست کہ یک نفسے دریا و خدا و در کار خدا گذرانی واگر گوئی ہست غم زن و فرزند و مال و اسباب و عیش روزگار چہ معنی دارد ۔ وایم اللہ خلیل اللہ را پرسیدند در دنیا بودی کہ او دوست داشتی گفت خدای را او مرا خلیل اللہ خطاب کردہ است گفت اگر خدائے را دوست داشتی غم سارا خوردن چہ بود دروغ گفتن از بہرا و چہ معنی داشت اے جوانمرد ۔ شعر

انگند نیست ہر انچہ برداشتہ ایم ❊ بستر دنیست ہر انچہ بر کاشتہ ایم

مردے بصورت عورتے نظارۂ مشتاقاں می کرد عورت پرسید چیست ایں کہ دنبالۂ من گرفتۂ و طرف من نظر تیز می کنی گفت من عاشق تو شدہ ام عورت گفت

پس من خواہر من از من بہتر می آید او سر پس کرد تا بہ بیند قفائے زد و گفت کہ اے ن خوبتر
مردک دعوے عشق من کنی و گمان می بری کہ از من دیگرے خوب تر باشد
اندیشہ کن کہ آں روزے کہ تراالبد آرند جز احد صمد و تر فرد دگرے باشد با تو یا نہ اے
جواں مرد اہُش باش فکرتے گمار با کسے بساز کہ جز او با تو چیزے نخواہد ماند رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آخر الانفاس ہمیں نفس زد کہ الرفیق الاعلیٰ والحبیب الاوفیٰ

بیت

چند گوئی کہ بخانۂ کعبہ روم ؛ کار با خصم خانہ افتادہ است ؛ خانہ

رباعی

دلا تا کے درین زنداں فریب این و آں بینی ؛ یکے زین چاہ ظلمانی بروں شو تا جہاں بینی
جہانے کاندرو ہر دل کہ یابی بادشاہ یابی ؛ جہانے کاندرو ہر جاں کہ بینی شادماں بینی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ بیت

سخن کوتاہ کن گیسو درازا ؛ محقق شد کہ محرم در جہاں نیست

الغرض اے دوستان عزیز و اے برادران دینی اگر ہیچ میسر تاں نیست
بارے اقل این باید کہ بر طریقت شرع استقامت بو در زمانہ آخر است اولیاے
خدا گم شدہ اند و طالبان خدا کم ماندہ اند فالاقل من کل القلیل استقامت توبہ و عبادت
ظاہر باید کہ استقامت باشد۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم

بجانب بعضے مریداں و معتقداں

و بہ نستعین تحیات بخیات حیات بخش احباب استحقاق شایستہ درجہ تصدر
تقدم شد دوستاں صادق یاران موافق اخوان صفا خلان وفا بحقیقت دانند

این عالم را عالم مجاز خوانند و مجاز بدو معنی است مجاز مجوز است یعنے محل جواز حقیقت علاقتے بعالم حقیقت دارد وجودش ہم بموجب آن است و آنکہ گویند المجاز قنطرة الحقیقه پل براے گذشت است یعنی ازین بگذرید بحقیقت رسید این جہان لذتے دارد وجمالے دارد صورت کمالے مینماید وازیں لذت وازین جمال و کمال قدم پیشتر نہند کہ تمتع از عالم حقیقت چیزے بدست آید و ہم ازین گفتہ اند۔ مصرع

تا گم نشوی گم شدۂ خویش نیابی

تا از انچہ ہستی بہواے و لذتے کہ اسیر ی تا ازین قید نرہی پاے تو از قید ہستی تو کشادہ نہ شود روے آن عالم نہ بینی۔ چنانچہ سنائی گفتہ است۔ شعر

برگذر زیں سراے غرو فریب ❊ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار
رخت بردار ازین خنجکہ ہست ❊ بام سوراخ و ابر طوفان بار

دوم معنی مجاز بمعنے رہ گذر جاز عنہ اے تجاوز عنہ یعنے این عالم گذر انست ہر کہ بود ہمیں در گذر بود مادر و پدر مہمانی کنند کہ فرزند یکسالہ شد وندانند چند سالے کہ ازان اوست ہر یکے برین منزل گہے است یکے میگذرد و دیگرے می آید تا بآخر رسد معلوم ندارند کہ یک سالے از عمرش کم شد چو ایں عالم گزران باشد پس ہر کہ درین تدبیر است کہ استقامتے و ثباتے درین جہان بدست آرد جز ابلہے احمقے دیوانۂ رہ گم کردۂ نباشد سکندر بر افلاطون اول رفت ازو التماس نصیحتے کرد او گفت پند من چہ سود مند آید آن کس را کہ خداے چیزے در اصل وجود زایل و فانی خراب آفریدہ است

او آں را خواہد کہ آبادان کند و خواہد کہ آں را بقاے باشد انچنیں در ماندہ را
پند چہ سودمند آید بریں ہر دو معنی کہ گفتیم مردم را باید کہ ہمہ وجود خود را بغم
این جہانی ندہد این عالمے است مثالش بسراب ماند شنیدہٴ کہ سراب
نسبتے است ہست نما اکنوں چرا بتعقل و تفکر و تدبر خویش نظارہ نشود کہ این
جہاں بوہم این کہ این سراب آب ست خود را بتمام ضایع کردہ بدست
خیائیل و ظنون سپردہ یک اندیشہ کن بتجربہ ترا محقق و معلوم است ہر چہ درین
جہانے زوالے و ذہوبے دارد افضل الاشیاء واخیرھا درین جہان باجماع
و اتفاق عبادت خداے است و اعلی مراتب علم و اجل و اعظم او افتاد
اجتہاد است فردا امنا و صدقنا حوراں را حیض نیست و فرشتگان را جنابت
نہ۔ مرد مجتہد و مفتی اگر اجتہاد او للہ فی اللہ بودہ است و در حضرت قبول افتادہ
است ثوابے بدہند او بلذت ثواب خود مشغول باشد اما ورق اجتہاد و افتا را
پارہ کردہ قلم فتوی شکستہ مرد بیکار است اکنوں چہ گوئی ایں عالم را زوالے
باشد یا نہ با تو چہ باقی ماند جز آں کہ اثر او و ثواب بتو دادند دوم تعبد است
و بہترین عبادات صلوات است کہ ہموارہ حسنہ بعینہا گویند مرد متعبد بحضور تمام
باشد و با شرایط و ارکان آں تا از و صلوٰۃ قبول کرد خداوند سبحانہ بحسب اخلاص و
قبول فرمودہ فردا آمنا و صدقنا ثواب یا بد بحور و قصور بحلوا و قلیہ مشغول باشد و
از دوزخ نجاتے بود اما صلواۃ نماند انہا دار اکرام و انعام لا دار تکلیف و تعنیف
و اگر کسے باختیار خویش نمازے گذارد چنانچہ اکل و شرب و جماع اوست ہمچناں بود
باشد ہاں و ہاں اکنوں ہیچ اندیشہ می باشد کہ آں چہ چیز است دریں عالم کہ
دل بدو دہند و عمر در پے او صرف کنند کہ آں تا تو باشی درینجہاں با تو باشد
و چوں روی برابر تو باشد و چوں در گور کنند با تو باشد و چوں بر کنند با تو باشد

و در عرصات آں جا کہ محاسبہ بود او قرین تو بود و آں جا کہ ترا دارند او با تو بود ۔
یعلم اللہ وایم اللہ این نیست مگر معرفت و محبت خدا ے تعالیٰ اے عاقلان و اے
ہوشمنداں گفتۂ این حسینی فقیر بشنوید ہمہ چیز برا ے دو چیز بگذارید کہ این ہر دو
بداں جا باز گردد کہ ہرگز وہم زوال و فنا صورت نہ بستہ است و نقش نیز نہ گرفتہ است
دریغا۔ رباعی

چہ بکو مین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بد و مباد لہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابلہ کن

اگر درین جہاں ازین دو چیز نقدے درخزینۂ وجود تو باشد فانت الغنی
باللہ وانت المستغنی عن کل غیر سواہ اگر ترا درین بیع و شرا زیانے درپیش
افتد فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن من۔ ہر نبی و ولی کہ ازیں جہاں رفت
پشیمان شدہ رفت کہ افسوس قدر این جہاں و وجود ندانستیم چیزے نقدے
بود لہ ازاں برخوردن میسر نیا مدحق ذات پاک شیخ جن خرقۂ او درین جہاں نقدے
ہست محروماں اگر دانند کہ محروماں ایشاں از چہ چیز است بتحقیق جگر ہاے ایشاں
خون گردد و آبروے خود را ریختہ بینند و خود را خایب و خاسر دانند چہ کنم ہمت و
حمیت من بریں میدارد کہ من این غطا را از چشم مردم برکنم حقیقۃ الامر حجابے
ہست نمایم او تعالیٰ بید قدرت خویش درمیان واسطۂ واشتہ چنیں فرماید
نعجے کن و بس علیے درمیاں آر دیگر چیزے نہ ہر کہ بشرط طلبے و سلوکے کند حجب
او پردہ ازین پر دہا کہ نہادہ ایم برگیریم ورنہ ختم ختم ما محکم است ہر کسے را کہ ازاں
بیروں بردن مستحیل و متغیر باشد۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم و معنے را احتمال میکند
یکے ختمے کہ بر دلہاے کفار است غیر خدا ے را در عبادت شریک کنند و ہمبرین
میرند و ختم دوم کہ بر دلہاے مومنان است اعتقاد کردن البتہ درینجہاں از

ن حکم ما ختم محکم

از الہیات نصیبہ نیست برین عقیدۂ خود مانند و خلق را برین دعوت کنند و آن را
اللّٰہ فی اللّٰہ تصور کردند اکنون چہ میگوئی اگر ممکن و قائیج باشد کہ کسے درین جہان شاہد
باشد و از عالم غیب نصیبۂ گیرد اکنون منکر او ہیچ پیس منکرے کہ خلق را بران دعوت
کند این علماے ظاہر این فقہاے خود بین و جاہلان خود را عالم نام نہادہ اند این
بچگان طفل خود را پیر دانستہ نہ آن کہ این مخادیم ہمہ مخادیم باشند آہ صد ہزار
آہ۔ مصرع

ترا ممکن چنین دولت تو از بید ولتی غافل

اے عزیزاں و اے دوستاں از کرم خداے عزوجل ہمہ چیز دارید دوستے
پلاے وزنے و فرزندے اما ہمیں قدر است بحق الحقیقۃ از خداے خویش
محروم آید ہمہ چیز ہست ہیں قدر نیست کہ شما می گوئید ہمہ چیز ہست اگر یک
چیزے نشدے گوشو گو بجاں سر من بحق حقیقت من وسخن استاد ابوالقاسم
قشیری لحظۂ نظارہ گر شو کہ چہ پردہ دری کردہ است و عروس حقیقت را چہ
جلوہ دادہ و طالباں صادق و عاشقان سوختہ را چہ رہنمونی نمودہ است۔
در تفسیر این آیۃ قولہ عزوجل۔ ھن قال اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ سئل
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عن شرح الصدر المذکور فی القرآن
ماھو قال علیہ السلام نور یقذف فی قلب العبد المومن فقیل وما امارۃ
ذلک النور یا رسول اللّٰہ قال علیہ السلام التجافی عن دار الغرور
والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ پس آن سخن
شیخ خود فرمود والنور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوائح بنجوم العلم ثم نور
الطوالع ببیان الفھم ثم نور اللوامع بزوائد الیقین ثم نور المکاشفۃ

ان وواقع

ن الیقین

تجلی الصفات ثم نور المشاهدۃ بظہور الذات۔ ہاں وہاں اے مرد نادان
چرا خفتۂ غافلی چرا راہ گم کردۂ خوش می باشی و میدانی بگمان خود کہ بر سر راہ ام
استغفر اللہ ھذا ظن فاسدٌ و متاعٌ کاسدٌ و بضاعۃ
ردیۃٌ و فطرۃ خسیسۃ اگر این دولت بدست افتد فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِیْمًا ورنہ این سر بازے در سر این کار شو و ہر کسے را خیالے و امیدے و مطلبے
و مرادے و مقصودے چوں باشد اگر مقصد و مطلب تو ہوی و مراد تو خداوند تو بود
زہے کار اگر این سخن عاقلے طالبے بشنود و ورا برائے ارشاد و ہدایت کفایت بود
واللہ الہادی الی الرشاد والقاید الی السداد و یارانے کہ با ما نسبتے دارند
سلام و دعا با ہمہ امید سعادات و برکات خوانند و بدانند کہ البتہ خدائے را
فراموش نہ کنند والسّلام

مکتوب سی و سوم

بجانب بعضے مریدان چندیری و کالپی

تسلیمات مقدمہ سعادت عظمیٰ است تحیات طلیعہ برکات و خیرات کبریٰ
است رتبت تقدم بحسب استحقاق گرفت باستجابت دعوات مرادات۔
دوستاں عزیزاں و یاران شفیق محقق دانند کہ ہیچ کسے راہ بخدا نبرد تا از ہوائے
ہستی خویش بدر نشود آنکہ او بکارے مستغرق است باعتبارے از ہستی ہوائے
خویش قدمے پیشتر آوردہ است و چیزے از رہ کار پیشتر بردہ چہ گوئی در بارۂ یکے
اکثر احوال او در بہترین کارہا صرف شود۔ از ہوائے خود چیزے بیرون آمدہ
بود یا نہ تا مصطلح میان طایفہ صوفیہ از خود بدر شدن فنائے وہمی باشد۔
این وہم از پیش نہ خیزد تا پس روی رہبرے پیشہ نگیرد۔ خواجہ من می فرمود۔

قال عیسیٰ صلوات اللہ وسلامہ علیہ لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین الولادۃ ولادتان طبیعیۃ وحقیقیۃ الولادۃ الطبیعیۃ من العادۃ الجاریہ وطبیعیۃ البشریۃ کما عرفت وشاهدت والولادۃ المعنویۃ البروز عن هذه والخروج الی غیرها۔ ترا طبیعت انسانی آفریدند وانچہ باقتضاے حیوانیت بضرورت از تو سر بر آوردہ و بہر جا کہ خوش آید بحسب تقاضاے خویش آں کند کہ خوش آمدۂ اوست چنانچہ غضب وشہوت واخوات ایشاں۔ ترا ازین بیرون باید آمد تا لطف اوکہ باخص خواص اوست نظارگی باشد۔ این جا پوستے ومغزے ومعنی است قالبے وقلبے است آں قدر حسن کہ درتست او صورتے ومعنی دارد۔ صورت آں را تونکو دانستۂ ومعنی او بر تو جلوہ نکند تا ازین صورت او بگذری۔ آں مقدار کہ صفت اوست بیکبار صفت ذہول وذہاب گیر وخلاصۂ او بر تو بازنہ گردد تا پوست بر نکنی بہ مغز نہ رسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام می فرمایند لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین خلاصۂ ہر چیزے را ملکوت نامند چنانکہ گفتہ اند ملکوت کل شیٔ باطنہ ازین ولادت صوری و ولادت دوم آں کہ معنوی است آنگہ براں رسی از اخس بگذری تا با حسن رسی گفتم ہر دو ہم اند ازیں صورت بگذر ازین پردہ بیروں آے تا بداں خلاصۂ خلاصہ برسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرمایند لولا الشیاطین یحومون حول قلوب بنی آدم لینظروا الی ملکوت السموات اگر خطرات وہواجس کہ از شیاطین جنیس بد بخت تر ومردود تر گردد لہا نہ گردند فرزند آدم ملکوت ہر چیزے را ببیند وخطرات وہواجس از ہواہاے انسانی وآرزوہاے حیوانی نیست مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید اگر تو اتباع این ہوا نہ کنی پس روی شیطان ونفس را بگذاری فتنظر الی ملکوت السموات بخلاصۂ خود رسی۔ بہ حقیقت خود مطلع شوی۔ یاایھا الذین

اَمْنُوْ عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ و ہمبریں حکایت می کند وہمی فرماید ۔ بیرون از تو کارے نیست و جز تو دیگر یارے نیست تو خود را کسب کن و ہر چیزے را با خود در خود طلب بشرط طلب و شرط معلوم است باشارت و عبارت گفتہ ام تا از ہوا ہا بدر نشوی و از مرادات نفسانی قدم پیشتر نہ نہی مقصود ے و مطلوبے بدامنت نیاید و بکامت نرسد چہ گویم میان سائر حیوانات و انسان چہ تفاوت باشد اگر خدا شناسی و خدا پرستی و خدا دانی و خدا بینی در وے نباشد یک حیوانے بدو پای برو گوی و یک حیوانے بچہار پاے برو دگو درین تفاوت است و آں کہ خدا ے تعالی انسان را باحسن تقویم نسبت داد ہمبریں موجب و مقتضاے کہ او عبادتے و معرفتے خاصہ دار دکہ و درین چیز او را یکیسے شرکتے نداده است ہاں وہاں اکنوں تو در چہ کاری ترا چہ اتفاق افتاده است خوار بزی و مردار بمیری و شرمسار بخیزی ہیہات فہیہات چرا خود را خود بزیاں میدہی چرا از قبول صافی بدرد قانع شدی چرا از وجدان بحرماں می آئی چرا از قبول بخسراں می گرائی ۔ مصرع

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدولتی غافل

باخود اندیشہ کن آں قدر کہ عمر تو رفت و آں قدر ہوا ہا کہ در ایام گزشتہ راندی چہ آمد بدست تو وچہ نقدے در ذیل خنسبہ تو بستند ۔ سبحان اللّٰہ ترا امروز میسر و ممکن و قریب الحصول است کہ بخدائے باشی و باخدا ے باشی و تو باختیار و رغبت برضاے و شادمانی بحرماں قانع شدۂ آہ افسوس ۔ رباعی

چہ بکونین می شوی مغرور ⁂ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخۂ اوست ⁂ باز خوان و بہ بین مقابلہ کن

ترا ازیں مراتجہ و ازیں متاجرہ زیانے محسوسے مشاہدہ می شود اگر زائلے فانی خسیسے رذیلے شنیعے بگذاری بہ بادل آں لطیفے شریفے عظیمے یابی ازلی ابدی بدست

آری نکو معلوم شد کہ مرد عاقلی دانستم کہ بہترین کار ہا آن ست کہ تو میکنی ومی گوئی سالم ترین راہ ہا آنست کہ تو میروی ای شرم تو باد اگر بعد از تحقق وتثبت این اشارات و این کلمات کہ با تو باز بہوا آئی وبر نفس گرای سائر اصحاب گوالیر وچندیری سلام خوانند وبطرف مقال ما با صفائے کنند اجرا انتہائے نصیب بر حال ایشاں شود واللہ یدعوا الی دار السلام والسلام۔

مکتوب سی وچہارم

بجانب بعضے مریداں ومعتقداں گجرات

تسلیمات مایستحق بالاصحاب بمبالغہ بلیغہ تبلیغ یافتہ علی العموم معلوم ومفہوم ہر یک باد کہ مبنائے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ وتجلیہ۔ تخلیہ اعراض دل باشد عما سوے اللہ تعالیٰ۔ تجلیہ تزکیہ نفس باشد بما رضیہ بہ اللہ سخن چیزے موجز بر طریقۂ اشارت وانموذج می نویسم عاقلاں خواہند دانست بر مستفہماں و عوام مردم تعبیرے وتفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ است وتجلیہ عبارت از اقبال الی اللہ باشد بتوجہ تام ودیگر نفس را بانواع عبادات مشغول داردو سر این ہر دو طلب وارشاد پیر است ہر کرا این گفتم بجمع آمد فایز سعادات وارین وظافر درجات منزلتیں گشت ہر کہ رہ دین یافت وبقربات وموصلات رسید و از درکات نجات گرفت ہم بدانچہ اشارت ہم بدانچہ رہنمونی قدم بر قدم زد۔ رباعی۔

عیاراں راغار باشد مفرش ٭ عیارانہ پائے ازین راہ مکش
تا در نہ زنی بہر چہ داری آتش ٭ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش

ہر کہ راپیرے سند از مشایخ بدولت قربت حق وبجہت او بچہ رسیدی ہمہ

بیک زبان گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہوائے نفس کردیم وشبہا بہ بیداری بپا داوگذارنیدیم وروزہا بدوام صیام وتقلیل طعام بسر بردیم وتوجہ پیررا ملازمت کردیم وہرچہ او فرمود برآں رفتیم وبداں فضل حق درآمدیم ببرکت اقتدائے پیر وپیروی او مرادات مارا بخذبہ وجود ماںہادند کلی این بود کہ بنشستیم جزئیات را برین تطبیق بدہ وہرجاکہ شہوات پس انداز وہرجاکہ آرزوے ہست ازپیش نظر خود بدرکن ونظارہ شوکہ ازین مکاتب

ز مواہب چہ مواجب تراوست وہد۔ بیت

نصیحت کردہ بکتوستاں اگر آزادۂ لبتاں
وگرگوئی کہ نتانم غلام تست بکتوساں

حدیث۔ سید موسی وسید میراں وملک شیخ ملک وسید علاء الدین و مولانا نظام الدین بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یاد نیامدند باجمعہم از ما سلام ودعا خوانند وبرین چند سطرے بنشتم نظر ثانی کنند۔ واللہ الموفق للھدایۃ والرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم وجدید متوجہ باشند تا بعد ظاہری زیاں کار ایشاں نباشد والسلام۔

مکتوب سی و پنجم
بجانب بعضے مریداں

تسلیمات اخلاص آمیز با تحیات اختصاص بیز بجناب احباب با خطاب مستطاب بہمہ مبالغات بلیغہ تبلیغ شد اصحاب جد واجتہاد وارباب ورد وارتیاد بتصدیق وتحقیق دانند کہ مبناے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ وتجلیہ۔ تخلیہ عبارت از اعراض عما سوی اللہ کلمۂ ما عموم تقاضا کرد احاطۂ افراد وجودات کردہ است چنانکہ مال ومنال جاہ وجلال عز وکمال دفر وقار ہوا ونوال افتقار وغنا گفتار

موزوں طبعے است ۔ بیت

ترک جاہ و مال و بذل ننگ و نام ٭ در طریق عشق اول منزل است

پس آں تہذیب اخلاق اعتدال غضب و شہوت و اکل و شرب ۔
غضب در امر دینی برائے دین را بصفتے کہ تو از دست نروی تو با خود باشی برائے
خدائے را غضب رانی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سرب صفین تیغ زدے چشم بستہ زدے
بمراقبہ تیغ راندے و ہیچ وقتے جز بر خصم نزدہ است اعتدال شہوت
بعد چند غلبہ و فوراں بہ نیت دفع تعلق و بہ نیت ولد صالح ہم گفتہ اند برائے
دفع تشویش خاطر ہم باشد شرطے کلیست کہ تذکار آں کار پریشانی بار آرد دل را
سیاہ کند خطرات و وساوس بر ایشاں بسیار شود بر خواب او اعتماد نباشد
در صحن دل او شیطان خیلے مجال جولاں گری کند اعتدال اکل بر قدر قوام بینہ
اگر لطتی دہ روز یا بست روز یا یک ماہ بنیہ قایم می ماند ہمیں مطلوب باشد اگرچہ
بعد چند روز چیزے باید خورد اعتدال شرب آں مقدار کہ دل را مضطرب نکند
اعتدال منام ہمہ شب ربعے شب خسپد یک ربع در نماز و تلاوت و اوراد و
ادعیہ باشد باقی ہمہ شب بذکر و مراقبہ گذراند گاہ استوا چشم را یک طاس
گرم کند اعتدال جد بحدے باشد کہ ہمتش بریں منحصر گردد کہ جمیع فضایل و معانی
بمرد مختص بود و اعتدال حرص بقدرے کہ از عبادات و طاعات و ادراک مثوبات
و برکات حفظ علوم و دانستن دقایق علوم سیر نگردد و شیخ امساک از گفتار خود باشد
و کسے را بر تقدو وقت خود اطلاع ندہد و بر تعلیم اسباب وصول البتہ خالی از ضنتے
نباشد ضنت ہمہ جا مذموم است ۔ گر در حق محبوب ۔ ہر جب اسرار از شیخ احتراز
نیست رشک و غیرت فضلے ہم از باب شیخ شمرند اما قلت کلام جز تلاوت
و قرات اوراد و اذکار نباشد اما سخن بشری جز بقدر ضرورت نہ بود و اگر

نصحے لله فی الله کند ممنوع نباشد واز حکایت ہا کہ دل در خیال خویش کند جولانی می بینی و ہر جا بے بنشاطے گذراں و تازاں می گردد بدانی بتحقیق کہ حق با تو یار است و تو سعیدی در علم نفسی کہ قابل تحویل نہ بود و اگر اجمال و توانائی و ضعف ہمت رضا باضاعت وقت و قناعت بحرماں از انواع عبادات احساس شود فقد خسر خسرانا و فقد ضل ضلالا بعیداً لا بد محروم و مخذول شقی و مردود بو والبتہ بہر باب و بہر نوع کہ در عبادت کشادہ یابی سر از آں بیرون ندارد۔ لیلاً و نہاراً اسراً و جہاراً بیاد حق بتوجہ پیر و بہ اوراد و اعمال و تلاوت و لطف بہر عباد اللہ و احسان در حق ایشاں و فضل در حق عام و خاص و جفا کشی صغیر و کبیر و عظیم و حقیر و بعید و قریب با غلام و کنیزک و دست ایذا از ہمہ کوتاہ داشتن امرے سرمدی ابدی و کارے اصلی داند۔ بیت

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش ✤ کاں ادا چو نماز ہا قضا نتواں کرد

بیت

نصیحت ہمیں ست جان برادر ✤ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

اے عزیز خواجہ باش یا ملک و سلطان باش یا گدا و غلام باش یا خواندگار عالم شو یا جاہل یا فقیہ شو یا صوفی اگر این دو صفت داری نیکبخت ہر دو جہانی والا بدبختی دو یا کی نفس از لوث منہیات شرع و دیگر متوجہ بیاد رب تعالیٰ و تقدس یاد پیر ہم برائے اعانت یاد حق است کہ یاد حق جز بیاد پیر دست ندہد کہ موصل بہ منزل نزدبانے بہ ہوا ست کہ اگر ایں دو صفت داری ہمہ ارزی والا نہ ہیچ نہ ارزی نیز از آں ہر نامے کہ داری خود را بسر کہ ہیچی بلکہ ہیچ در ہیچ۔ المقصود عرضہ داشت شما رسید و گذرانیدہ شد بمحل صالح طائفہ متقین حقائقیہ مرمت شد کہ کم در باب کسے شدہ و کیفیت پوشیدن ایں است کہ در مقام بالائے مصلا لطیف و لطیف

سے درین شعر مصرعہ اول از شعرے و مصرعہ دوم از شعر دیگر است لیکن در ہر دو نسخہ منقول عنہا شکل دو مصرعہا یک شعر نوشتہ شدہ است۔ ع ح

وخوب بیاراید واین کلاه بدارد وبعد ازاں خود درصف نعال برود سه جا سر بر زمین دارد وبیاید ودست بر زیر کلاه نهد واین بگوید وزبان خود را نایب زبان پیر داند که عهد کردی با این ضعیف و باخواجهٔ این ضعیف و با خواجهٔ خواجهٔ این ضعیف چشم نگهداری وزبان نگاهداری بر جادهٔ شرع باشی همچنین قبول کردی بعد ازاں بگوید قبول کردم بعد ازان بگوید که۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس طاقیہ بگیرد و تکبیر بگوید و بر سر نهد ودوگانه بگذارد وبیاید وچیزے در پیش آں مصلا بدارد وپس آں اگر بر پیر رسانیدن نتواند ہم آنجا براه خداے خرچ کند و پنج سورة یاد کند سورة یٰسین ونوح وفتح واذا وقعت الواقعه و تبارک الذی بیده الملک وچوں یاد کرده باشد در حضرت عالیه بگذراند شبے پانصد بار درود اللّٰھم صلی علی عبدک ورسولک ونبیک وحبیبک وعلی اٰلہٖ وپانصد بار سورة اخلاص بخواند بعده پا در بستر از بهر خواب دراز کند انچه نبشته شده است عظیم در جیتے بداند وتلقین براے تجدید بیعت شده قدر آں هر دلے نداند اگر باکسے آں مستقیم شد او هر ساعتے تجدید بیعت تواند کرد وعقد بیعت قابل فسخ نبود ویک لمحه از یاد پیر خالی نباشد ودر جمیع امور ہم بیاد پیر باشد ونیاید که همه اوست دیگر همه ضایع است والسلام۔ **حدیث**۔ در قدیم الایام بزبان خواهر مولانا حسام الدین مذکور بهار وال از دهلی بجانب مولانا ے مذکور نبشته شده بود دریابه ملفوظ حضرت اعلاعلی الله تعالی الحاق افتاد که بداں همه اهل ظاهر را نظرے وهم اهل باطن را فکرے وهم بلغا را عبرتے وهم فصحا را نزهتے تواند بود دریں وقت مولانا ے عزیز الوجود علاء الدین نصیر کالپوی که زبدهٔ اصحاب ویاراں برگزیدهٔ حضرت مخدوم جهانیاں است ادام الله تعالی ورعه وتقواه ورزقه الله اعلی مقاصد القوم ومناه بریں ضعیف رسانید بمجرد مطالعه سمند جولاں بشری بر جا ماند وغراب خیال عقل پیر بر انداخت خواسته تو ی عقول وهمی بریں مجمع شدند که بضاع نهاید ودر پریشاں می شاید گذاشت وآں

مکتوب اینست ۔ شعر

بخوانی نامہ دردم گر درمان من سازی ٭ دل مجروح من بینی علاج جان من سازی

مکتوب مخدوم زادہ بزرگ سلمہ اللہ تعالی برادرم خواجہ معظم یوسف بھائی آں را حدیث نفس خوانند بیشتر احتراز و احتیا باشد کہ این سرمایہ ہمہ کدورت ہاست اما تدبیر تعدیل بیشتر ذمیمہ ہم از تقلیل طعام و آب اصطحاب دست دہد دیگر مفوض براے پیر باشد ہرچہ او فرماید ہماں کند ہرچہ گفتہ شد ہمہ تصفیۂ ظاہر بود اما تخلیہ و تزکیۂ باطن ہیچ ہواے و طلبے در دلش نباشد ممتلی بحضور حق بود چناں جامہ از غرقاب آب چو بردار و حبز مالامال باب نباشد ہر تارے بے بود آب نبود مقصود جز فرد حقیقی و واحد تحقیقی نباشد گفتہ ام اما احاطت افراد و وجودات کردہ است فعلی ہذا آنرا از جملہ طاعات و عبادات حسنات و سیئات اعراض می باید نمیگویم اعراض از اعمال خیرات فعلاً و قولاً میگویم مقصوداً و مطلوباً از ہمہ اعراض است ای عزیز مباشر اعمال مسلک قوم است سالک را از مسلک و سلوک چارہ نباشد اما مسلک و سلوک و مرحلہ راجاے اقامت نسازد اگر چنیں کند بغیر اقامت نرسد ہم دررہ ماند گفتہ اند استحلاء الطاعۃ ثمرۃ الوحشۃ من اللہ ۔ بیت

من نیستم ار دگر کسے ہست ٭ از دوست بیا و دوست خورسند

ایضاً

زہد و عمل و علم و تمنا و ہوس ٭ ایں جملہ ہست خواجہ منزل پنداشت

آں محقق و مدقق آں شیخ برحق آں صوفی معنوی و صوری ابو علی عثمان ہجویری قدسی نقل کردہ است لو یعلم المشتغلون بذکری ما فاتھم عن النسی فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا و لو یعلم المشتغلون بالنسی ما فاتھم عن قربی لیبکوا دما و لو یعلم المشتغلون بقربی ما فاتھم عنی لیقطعت اوداجھم تضاے قدوسی و

حکم سبو می فرمود و ہرچہ جز احد الصمد و فرد الوتر باشد ازاں اعراض و تخلیہ واجب آید تخلیہ باتفاق فرضے لازم و واجبے لازمے است چنیں گویند چوں دل صاف شفاف عکس پذیر شد انگہ ہیچ چیزے ساترا و نتواند شد۔ الحق لا یستر ہ شئ بصورت عکس آں شخص در آئینہ دل روشن ترنماید و جوگیاں گویند کہ تخت بادشاہ را آراستہ دار و او محل خود را خود شناسد و مشائخ اہل ارشاد و صوفیاں ہداۃ بعد ثبوت تخلیہ لابد تجلیہ با تخلیہ ہم فرمایند دل بیکے نہادہ ہمانش دردل استقامت گرفت مقام موطن ساخت ضرورۃ من الباقیات تخلیہ دست داد ولیکن بسہل و بسیر اینجا تخلیہ درضمن تجلیہ شد لطیفہ دیگر چو تجلیہ بدرستی درست شد محاذات مقابلہ شد اینجا در خیال خود چنیں گوید۔ **بیت**

یعنی منم کہ می نگرم حسن روے تو ✤ یا خود توئی کہ در بر من خوش غنودہ

کار تا باینجا کشد از تخلیہ تجلیہ باشد و از تجلیہ تخلیہ بارہا گفتہ ام ہر کو را این دو چیز بدست آمد در سلوک ثابت قدم استاد و خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دانش بربستہ اند یکے تزکیۂ نفس دوم توجہ تام ہمہ احوال و مقامات بنقد در ضمنۂ او نہند او از ہمہ دامن افشاند اگر نورے و نارے یا سرورے و حضورے بیند یا صورتہ اشکال بلیغ پیش آید یا آواز غیب شنود یا کشف ارواح خلاصہ باشد و کشف قبور ہم فرشتگاں جز جبرئیل بروے آیند آوازے بے حرف و صوت شنود عروج در سموات کند ارواح انبیا بروے مرحبا کنند خوارق بادے بسیار باشد دوزخ و بہشت رابعین العیان بیند تا کارے بجائے کشد اتصاف بصفات شود بلکہ ظہور ذات بود بعیبرت طالب صادق از ابصار آں دیدار بصفت اغماض باشد چہ ایں جا ہمہ تخلیہ و اعراض مطلوب کلی است فی الفناء فی الصمدیہ ہر کہ در جوف صاد صمد اول من نطق بالصاد ہضم شد یا عین لعینہ نگشت درہاویۂ

سقوط افتاد۔ **بیت**

کے بود ما زما جدا ماندہ ٭ من و تو رفتہ و خدا ماندہ

حدیث۔ اے براوران عزیز و اے دوستان شفیق چند سطرے نبشتہ شد محیط جمیع احوال صوفیہ است نمی دانم تا ازیں کہ برخور دار دے مقصود کہ بیند اما زمانہ آخر است امروز اگر کسے بقدر وسع و طاقت خود از انچہ ما گفتہ ایم مباشر شود از سوار و این قوم محروم نماند زینہار نا امیدی شرط کار نیست با خود این گمان نبری تا اینجا کہ رسید و کہ تواند رسید ہیہات ہیہات۔ انہ ظن فاسد و مناع کاسد لَا یَیْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ چہ نشستہ برخیز دست در دامن مرشدے زن او را پیشوا اے کار خود ساز ہر کارے کہ او فرماید بکن بہر زمین کہ بردر و بعد از چند گاہ بلکہ باندک مدت وایم اللّٰہ مالک ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت باشی و اگر فرض کنیم در تو آں حد قابلیت والعیاذ باللّٰہ نیست بارے خالی نباشی و اگر کارے کہ فرمائیم تو آں کنی زیادہ کسے نباشد و اگر بمقصود نرسی فردا آمنا و صدقنا چنگ تو در دامن ما بود اے بیچارہ خدا بالتست تو چرا خود را از دور میداری چرا بہجراں راضی شدہ۔ **قطعہ**

چہ بکونین می شوی مغرور ٭ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورتِ خوب تو نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببین مقابلہ کن

آہ دریغا جام بر دست و تو ہشیار افسوس معشوق در بر تو و تو فارغ و بیکار اے دوست اے برادر ایں راہ آن نیست کہ شخص مائی دریں رہ زیانے خوردہ باشد جوانمرداں جوانمرد بچہ کدام کس باشد کہ زیان این رہ خوردہ کہ این صد ہزار شرف و فضل بردہ بر جملہ سودا ہا آہ۔ **رباعی**

دل در تنگ پو نشد نکو شد کہ نشد ٭ جز بر تو فرو نشد نکو شد کہ نشد

گفتی که برنجم ازنکو شد کارت ؛ دیدی که نکو نشد نکو شد که نشد

اے مرد ناداں تراخوش نمی آید کہ ہمنشیں خلیل اللہ و ہم کاسۂ کلیم اللہ و ہم زانوے روح اللہ و در قدم حبیب اللہ باشی اے عزیز خم در فوراں و غلیاں است کشادہ است و در رہ گذران سبیل راہیل نہادہ اند و ساقی علیف [ل:غیب] قدمے بر دست گرفتہ بہر چہ آواز بلند تر و آہنگ دلآویز تر ندامی کند حی علی الروح والریحان حی علی الذوق والوجدان عجب ازیں رہ گذران الغم و کاہش داندوہ و ستوہ دل نہادہ بحرمان قناعت کردہ آہ آہ ۔ برادرم سید موسیٰ و سید میراں و ملک شغالک و ملک نصیرالدین و فرزندان او و فرزندم شیخ ملک و ملک سالار خضر و ملک جمال الدین و ملک محمود سالار و جعفر قاسم و علی عمر و مولانا علاء الدین و کل اصحاب تسلیمات با ادعیۂ مستجاب مطالعہ کنند ملک قطب الدین مخصوص بسلام و دعا است کہ مکتوب الیہ مرغوب فیہ ہمو است ازاں چہ ایں نبشتہ ملتمس آں برادر بود جمیع یاراں دعا استماع کنند در ذکر و اوراد مشغول باشند تقصیر در کار نیست ۔

مکتوب سی و ششم

بجانب ملک محمد داود افغان بہاندری

برادر دینی ملک محمد داود افغان دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند و ہر کہ از فرزندان شما و اقارب بر ما نسبت کردہ اند ۔ ہر یکے را دعاے محمد یوسف حسینی برسانند اے عزیزاں و اے دوستاں ہر دو سے بر سر دو راہ ایستادہ است یکے راہ بر استانۂ اوست و یکے در چہار کش مرحوم باتفاق با ہمہ اجماع و اجتماع رہ چہار می روند و این مرد بفریاد ندا میکند و باہتمام تمام با ایشاں میگوید

که اے دوستاں واے عاقلاں وہوشمنداں این رہے که شامی رویدرہے
خراب ومخوف است وادی ماراں وکژدماں وعمقہا وکوہہا و دریاہا است
ہرکه رفته البسته بسلامت بمنزل گاه نرسیده است ہم درمیان ره ہلاک
شده است وبخواری وزاری جان داده است ایں راه دوم که راه راستے
من است رہے با امنے فراغتے با خفتے وکشادگی باراحتے وسلامتے است
ہاں وہاں عجب ازیں مردم که قول قائل را تصدیق می کنند وتحقیق ایماں
براں می آرند وباہمہ آہے سردے می زنند وہم درآں می روند ایں بیچارہ
واتف قایل منادی واعظ تنہا ایستاده ہیچکیں بر وفق او نرفت چه کند که تنہا درآں
ره نرود بلکه از خوف آں باسینه کوباں ونعره زناں بجمیع موافق آید آه آه دوں
ما نفسے نکرتے کسند که ایشاں از کدام طائفه اندازاں مردمانند که ایماں بجزائے
اعمال دارند وبعث وحشر را مقر ومومن اند ومع ہذا آں کنند که مستحق ملامت وبعد
وخذلاں گردند نه شاید این چنیں باند شید باز گردیده براه راست روید پس باشد
از ہوا پرستی پس آئید خدا پرستی پیش گیرید باللّٰه العظیم روزگارے پیش تاں
آید که شما ازیں چه ہستید پشیماں گردید نعوذ باللّٰه منہا ومن سوء العاقبة
ومن شرور النفوس بہوش باشید۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم
بجانب قطب خاں

برادر دینی خان اعظم قطب خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعه کند
واززبان خواجه خود این حدیث شنوده ام اغتنم خمسا قبل خمس
فراغك قبل شغلك اگر امروز خداوند سبحانه تعالیٰ برائے نوندرا فراغتے

نصیبہ کرد۔ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ غنیمت شمرو چند روزے از عمر باقی ماندہ
است بارے بکارے رود کہ فردا عذر گذشتہا خواہند اغتنم فراغك فزہا
تتمنا لہ فلاننا لہ خوند خان مرد عاقل است از کارہا بہترین کارہا پیشہ سازد
وہم بداں استغراق کند ہیچ ولی و نبی نیست کہ گاہ مردن پشیمان نمردہ است
با خود می گفت وجان بجاں آفریں میداد کہ افسوس قدر حیات ندانستم۔
ملک فریدالدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند ملک نصیرالدین سلام و
دعا خوانند انچہ براے خوند خان نبشتہ شدہ است شما در دخول اول اخلید

رباعی

برگذر زین سراے غرو فریب ❊ درشکن زیں رباط مردم خوار
کلبۂ کاندرو نخواہی ماند ❊ سال عمرش چہ دہ چہ صد چہ ہزار

خواجہ شہاب الدین وعزیزان دیگر بدعا مخصوص اند والسلام۔

مکتوب سی و ہشتم
بجانب جلال خان

برادرم خان اعظم خاقان معظم جلال خاں دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ
کند ہرچہ ہستیم ہستیم وآں چناں کہ باشیم باشیم وہرکجا کہ باشیم باشیم
باید کہ نفس پاکے دریا وخدا باشیم اگر آں باباو خمیرمایۂ ہمہ سعادتہا در ازل
مابربستہ بود خداوند سبحانہ وتعالی سعادتے کہ مبدا و مختتم او ہم بدین شود
روزی ما گرداند وازان برادر عزیز خان اعظم ہمیں منتظر و متوقع باشد انشا اللہ
الکریم ہمبریں رود مارا در دعاے خود تصور کند والسلام۔

مکتوب سی و نہم

بجانب سلطان فیروز شاہ گلبرگہ

اللّٰهم پادشاہ ما را و شاہزادگان ما را در حفظ و عصمت خود دار و ملکت و مکنت و دستگہ پادشاہ را بقدر ہمت و وسعت ولرا بخش آں بلند ہمت ما را ہر جا کہ خصمے و دشمنے است پست باد و اد جو یل التیقن کہ تقدیر ازلی موافق دعائے ماست الحمد للّٰه علیٰ ذالک والسلام

مکتوب چہلم

برادر دینی خواجہ یوسف بھائی دعائے محمد محمد حسینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است یکے را پرسیدند چونی گفت۔ بیت

زمن مپرس کہ حال و لم از و چون ست ۔ از و بپرس کہ انگشتہاش پر خون ست

قلم تقدیر بنام ہر یکے جاری بخیر است ولسان قضا بمقتضی گویا السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ بطن ام شکم ما در ہم باشد چنانکہ علمائے حدیث بدین معنی حدیثے دیگر آرند یکتب الاجل والرزق وانہ شقی او سعید یعنے فرشتہ را فرمان می شود کہ بنویسید عمر را و رزق و نیکبختی او را و بدبختی او را و اگر ازین بطن ام ام الکتاب مراد باشد کہ عبارت از علم نفسی است کہ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ وھو العلم النفسی چوں صحابہ این معنی شنیدند گفتند افلا نتکل علیہ نبی مبعوث از بہر تتمیم مکارم الاخلاق علیہ السلام والصلوۃ فرمودہ اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ای موفق لما خلق لہ یعنے از عمل باز نمایند کہ ہر یکے موفق بچیزیست کہ آفریدہ برائے آں شدہ است یعنے اگر آفریدہ

برائے سعادت است با فعال سعادت موفق است وکذلک العکس والعیاذ منہ پس عمل صالح دلیل آمد کہ او نیکبخت است در علم نفسی رب تعالی و بندہ دولت لن دہندہ عظمی و درجہ کبری ولمثل ھذا فلیعمل العاملون وفیہ فلیتنافس المتنافسون یکے از خویلات نفس این ست کہ بدین تمسک کند کہ اگر توفیق عمل بخشند کنم و الا مرا قدرتے نیست آرے ہمچنین است اما این قدر تحقیق است اگر در خود عزمے تمام و قصدے باہتمام دل را راغب و ناشط در عبادات و افعال خیر می یابی و ہر ساعتے عنان ہمت را ہم بدین جانب مصروف می یابی و ہم در میدان عبادات خنگ عزمیت را میرانی و ہم وخیال وطن اصلی ہشمر کہ بجنبانی بحقیقت رہ نیابی بر رہ گذر سیل غرقہ نہ بار کہ نظارہ عیوق نشود جام صبوح وجود را در غرقاب نوح میندا زکہ جزا ذوق الغرق مشاہدہ نباشد الغرض اگر میسرت ہست کہ یک نفسے بر سر ہوس رسی زین کہ توئی ورنہ ۔ بیت

ورچہ کار ید و درچہ مصلحتید ✤ اے فرماندگان ہمیقدار

درجہان شاہدے و ما فارغ ✤ در قدح جرعہ و ما ہشیار

آہ دریغ بلکہ صد ہزار دریغ باشد کہ ازین جہان بدر شوی و نقدے در ذیل خنبۂ تو بستہ نبود بدان ماند کہ یکے را سودائے تجارت در سر افتاد سرمایہ گم کردہ و غم و رنج می خورد زہے مرد عزیزے عاقل ہوشمند کہ اوست غزل تکرار مذکور بار خت بردار ازین سرائے کہ ہست ✤ تا آخر۔ باللہ وایم اللہ ترا روزگارے پیش افتد کہ از ہمہ کارہا و کردارہائے خویش پشیمان باشی زینہار زنہار زینہار غافل مباش بغم منشیں یعنی ترا با خداوند چہ زیان باشد اگر در سلوک این راہ ترا زیانے نماید فرو اچنگ تو در دامن من ۔ شعر

چہ بکونین می شوی مغرور ✤ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

صورت خوب تو نسخۂ اوست ٭ باز خوان و ببین مقالہ کن

عجب ترا این سودا از پائے عظیمے کردشی ھائی وہم خیالی واز زینتی زوالیے فانی برہی با خدائے باشی مقابلۂ آن خدا ترا باشد آہ صد ہزار آہ۔ **بیت**

نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ٭ نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس

بیا بیا درآ در آ ہنوز وقت باقیست ترسم کہ دورے پیش افتد ترا کہ البتہ از پنجۂ ہستی برآئی ور باز است دربان بیکار است بلکہ معزول است رہ گذرے عامے کردہ اند مسکین تو محروم ماندۂ ار جو کہ مسلمانان البتہ رہ فوز گیرند واز مقصود باز نمانند

حاشیہ ۔ سید حسن احسن اللہ امورہ حسن اللہ جبورہ و ملک سلطان و اصحاب دیگر کہ سکنۂ آن ولایت اند از ما تسلیمات و تحیات بحسب اتفاق و اعتقاد مطالعہ کنند۔ چند سخنے بر مولانا برہان الدین مبرہن و محقق شدہ است اگر مخاطب مولانا است اما مقصود ما بر عامۂ مومنان است بسیار است کہ بزرگے را مخاطب سازند وہر کہ ہم سنگ وہم رنگ اوست بدلالت کلام او نیز داخل باشد و آنکہ خود را ذیل آن بزرگان بر بندد او نیز نصیبۂ از قسمت ایشان بگیرد والسلام

مکتوب چہل و یکم

بجانب شیخ علاء الدین

از محمد حسینی تحیات با دعوات صالحہ کہ بجمال حضور دل وحسن استجابت آراستہ و موصول باشد بمبالغات مدح تبلیغ کرد باید دانست مواہب نتائج مکاسب است اگرچہ مکاسب ہم نوعے از مواہب است بلکہ

عین آن است ولیکن اعتبار صورت ظاہر رابہائے ہر چہ لازم بشا کر بخشیدہ است وعلیہ اشیٔ حیات بجملتہا بلے ہر کہ بآب وصابون عملے کند جائے کہ اوساخ ودرون آلودہ باشد ولبسہ وے روے آورد وہ صاف وسفید گرد وباجتہاد والتزام بابواب حسنات وانواع مبرات باجمیع ہم وضم حواس تصفیہ دل شود سبحان واہب العطایا تا کدام نیکبختے بود کہ بدین دولت مستعد شود بعزت اللہ اکبر اگر این تحفہ نقد وقت وحلیہ دل باشد بدان کہ خمیرمایہ سعادتہا در دامن او بستند این نوع جز بدولت اصحاب حضرت مشائخ وارباب تحقیق دست ندہد یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہم بدین دولت اشارت میفرماید والسلام

مکتوب چہل و دوم

بجانب شیخ علاء الدین

مولانا علاء الدین بداند بر حکم گواہی تو کہ براے چند نفرے کہ تزکیہ ایشان تو کردی طاقیہ فرستادہ شدہ است ہمراں نمطے کہ من قبل نبشتہ بودم ہمراں امضا شود واگر کسے میان ایشان رغبت بر زیادت عبادت نماید اعلی قدرہ دو رکعت نمازے وردے فرماید چو بنیابت من است این نیز فرمود من باشد اگر مولانا علاء الدین را آرزوے آں باشد کہ کار ما کند از صحبت ما چارہ نباشد سادات مارا رساند ہر کہ در باب ایشان رعایتے وعنایتے کند خاصہ در حق ما باشد۔

والسلام

مکتوب چہل وسوم

بجانب شیخ علاء الدین بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی دعاے محمد حسینی مطالعہ کند زبان
از گفتار گنگ است و قلم از رفتار لنگ است چہ جام مراد ما بکام ما نہ پیوست
و مدخر صبوح ما در غرقاب نوح افتاد و یک جوش ما پختہ نشد ہواہاے این
سوختہ خام ماند باد صرصر را کند کان مند بودہ ام کہ شجر مشائخ چشت را
ازین درخت بہشت کہ اورا نہال طوبی دانستہ بودم شاخے و برگے شود۔
گلے و بارے دہ جہانیان ازین برخوردار گردند چہ گویم آفتاب از مطلع
غیب طلوع کرد واعجبا کما طلعت غربت گوئی این طلوع و غروب تواماں
بودہ اند معیت و جمعیت بیکبار بیک جنبے بیک شکم باہم زادہ بودند رومنو دن
آں زماں ہماں و پردہ بر رخ کشیدن آں زماں ہماں العرش تکی ببازند۔
فی الکفرع ل ت ن ف وعلم اعجاز قرآن یعنے علم معانی و اللب معانی ع
ت ف ت ح ق و لب اللب و این علم صراط مستقیم و مکارم اخلاق است
این حروف ہمہ بیچارا در پلہ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ سنگے نہد و پس والراسخون
فی الفضل رنگے بدارند و برین علم طبقہ صوفیاں مخصوص اند و فرقہ فقرا منصوص

رباعی

جامے خورم صفا ندارد ٭ یارے کردم وفا ندارد
ریشے رستہ است بنگردد ٭ دردے دارم دوا ندارد

در قدسی می گوید ما ترددت فی شئ ترددی فی قبض روح عبدی المومن
اگر ماند و لابد منہ آنجا کہ او خود را خود بس نیاید ہم چوں مسکینے ضعیفے کجا بر آید لاحول ولا قوۃ

؎ کتر ددی

کجا افتادہ ام این سخن متشابہ است وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ می باید دانست اگرچہ اَلرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ این جا دست وپاے زدہ اند اما در قبضۂ قدرت بضبط نیاید اما حاصل سخن این مسکین دردمند سوختہ زار برین گفتار آمد آنچہ ما خواستیم خدا نخواست ہاں ہاں این کلام جامع اسرار قدسیاں است ہماں را برخواں اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ من مدعی صبر نہ ام زیرا چہ صبر با وے مبارزی است وچہ جاے شکر است کہ شکر با وے برابری است اے محمد یوسف حسینی گیسو دراز سخن را کوتاہ کن زبان زیر دندان نہ دل را بمنقار افکار گمار ہذا باب باید کہ ہر ساعتے بکارے جدے رو دو جد ہر یکے بحسب حال اوست ہرچہ ترا از دید المعقود کاربار وارد آن ہذل وہذیان وقت تست الحس فاتہ وقتہ فقد فات دیدہ سید محمد باقر گفتہ است درین آیت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ کل ما اشغلک عن مطالعۃ الحق فھو طاغوتک باید کہ زن وفرزند وپیوند تو نشوند پابند رہ حق نگر دند آیندہ روندہ ترا بجز مشغول ندارند در روز آمدن شب را انتظار کن وشب البطلوع روز نظر مدار وفتوح غیب اخزانہ گرہ بند مساز زنہار ہزار زنہار ہرچہ پیش آید در راہ بدار پس افتاد روزگار خود کن آیندہ روندہ آرندہ برندہ را بخدا اشمار و وقت خویش را بغنیمت نہ ۔

؟ بدار

؟ سپار

رباعی

نصیحت ہمیں است جان برادر ﴿ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی
خیاں میردی سا کنان خ اب سر ﴿ ہمی ترسم از کاروان بازمانی

؟

ہرچہ ازاں عالم ترا روے نماید پس پشت انداز خود را بقدر خسے وزنے نہ نہی سبکبار باش اثقال گراں بر سر مگیر خود را خوار وزار گرسنہ شکستہ انکار، دعاے کہ موجب صفاے دہر در زادواے باشد بر تو فرستادہ ام

شرط تلقینا تے کہ بجائے آری و تصور کنی کہ ملقن تو بربستہ زبان خود را ہمچوں شجرہ موسیٰ دانی و محقق داری کہ بزبان تو ترا تلقین میکند چنانچہ با موسیٰ خداوند سبحانہ در پردۂ درخت سخن گفت۔ اِنِّیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا ہماں مثال را باخود راست گیر ہیچ می دانی کہ چہ فرمایش شدہ است مقابلہ ایں شکرانہا باید اما امیدانم تا از تو چہ آید چہ زاید آرزو کہ این سرمن خاک وغبار زیر پاے مادر گیر و منتظر باشی عنقریب باشد شاید آرندہ صحیفہ تقریر خواہد کرد۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم
بجانب شیخ علاء الدین

فرزند دینی مولانا علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند سرمایۂ ہمہ سعادت انقطاع از خلق و توجہ برب البرایات است ثمرات و فواید آن را اندازہ نیست تا باشی ہم درین باشی اگر ازلاً و ابداً ہمہ عمر بودے بیک گوشہ نہاتیے دیدہ نشدے افسوس ہزار بار افسوس آرندۂ صحیفہ شیخ مخلص یکے از غلامان حضرت اعلیٰ خواجہ ماست بدانچہ از خویش و ازیاراں رعایتے بواجبی بکند برما منت خواہد بود۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم
بجانب فقیر ابو الفتح علاء الدین کالپوی بعد ازدادن خلافت

فرزند عزیز مولانا ابو الفتح علاء الدین کالپوی۔ دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

چہ باشد این تراہر روز از جاے بجاے انتقال۔ حجاج بیت اللہ راہمہ درجات وثواب است اما سرنزانو بردن ودل رابرب البیت بکمال وتمام سپردن جہانے است کہ کعبہ باہمہ شرف وفضلے کہ اوراست از او میاں باشد ازاں شمہ نباشد این دل بیت المعمور است این دل مسکن خالق الظلمات والنور است این دل سر درہر سرور است این دل از خویش مہجور است بمقصود متحد ومحفوظ است اللہ اللہ بندگان خود را بخود رہ نمائی و ازصفات وذات خود نصیبے بخشا ہی۔ برادرے ازاں مولانا ابوالفتح ابوالفضل التماس اوراداکردہ است نیکوالتماس است این چیزیست کہ خاطر مارا فرحتے وراحتے بخشد اوراد خواجہ راپیش گیرد ہرچہ بداں عمل کند آں بفرمایش من بودہ باشد رومال بجہت عورتے کہ التماس پیوند کردہ بود ارسال شد والسلام

مکتوب چہل وششم

بجانب ابوالفتح علاءالدین

فرزند دینی مولانا ابوالفتح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ آرندۂ صحیفہ ابوالغیث خصوص آرزومند باتو براے پیوند قصد کردہ آمدہ بود باز درخانہ می رود براے خرچ راہ بدانچہ دست دہد رعایتے کند تا او با خرچ راہ د خوشی درخانہ برود۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم

بجانب ملک زادہ خضر ساکن پٹن

فرزندم دینی ملک زادہ خضر دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و بداند تلقینے و شغلے کہ اورا فرمودہ شدہ است باید کہ مستغرق دراں باشد یک لحظہ و لمحہ خود را ازاں فارغ ندارد احیاناً انچہ اثر آں شغل و ثمرہ پیدا آید این جانب را علم دہد و برائے چند نفرے کہ التماس ہپویند کردہ بود باید کہ بنیابت من بوکالت من ایشاں را دست بہ بعیت دہد کہ عہد کردی با این ضعیف و باخواجۂ این ضعیف و باخواجۂ خواجۂ من و بامشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین بیشتر چنانچہ او را معلوم است و برائے آں عزیز کلاہ فرستادہ شدہ است باید کہ تجدید بعیت کند و از خدا حاجت خواہد۔ والسّلام۔

مکتوب چہل و ہشتم

بجانب مولانا اسحٰق گجراتی

مولانا اسحٰق۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند التماس بعیت کردہ بود باید کہ پیش یارے ازاں ماکہ آں جاست چنانکہ ملک زادہ خضر بروداو بنیابت من ترادست بعیت دہد و گوید عہد کردی با این ضعیف و باخواجۂ این ضعیف و باخواجۂ خواجۂ من و بامشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و برجادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی تو بگو قبول کردم او بگوید الحمد للہ دوگانہ بگذارد روے بر زمین آرد و خوردہ پیش او بنہد آں خوردہ را بہر درویشے کہ دہد بمن رسیدہ باشد و بیشتر فرمایش او را معلوم است والسّلام

مکتوب چہل ونہم
بجانب قاضی سیف الدین ساکن لکھنوتی

فرزند دینی سیف کبیر دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند و بداند معلوم ہر منصوف است کہ مرید ہر چند در محضر پیر باشد عشق از الہیات بصفت کشف وظہور روشن تر بحضور بود اگر مرا پرسند کہ نیکبخت کیست گویم آنکہ مرشد را دریافت محبتش در دلش القا شد این موہبتے است کہ بہر نیکبختے بود محبوبے مطلوبے ماموے می باید کہ بدین دولت مشرف شود اگر ترا آمدن اتفاق است بالعجل اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَکَادُ اُخْفِیْهَا، اگر بیائی نکو کارے کردہ باشی دولتے در دامن تو افتادہ باشد۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہم
بجانب مولانا نظام الدین پٹھانی

فرزند دینی مولانا نظام الدین یوسف مبارک پٹھانی۔ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند چند کلمہ کہ بروقت املا افتاد نبشتہ شد اگر بدان متمسک شود جمعے از اسرار خدائے آشکارا گردد اہم مطالب واعظم مقاصد محبت خداوند است تعالیٰ اگر عکس آفتاب محبت بروے تافت نسیم بشارت وصول وزید بلکہ روے قبول بعینہ نمود۔ اللھم متعنا بالبصادرنا واسماعنا واجعلہ الوارث منا محبت آں شیئے نیست کہ او را جزوی وبعضی وکلی تواں گفت آید بازنگرد ہیچ قولے وفعلے شنیدہ وگفتہ۔ غزل

؛ واجعلہما

دولت عشق را انہانت نیست ٭ عاشقان را بجز ہدایت نیست

ہر کرا حل شدہ است مشکل عشق ❊ داند آنکس کہ جز سعادت نیست
عشق چیز نیست از برون بشر ❊ آب و گل مرو را کفایت نیست
عشق را بو حنیفہ درس نکرد ❊ شافعی را درو روایت نیست
بو العجب صورتیست صورت عشق ❊ چار مصحف از و یک آیت نیست

مرداں از طوائف صوفیہ عشق را عبارت از ذاتی کنند و عاشق و معشوق را اقتضائے آں ذات می دانی کہ چہ می گویند کہ عشق خواہد یا نخواہد عاشق و معشوق از وزاید علیٰ ہذا بر مذہب ایشان عشق را موجب بالذات نامند۔ شعر

بلا است عشق من آں کز بلا نہ پرہیزم ❊ چوں عشق خفتہ شود من شوم برانگیزم

ز بلا چو خفتہ بود

نمی رفتم بلا شد بوئے زلفش ❊ خراب اندر پے آں بوئے رفتم

ہیہات ہیہات عشق سلطانے است کہ بر سمت ربع مسکون خیمہ زند جز در دل خراب گذر نسازد و جز بر افتادہ خانماں قرار نگیرد متوہے بوہم دور اندیش خویش صورت ابلہ نادانے ببند مقربے از عالم بے عیب و جہاں لاریب در گوش جان او فرو خواہند اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا چہ فساد شد وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً بیان آمد نفس ذلیل کہ بہیچ سبیل روئے عزت نداشت بہمہ وجہ خوار ترین خلیفہ است نگر کہ چہ خلعت پوشید ببین کہ کدام لباس آراست کہ ذلیل خلیل شد شور انا من اہوی و من اہوی انا انگیخت شور انا الحق درمیان انداخت لاحول ولا قوۃ الا باللہ این نفس چہ خود بین کسے است تحفہ تر این است کہ این خود بین را خدا می فرماید عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ باتوجہ سر درمیان آوردہ و کدام راز نہانی آشکارا کردہ است استغفر اللہ کجا افتادہ ام این چنیں و لیکے دست ندہد کہ بہترین کارہا است و ستودہ ترین چیزہا است مگر بتوجہ تام و تزکیہ نفس۔ توجہ تام

کہ خطرہ غیر از خاطر تو منتفی شود حضور وجود مشہود مطلب تصوراً و تحققاً۔ تزکیہ نفس۔
تا انجا کہ توانی بہمت۔ وہ نفس را پاک مکن این مثال شکنبہ است ہر چند کہ
بسیار بشوی لطیف تر باشد۔ اگر چہ درجذبہ طالب این دو چیز قرار گرفت
خمیر مایۂ ہمہ سعادتہا در دامن او بربستند باستعمال این دو رکن دل او صفا پذیر
گرود عکس عین حقیقت بر دل او متجلی شود میدانی چہ می گویم۔ ع

۶ اگر در جذبہ

ترا ممکن چنیں دولت تو از بیدلی غافل

وعکس لاہوت در دل ناسوت تجلی کرد عکس عکس بر نفس افتاد شنیدی

لشنیدہ

از نفس چہ عربدہا زاد بدین تقدیر کلام چنیں باشد جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً
اگر نسق ظاہر ظاہر عبارت کنیم سخن براہ راست گوئیم روح باہمہ تعززو
کبریا باہمہ جلالت و مدح و ثنا انگر کہ سلطان عشق آنجا تاخت آں عزیز بزرگوا
چہ گونہ ذلیل خواہد شد۔ بیت۔

تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو ❊ یکتو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

اے اخوان صفا۔ اے خداوندان وفا این سخن از سر صدق و صفا است
ہر چند خود را از لجہ بساحل ندازم ہر زمان موج دریا کہ با وج آسمان رسیدہ ات
لطمہ زند در غرقاب اندازو۔ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ہر چہ مولانا راینت است نخست
می گویم اصل کار این است ہر چہ پیش آید از آں درگذشتن است۔ مقصود ورائے
ورای است۔ والسّلام۔

مکتوب پنجاہ ویکم

بجانب ملک عزیزالدین وملک شہاب الدین ساکنان گلبرگہ

فرزندان دینی ہر یکے ملک عزیزالدین وملک شہاب الدین۔ دعائے

محمد یوسف حسینی مطالعہ کنند این رہے است کہ بیک مہے و بیک سالے یا بہزار سالے نتواں بمنزل رسیدن تا این روح با این قالب متعلق است این کار بیک زمانے از من و تو بضعف و سستی نرود جان عزیز را فداے این راہ باید کرد در ہر کارے کہ ہستی باش باید کہ با خدا باشی و بطلب مقصود خود باشی گفتہ اند۔ بیت

مرا و اہل طریقت لباس ظاہر نیست ۔ کمر بخدمت سلطان بند و صوفی باش

ترا کہ چاکری سلطان و خدمت پدر و اداے حقوق متعلقان زیان کار نباشد اگر دل تو با خدا و پیر متوجہ باشد ہر چہ بکنی بکنی مگر خلاف شرع نکنی ہمارہ ساعۃ فساعۃ ترا مزید ے البتہ باشد من می گویم کارے کہ شمارا فرمودہ ام بہر کارے کہ ہستید خدمت ملک یا بادشاہ یا رعایت حق پدر یا حقوق دیگر زن و فرزند با این ہمہ مقصود بدامان شما البتہ باشد تعجیلی شرط نیست شتاب کردن رہ نیست بتدریج تواں شد۔ بیت

اندک اندک علم گیرد آنگہے گویا شود ۔ قطرہ قطرہ جمع گردد آنگہے دریا شود

محمد یوسف حسینی شمارا آن نہ فرمودہ است کہ آں عمل ور آید و از مقصود محروم مانید پیش حضرت خواجہ یعنی پیر خود ابتداے ارادت عرصہ داشت کردم کہ ہم از اول تعلم بکلی بگذارم و غرق فرمان شیخ باشم شیخ اجازت نکرد تا آنکہ از برکت فرمایش او در غرقاب این راہ افتادم الحمد للہ علی ذالک شمارا نیز جز این سنت و سیرت کردن رہ نیست ۔

العجلۃ من الشیطان

والسلام

مکتوب پنجاہ و دوم
بجانب قدر خان

پہلوان دین احمدی سپہ سالار ملت احمدی اعنی محفل سامی و محضر گرامی المخاطب من اللہ الخان الاعظم والخاقان المعظم قدر خاں ضاعف اللہ قدرہٗ واقتدارہ وضاعف اللہ تمکنہ و دولتہ سلام و دعاے محمد حسینی مطالعہ کند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکایۃ عن اللہ تعالیٰ ما ترددت فی امر کترددی فی قبض روح عبدی المومن یکرہ موتہ وانا اکرہ ولکن جری التقدیر علی ذلک ولابد لہ منہ خوشنود نہ ام در کارے ہچونا خوشنودی من در قبض جان بندۂ مومن او دشوار میدارد بدی خود را من دشوار میدارم دشواری او را ولکن تقدیر براں شدہ کہ قابل تحویل و تبدیل نیست و او را ازا چارہ نیست مقصود از ایراد حدیث این است او تعالیٰ و تقدس بنا بر حکمت بالغۂ خویش کارے کند کہ بداں رضاے او نیست و بداں خوشنود نیست میکند و ازاں حکم متبدل نمی شود کہ تقدیر حکم رفتہ است کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ امرے لابدی شدہ اگرچہ مرضی باری نیست در حق بندہ یکے اندیشۂ دیگر کن کہ مذہب اہل حق این ست کہ کفر و معصیت و تخلف و ارادت مشیت و حکم و قضاے باری است با مرور ضاے او نیست و بے شبہ کہ کفر و معصیت در جہاں بیشتر از ایمان و طاعت است شاید کہ چوں نمکے در آرد باشد و ایمان و طاعت مرضی باری و کفر و معصیت مکروہ و نا مرضی اما حکمتے بدو متعلق است و اجماع اہل حق و عقل ہم برین است از ین مجموع مقالات مقصود این ست کہ چوں حق تعالیٰ مکروہ و نا مرضی خویش بیشتر از مرضی محبوب خویش کند

بنا بر حکمتے است من و توجہ طمع خام بر بندم کہ دائما رضاے ما خواہد کرد و مکروہ و
مسخوط ما بوجود نخواہد آمد زہے تمناے محال ہوز ہے ظنے پر وبال و وہم فاسد و
متاع کاسد آں کہ در رضا جوئی خود نیست رضا جوئی دیگرے کہ خواہد کرد پس
رضا بقضاے او برگردن نہادن بفرمان خداے نفعاً و ضراً خیراً و شراً
امرے لابدی باشد و کارے ضروری مرد عاقل ہشیار متفکر دیندار باشد
تفخر تضجع و تفجع و توجع و تالم از حد عقل و دین بیرون برد کہ سعی در امر عبث و
کشتت در شورستان و خط بر آب و رکوب بر مرکب چوب کارے کہ باشد
معلوم است علی الخصوص کہ مقابل آں صبر لابدی کہ گہے جزاے وافر بے
پایاں یابی ہر آئینہ ہمیں شعار و دثار خود می باید ساخت بکل حال مصیبت دینی
بر دنیاوی منظم نشود و مصیبت بر مصیبت نافزاید والسّلام

مکتوب پنجاہ و سوم

بجانب قاضی علم الدین و شیخزادہ و دیگر یاران گجرات

تسلیمات مالیق بجناب الاخوات والاحباب والاولاد والاعزۃ الانجاب
تبلیغ افتاد احوال این جانب بجملتہا و اعزہ باجمعہم بخیر و سلامت اند می باید
دانست مطلب اہم و مقصد اعظم محبت خداوند است تعالیٰ عن الزوال
والعدم مرد عاقل و دانا ہیم زہرچہ طلوعے و افولے و زوالے و زبونے دارد
چشم خرد او آنسو لحظۂ ندیدہ است من ہیچ نمی دانم دوستان من درچہ کارند
و درچہ مصلحت اندچرا کہ بر نقش حمام بامید توالد و تناسل عشق باز بدند نند
کہ این نقش شوقہ مہر و وفاے ندارد و پیشہ او جز شیوہ شعوہ گری نباشد و ہرگز
عاشق او بمراد دل نرسد چہ چنیں نماید و بدیں شیوہ جانہا ناہد . ہیہات فہیہات

کو تسقط الی هذه الضرام تساقط البازی الی الحمام و کو تهوی الی هذا المقام هوی الصبی الی الطعام تفکروا و تدبروا ان تمسستم هذا شمس قارون و فرعون طلعت علی قصورهم ثم طلعت علی قبورهم و صبحی اعظاما غالیة ثم امسوا اعظاما بالیة ۔ رباعی

برگذر زین سرای غرو فریب ٭ درشکن زین رباط مردم خوار
کلبه کاندر و نخواهی ماند ٭ سال عمرت و ده چه صد چه هزار

اے عزیزان این گلزار اگر سیر شدے گلے شگفته بچیں ترسم که خار مرگ دامنگیر تو شود ترا هیچ فرحتے نیست بوے ازین بمشام تو نرسد چه خفته بیدار شو برخیز درپس کارے شو ترسم نباید که مرا روزگارے پیش آید که پس افتاده براے خود نیابم ازین خزینه هیں دفینه مقصود است لاحول ولا قوة الا بالله کجا افتاده ام اے برادران محترم تا توانید ازین جهان فانی و ازین بنیاد بے مبانی چیزے بدامان خویش بربندید که توشه راه این سفرشما باشد و فردا موجب مراحم ربانی گردد ۔ قاضی علم الدین و شیخ زاده علم الدین و ملک زاده خضر و قاضی مبارک و قاضی بده و شیخ نضا و آنانکه پیوند دارند و چیزے نشانے فرستاده اند براے هریکے طاقیه ارسال شده است به پوشند دوگانه گذارند و شکرانه پیش دارند و آن اگر بن رسانیدن مقصر باشد بهر نقیرے که بدهند بجائی رسیده بود خواجه بڑه خوندشاه و خوند قاضی و مولانا رکن الدین و جمال سلیمان و مولانا شیخن و مشرو بهائی ظهیر و آنانکه التماس پیوند کرده اند تجدید وضو کنند طاقیه پیش دارند و بنام پیر رو بر زمین آرند و دست بر طاقیه نهند و نام پیر بر زبان رانند و گویند با فلان عهد موثق کردیم و طاقیه پوشند و برخیزند و دوگانه گذارند و خرده بجاے طاقیه دارند اگر آن را بیمار رسیدن میسر نباشد بهر فقیرے که بدهند بمار رسیده باشد و عوراتے

ن این گمراه را کم محنت کیسے شمار

ن بڑے

و بیا

کہ التماس پیوند کردہ اند برائے ہر یک جامہ فرستادہ شد آں جامہ پیش نہند ہمیں ادب وہمیں روش نگہدارند نصیحت بامرداں این ست پنجوقت نماز بجماعت گذارند نماز جمعہ وغسل جمعہ فوت نکنند مگر بعذر شرع عذر شرع این ست کہ یا سفر باشد یا مرضے باشد در تن یا جائے باشد کہ جمعہ نیست وہر نماز شام بعد فریضہ و سنت شش رکعت نماز گذارند بسہ سلام ودر ہر رکعتے بعد فاتحہ سہ گان بار اخلاص بخوانند ویک دوگانہ دیگر گذارند حفظ الایمان یعنے نگہداشت ایماں را در ہر رکعتے بعد فاتحہ ہفت بار اخلاص ویگان بار معوذتین بعد سلام سر بسجدہ نہند سہ بار بگویند ۔ یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان ۔ وبعد ہر نماز خفتن یک دوگانہ دیگر گذارند در ہر رکعتے بعد فاتحہ دہ گان بار اخلاص بخوانند وبعد سلام ہفتاد بار یَا وَهَّابُ بگویند ودر ہر ماہے سہ روزہ دارند سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم ایام بیض کسے کہ این مقدار بر جا ندارد او در سلک صوفیاں منسلک نیامدہ باشد اے مرداں واناں مرد باید کہ ہمارہ در بر باشند واگر کار قلب افتد بر در واگر این قدر ہم نبود او را بیگانہ شمرند واو از کساں آں خانہ وآں سرائے نباشد۔

نصیحت ۔ عورات پنج وقت نماز ناغہ نکنند مگر وقت عذرے کہ از خداوند برایشاں آمدہ است وباقی انچہ مرداں را فرمودہ ایم باایشاں ہماں است مگر جمع عورات ہزل وہزیان بسیار گویند بعد ازیں این نباشد میان دو کلمہ یکے را ملازم گیرند ۔ یَا وَهَّابُ یَا وَهَّابُ ویا استغفر اللہ واستغفر اللہ وآں کہ شوہر دارد او در رضائے شوہر باشد مگر در ایام نامشروع وکنیزکاں را نرنجاند برائے بدخدمتی را ودزدی را وہر کہ چناں کند او از ان ما نباشد وآں عورت ہماں کہ نقصان عقل دارد برائے ما پیرایہ

۲ جمیع

انگشت پائے فرستادہ است آں باز فرستادہ شدہ است وآں کہ او
التماس جامہ پیوند کردہ بود آں برائے او فرستادہ شدہ است۔ والسّلام

مکتوب پنجاہ وچہارم

بجانب مولانا محمد معلم وسیّد علاء الدین ومولانا میراں شاہ ودیگر مریداں بعد نقل مخدوم زادۂ بزرگ

تسلیمات نامیہ وتحیات زاکیہ اصحاب الرادت وارباب عقیدت
بخطاب مستطاب مطالعہ کنند۔ قولہ عز من قائل وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اشکالے باشکالیست این کلام قدسی ما ترددت فی
شئی کترددی فی قبض روح عبدی المؤمن یکرہ مساویہ وانا اکرہ   ؟ موتہ
ولکن جری القدیر علی ذلک ولابد من ذلک — بان وہاں بعد ازین
فہم جلی وخفی می شاید کہ من بنالہ وآہ ہر مساوصباح بزاری وفریاد کہ مدخر صبوح
من غرقاب نوح افتادہ ودر شب اں روز من در غرقاب بحر خضم باہر
سنگریزہ وخس مہرہ آشنا گشت بہار امید مراخزاں زدہ گلبن وجود تازگی وجود
مرالہب ہفت درکۂ دوزخ بیک تف بسوخت بسوزے گرفتارم کہ   ؟ تف
غزل نامہ بتاب دوزخ میمنو بیند وبجنب آں تعذیب دوزخ عین نعیم
می نماید چوں باشد کہ دل عمرے بامید بستہ بود وبلمح البصر ناچیز و نابود
گردد انکہ گر سہر بگویم چہ سود مند آید کتاب اللہ میفرماید وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ   ؟
اِلَّا بِاللّٰهِ این بار باللہ یا باستعانت بدار یا بامعیت یا بامقابلہ ہرچہ شد
شد اما این دردرا درمانے روے ننمود۔ مصرع

من ندانستم از اوّل کہ توبے مہر و فائی

حدیث این حادثہ و قصہ این غصہ در حریم کتابت در نمی آید۔ اللہ اللہ! اللہ ہذا باب پیوستگان ما ہر یک مولانا محمد و عبید اللہ و پسران سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میراں شاہ و باقی متعلقان و پیوستگاں بدانند کہ محمد اکبر من باختیار خویش از من اعراض کردہ سفر قدس او را اختیار افتاد و تقدیر مبرم بود او تعجیل بحکم ساخت ہر چند گفتم باز آئی کہ من پیر سوختہ دردمند خواہم شد نشنود والبتہ بحظیرۂ قدس بجز امید آنجا رفت اگر ازاں حکایت کنم ہیچ گوشے استماع آں را تحمل نکند کہ گاہے در فہم در نیامدہ است حاصل این سخن این ست اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کل شئی یرجع الی اصلہ اما ما را در وے مستقیم واندوہے مستدیم دامنگیر دل شد۔ طاقیہ برائے مولانا محمد معلم و پسراں سید علاء الدین و پسر سید عالم و مولانا شعیب و میراں شاہ برادر و سید یعقوب و خواہرزادگاں و نصیر عماد قاضی عبید اللہ و دیگراں کہ روش بدست دانیال فرستادہ بودند ارسال کلاہ افتاد تجدید وضو کنند کلاہ بپوشند و دوگانہ بگذارند و شکرانہ پیش نہند آں را باید کہ بدرویشاں بدہند و اگر بتوانند اینجانب بفرستند والسلام

مکتوب پنجاہ وپنجم

بجانب سید نصیر الدین

تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً چند نفسے کہ از عمر باقی ماندہ است غنیمت شمرید و انس از غیر حق کہ رقم فنا براں کشیدہ اند قطع نظر کردہ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ۔ بیت

با دوست کنج فقر بہشت است و بوستان
بے دوست خاک بر سر جاہ و توانگری

الاستئناس مع الناس دلیل الافلاس۔ بیت

? الاھلاک

دانی کہ یار چہ گفتہ است امروز ❊ کہ ہر چہ جز یار است از و دید بدوز

الناس نیام اذا ماتوا انتبھوا۔ شعر

سوف تریٰ اذا انجلی الغبار ❊ افرس تحتک ام حمار

عصمنا اللہ وایاکم من الاعراض عنہ والاشتغال بما لایعنیہ

اعینونی رجال اللہ فان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر بقیہ

مکتوب از لوح دل فرو خوانند یاران و مصاحبان ہر یک بدعا مخصوص اند والسلام

مکتوب پنجاہ و ششم

بجانب مولانا علم الدین بہروچی

فرزند دینی مولانا علم الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند گہے کہ عکس پرتو الہیت بر توصدمتے زدہ است یا نہ و بود وقتے کہ عکس پرتو جمال آفتاب احدیت بر آئینۂ دل تو منعکس گشتہ است یا نہ اگر ایں چنیں دولت ترا روے نمودہ است زہے نیکبختے کہ توئی رمزے ازاں واشارتے برمن بنویس تا حقیقت آں مرا معلوم شود نباید کہ از وہمیات و خیالات اشارتے باشد و اگر خود ایں نیست روا باشد کہ تو خوش خسپی و خوش خوری و فارغ و بے غم باشی آنکہ درچہ کارید و درچہ مصلحتید اے فروماندگاں بے مقدار آہ اگر شہود مطلوب نیست در طلب ہم نیست و اگر در طلب با تو است آہ سحرگاہ چہ شد و دم سرد و چشم نم کجا رفت بیقراری چرا رخت بربست۔

بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس
نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

دلبر اول باید کہ در بر باشد و اگر قلب افتد بارے بر در و اگر در بر و مرد بہواے خویش ابتر ہیہات ہیہات انہ ظن فاسد و متاع کاسد اندیشہ کن کہ چہ گفتہ می شود ہمہ روز بخلق شغل و شب بہواے خود خفتن ۔ استغفر اللہ ۔ بیت ۔

چہ بکونین می شوی مغرور ؎ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن

آرے ایں سودا خوش نمی آید درین سودا سودے نیست ۔ اگر آشنا میدان صاف سر خوش میسر نیست بارے دُرد در در کام ولباس غم بر پشت وجہ افتاد این وجہ بلا زاد و لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کجا افتادم مولانا علم الدین بداند کہ کسیکہ اینجا نتو اند رسید اورا بوکالت من دست دہد اما شرائط این نگاہ باید داشت توجہ تام و تزکیہ تمام و اوراد و واذ کار بسیار در کار والسلام ۔

مکتوب پنجاہ وہفتم

بجانب سید علاء الدین بڑودہ

فرزند دینی سید علاء الدین دعاے محمد یوسف حسینی مطالعہ کند شنیدہ شدہ است آں عزیز البتہ دربند آنست کہ وقت عزیز خود را غنیمت میدارد و اگر اینچنین ست خوش وقت تو ۔ بیت

نصیحت ہمین است جان برادر ؎ کہ اوقات ضایع مکن تا توانی

ہر کہ خورد آبہ ماکل و مشارب و منام سپرد از مقصود محروم ماند جوانے را باعورتے عشق افتاد البستہ بینہما خلوتے میسر نشد عشقیہ گفت من فلاں فلاں شب اجازت از شوہر یافتہ ام کہ در خانہ پدر روم اگر تو دراں راہ انتظار کنی بجمل بینہا خلوتے میسر شود جواں بتمناے آں ہمہ شب شستہ بانتظار می گریست واین رباعی می خواند۔ رباعی۔

در دیدہ بجاے خواب آبست مرا ✽ زیراکہ بدیدنش شتابست مرا
گویند بخسپ تا بخوابش بینی ✽ اے بیخبراں چہ جاے خوابست مرا

اے آہ صد ہزار آہ اے بلا بر محبت وعنا بند براں تدبیر در قعر این فقیر افتاد کہ این جواں را غنودگی روے نمود وہماں ساعت آں بود کہ محفۂ معشوقہ گذشت واے واویلا وامصیبتا۔ بیت

دردا کہ آہ گرم زبیماریم بسوخت ✽ تنہا نہ آہ گرم کہ دمہاے سرد ہم

بامداں بوسعید تذکیر میفرمود شخصے از علامت عشق ومحبت پرسید شیخ گفت چوں دریاے محبت در جوش آید بہ پرسید جوابت خواہم گفت چوں سخن در محبت افتاد شیخ را غلبہ وقت شد دریاے عشق شوریدؔ تا موج بآسماں رسید سایل برخاست ہم ازانش پرسید شیخ گفت علامت عشق ومحبت این است کہ عاشق را از بے وصلت معشوق خواب وخور برود آں مقدار کہ عاشق را خواب و خور بود ہماں مقدار از معشوق محروم ماند۔ اشارت بداں جواں شاہانہ کرد گفت چنانکہ این جواں ہمہ شب انتظار معشوق شست ہماں قدر کہ غنود موجب حرمان او بود جواں برخاست اضطرابے کرد بیفتاد وجاں بخیال معشوقہ داد۔ ہاں وہاں چہ بانقش حمام بامید توالد وتناسل عشق می بازی ہرگز بکعبۂ وصال نرسی چہ بروے آب دال

معاملات نویسی کہ ہرگز روے صواب نخواہی دید لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کجا افتادہ ام اے عزیز۔ بیت

اندرین رہ اگرچہ آں نہ کنی ٭ دست و پاے بزن زیاں نہ کنی
بلکہ جاں حاے دہ زیاں نہ کنی

الغرض دنیا بقائے ندارد می توانی کہ نقدے بذیل خرقہ وجود خویش بربندی تا بداں حضرت توانی شد۔ طاقیہ ملبوس براے آں عزیز فرستادہ شدہ است برآں شرطے کہ آمدہ است برسر نہد و روے بر زمین نہد و دوگانہ بگذارد خوردہ پیش نہد و روے برزمین آرد و طاقیہ پوشیدن با خود تلقین کند و بپوشد و تلقین این ست کہ گوید عہد کردی باین ضعیف وازین ضعیف مراد این سوے دارد و با خواجۂ این ضعیف و خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ علیہم اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری و بر جادہ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی گوید قبول کردم و تکبیر گوید و طاقیہ بپوشد و باید کہ دست خود را دست پیر داند چناں کہ گفتہ اند الصدقۃ تقع اولا فی کف الرحمن کذلک دست معطی اولا صدقہ از دست رحمن جدا می شود و از دست معطی ظاہر بر دست مستحق می افتد ہمچنیں ملقن زبان را داند پیر بزبان او سخن می گوید۔ چنانچہ حق تعالیٰ وراے شجرہ با موسیٰ سخن گفت عظیم سرے در بیان رفتہ است فہمے باید کرد کہ رہ بداں برد۔ مخاطب در کتاب یکنفر است اما ہر کہ مطالعہ کند و فہم کند مقصود ماست۔

والسلام

مکتوب پنجاہ و ہشتم

بجانب ملک شرف افلح کوتوال کالپی

فرزند دینی ملک شرف افلح دعاے محمد حسینی مطالعہ کند خمیر مایہ سعادت دارین دو چیز یست پاکی نفس و توجہ دل بحضرت حق ہر کرا این دو چیز بدست آمد سعادت دارین نقد وقت او شد می باید کہ کارہا ے کند کہ بداں خدا و رسول خدا راضی و خوشنود باشد و ہمیشہ با بندگاں خدا معاملت نیک کند و درباب ایشاں احسان و اکرام پیشۂ خود سازد و وظائف اوراد کہ ما نوشتہ ایم بداں ملازمت نماید و ہرچہ ازان شاغل افتد قطع آں کند در ہیچ حالے صحت و مرض سفر و توانائی تقصیر در خود جاے ندہد مزید دارین را منتظر و متوقع باشد طاقیۂ تبرک فرستادہ شدہ است ہم براوب قدیم بپوشد و ہمراں رود مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دعا مطالعہ نماید۔ وقت ضیق بود سبب آں مکتوبے علٰحدہ نوشتہ نشد مارا در دعاے خود تصور کند و با خود داند ملک رکن افلح بسلام و دعا مخصوص است والسّلام

مکتوب پنجاہ و نہم

بجانب شیخ منور نبیرۂ شیخ الاسلام فرالدین صاحب سجادہ اجودھن

دعاے محمد حسینی کہ رقبہ اخلاص در رقبۂ عبودیت حضرت شیخ فرید الحق والشرع والدین مناسک میدارد تمناے برد یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ چہ روشن دیدہ است کہ خاک آں آستاں کحل بصیرت اوست ہر چشمے کہ مستفیض و مستنیر بنور اوست وجہ اللہ ذی الجلال والبہا ست۔

عجب از ساکنان مکہ جہاں سرگرداں کعبہ وآں غافلاں از ہمہ آثار او دست کوتاہ داشتہ پاے در بستر غفلت دراز کردہ بخواب حرماں و بنعاس انتعاس قانع وفارغ ماندہ نعوذ باللہ من شوم امثال ھذا الرجال ہمانا کہ سنائی گفتہ است ؎

گرفتہ جنبیاں احرام مکہ خفتہ در بطحا

الحق اگر کسے را آبرو خدا دادہ بود آتش بر روے جہاں خاکی زند سر از سدہ علیاے شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین بر نیارد چہ گویمت اگر افلاک سبعہ صد چند رفعت خویش تر و بالائے ساز و خواہند تا پایۂ کرسی مسعود محمود و مودود بوسہ زنند اگر میسر شاں شود زہے سرافرازی کہ ایشاں را دست دادہ باشد وخہے عرش عظیمے کہ مقعد مجلس ایشاں گردد آرے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ۔ مخدوم زادہ شیخ منور نور اللہ قلبہ بنور معرفت دعا مطالعہ کردہ محقق دانند۔ رباعی

چہ بکونین میشوی مغرور ﷺ ہر دو عالم بدو مبادلہ کن
صورت خوب تو ز نسخہ اوست ﷺ باز خواں و بہ بین مقابلہ کن

اگر نوع انسان از جنس حظوظ بشری و از حد اغذیہ حیوانی در نگذشت فضلے از سائر دواب ندارد ہر اکبر و اصغر داند کہ امتیاز بشکل ومثل نتیجہ حقیقی ندہد عقبیٰ ہم رفعت اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ماندہاں وہاں بحظ حاضر و از ظاہر بہ نفس راہ مدہ در حال و مال حرماں نقد جیب تو باشد وجز بحسرت و افسوس وجود ت نالامال نبود چو در حال بر خصلت خر و ستور رفت در مآل ہماں پیش آید اگر بفضل اللہ الکریم بصفت سبوحی و قدوسی برائے آں نزاہت ہماں شود متنزہ نماید۔ سبوح قدوس ربنا و رب

الملائکۃ والروح۔ نظم

دولت آن را مدان کہ وادندت ❊ بیش از ابنائے جنس استظہار
تا ترا دولت است یار نہٗ ❊ درجہان جز خدائے دولت بار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں دولتست کار آن کار

ہر یکے را منصب نفس خویش باید بود چنانچہ من خود را شناسم تو خود را — ؟ محتسب
دیگر برین مطلع نباشد اندیشہ کنیم کہ با خود چہ داریم وکدام دیگ سودا
پختہ ایم با وہم وخیال عشق میبازیم بامید توالد وتناسل رسے کہ بکعبۂ
وصال عنقریب رسیم کعبہ را پشت دادہ بسمت افعال انتقال ماست۔
مینا ید بیت اللہ مقر و ماوائے ما باشد درعزبلہ مسجد بیت الحرام ساختہ ایم
آرے فردا آنہا پاکتر کہ بود واز ما عاقل تر کر اشارند درشورستان کشت گندم — ن از ما
پرداختہ ایم لانزاع فیہ برخوردار ہم شد ہیہات فہیہات انہ ظن فاسد — ؟
ومتاع کاسد از مخدوم زادہ متوقع است کہ نفس را پاکتر دارد ودل را
متوجہ بخدائے خویش نزدیکتر اللّٰھم کار بجائے رسد کہ دولت قربت بحلے
کشد کہ فریاد انا من اھوی و من اھوی انا برآید لاحول ولا قوۃ الا باللہ
کجا افتادہ ام۔ بیت

گفت[ہ] برمن تو عقل دل کن
مبلغ کن تکلفش منزل کن

درچہ خیال اید وکدام گمان با خود میبرید ہرچہ قرار گرفتہ
اید ہیچ فکرت دامنگیر نمیگردد آہ کرہ۔

ہ درہر دو نسخہ این شعر ہمچنین است۔ ع ح۔

مکتوب شصتم

بجانب شیخ سعدالدین نبیرهٔ شیخ فریدالدین ساکن اجودہن

دعاے محمد حسینی کہ روے دل وحسین جاں را بسمت راہ روندگاں قبۂ
مبارک شیخ الاسلام فریدالدین میساید وآرزوے می پرو دگر غیرت دلش
بے غبارے کہ بچشم جانش افتد صورت انجلا جلوہ نماید کہ عین کحل بصیرت
بصائر مبصرات است روشن دلاں وانند دیدہ وراں ہر کار شناسند
درکلام چہ لحظہ در نظر می آید قولہ عزمن قایل قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
امتیازے واشتراکے می فرماید محقق است مابہ الامتیاز غیر مابہ
الاشتراک باشد علی ومعاویہ را دریک پلہ منہ شیخ فریدالدین را با صوفیان
دیگر بیک سلک منج کہ او فقیرے گرانست وزنے دیگر دارد وہم سنگ
او نہنگ وپلنگ باشد نہ کلنگ لنگ ولیکن۔ بیت

نہ یک فسوس کہ ہردم ہزار بار فسوس
نہ یک دریغ کہ ہردم ہزار بار دریغ

بسیارے باشندگان آنحضرت بداں مانند کہ دیدہ بودم از نظارہ
نور آفتاب مردمک معتزلی از دیت جمال رب الارباب۔ ہمچنیں گویند۔

تو گنج رحمتی بیچارہ محروم ٭ تو شمع عالمی بیچارہ محجوب

فرید وحید باشد فرید تنہائے است کہ بسیار جانہا فداے این
تنہا باد کہ نظیر وقت خود بود وما من نبیّ الاولہ نظیر فی امتی فرید
از بے نظیران عالم است یعلم اللہ وکفی بہ علیما اگر فضل درباب
فضل شیخ فریدالدین عقیق تحقیق کنم کتابے مجلد مضخم شود۔ اگر

اگر ملی او تعالی بود مشتمل بنده با آں ہم جزوے از جلدے نبندے از قائمے ؟
ورقے از دفترے سطرے از صحیفہ حرفے از سطرے نباشد غریقاں دریاے
معرفت دانند شناوران بحار وحدت شناسند کہ لَنَفِدَ الْبَحْرُ کدام درشہوار
را تلویحے می کنند کلمات ربی ہمیں دوستاں خداے اند عیسی کلمۃ اللہ بکدام
معنی است ہماں صورت اینجا متصور است غایت ما فی الباب در
صورتے ظاہر را نظر شدہ است وفی موضع حکم باطن میکند۔ مخدوم
زادہ سعد الدین اسعد اللہ فی الدارین معلوم و مقرر دانند کہ دل پیر آئینہ
دل مرید است و دل مرید آئینہ دل پیر مرید در دل پیر خود را بیند۔ ن خدارا
فَاتَّبِعُونِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ہمیں اشارت کردہ است و پیر در دل مرید خود را
بیند۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ نمودارے ہم ازین اسرار است
براے توجہ معنی را وجود صورت ظاہر شرط نیست اندیشہ کن چند قرن باشد
کہ مصطفٰے علیہ السلام بہ تتق عزت محتجب است و بحجب غیرت مستتر با این
ہمہ بسر چہ کارہا پیش بروند و بار وجود را تا بکدام منزل فرود آوردند آرے
آن آستانہ حضرت رسالت است شاید کہ جز بعض انبیا را نبود و ابست
رب شیئ یثبت ضمنا ولا یثبت قصدا بشرف و فضل اتباع او
ناطق است توکریمی ترا کرمے مہماں طلبیدہ بود ہر آئینہ طفیلی کہ برابر باشد
نہ آں کہ او در ماکل و مشارب و در مراحج و مفاتح اشتراک بر و متابعان
حضرت خاتم انبیا ہم برین قیاس اند اکنوں ترا متوجہ شیخ باید بود چیست گلہا
چینی ازیں بوستان و تا چہ حد برخوردار گردی کہ ثمرات آں ہر کہ از چشتیان
چیزے چشید ہمبرین عمل بود مخنب خواجگان ما را کہ بر ساے صوفیہ بحکم ارشاد
و تعلیم نقل است ماخوذ بدانچہ الحق والزم داشت و اصوب بود اشارتے

ن اقدامے کند نمودیم اما نمی دانیم تا کدام منحوت باشد که برین سوے اقتدا میکنند و ہر کارے بسر برد و عمر عزیز را بخواری نگذراند چہ فرمایند علما باللہ و عرفاے واصل مقربان حضرت و ہم نشینان مقعد صدق آنکہ خود را نشناخت خدا را نیافت بسعی خویش قدم در ہلاکت و تضییع خود نہاد یا نہ بعرفان اتفاق و باجتماع اجماع یک کلمہ گروند بیک زبان یک سخن گویند آرے اگر قیس درہیان و اگر ہادیان و مقربان بلکہ علماے ہمہ ادیان نے نے بلکہ صغار و کبار ایشان بہ صحت عقل و سلامتی فہم اصح الجواب بمثل نگینہ بر انگشتری دل نقش کند چہ می گوئی ہمچو من و توے را کسے عاقل نامند و ہیچ یکے از ما ہمہ ضایع و وامانده نزبود لا واللہ اگر وجدان مطلوب نیست در طلب چہ شد اگر در معرکہ مردان جولان گری میسر نیست نعرہ دہ مردہ کجا رفت اگر حقیقت وصال نیست وہم و خیال چہ شد واگر نیکوتر شناس در طلب خوشتر از درمان وجود مقصود و خواجۂ ما سرور ما پیشواے ما مقتداے ما یعنے فرید الدین مسعود نور اللہ مرقدہ قدس اللہ روحہ بر ہر کہ خاطرش خوش شدے فرمودے خداے ترا درد خود روزی کند۔ والسّلام

مکتوب شصت ودیکم

بجانب بعضے مریدان و معتقدان سالکان چندیری و چہترہ وایرج

دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند تسلیماتے کہ ضمیر قلوب احباب را تحیات حیات بخشد احباب بصورت تقدیم مختص و مخصوص اند کلماتے چند ذوق آمیز در اسرار حریم گفتار در نیاید امانمودہ شد بقدر فہم مخاطب و درک مستر شد

تعالیٰ و تقدس عجب اشکالے محدث تواں کرد و یا ازاں دم تواں زد سخن نسبت
را چہ قسمت گفتار یحبہم و یحبونہ مر و فقیہ تاویلے کند اما اطلاق لفظین از
من تعیّنے دارد کہ فیض قدوسی و سبوحی از عالم گذراں و از طرفے لحظہ کناں
چشمے بدیں گون نہادہ اناحاسب ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ترا مردماں را نصح میباید کرد این چہ سخن است محبت بے معرفت صورت
نہ بندد و معرفت ہر دو طرف قسمت شود یکے معرفت عامہ حالی شود ۔ انہ
سبحانہ لہ الجمال الکل والبہاء الجمل و گفت اند الاذن تعشق قبل العین
احیانا از ین معرفت صورت ہوسے روے نماید محتمل از بس توجہ و یاد کردن
نکتۂ از عالم محبت ہم نقد وقت او شود دیگرے باشد کسیکہ با اہل محبت
مصاحبتے و مجالستے و صفت ملازمت کند از ین تخم امید ہم باشد کہ
حَبّ حُب بروید تا بجائے رسد کہ مرد را لقب حب شود و جہے کہ بود ہم
نظارۂ آیات از قدرت بالغہ و حکمت عالیہ رستہ است نکرے افتد
آنکہ او را این قدرت و این حکمت است تا چہ جمال و تا چہ جلال و
تا چہ کمال دارد برین قدر ہم جنس طرف طلب شود و آں را کہ ما طالب باشیم نائیم
او کسے است ہر چہ دریں جہاں بود ہر نیک و بدے کہ بگذرد و ہر تخویفے
و ہر ہیبتے برائے آں و با او کنند طلبش زیادہ تر و روش مزید تر باشد حکایت
او برین جملہ است بارہا در وقت خویش با خود گویم اے سفلی ظلماتی و اے
محدث ربانی ترا با جناب حضرت عزت و با جمال لایزال چہ نسبت
نہ کہ بے ادبی شوخی نہ کہ بے شرمی مکابری استغفر اللہ از ین باز آید مکاری
و صد گونہ استغفار کند و گوید این التراب و رب الارباب و این الماء
والطین من حدیث رب العٰلمین جہد کند بہر تدبیرے کہ توانیم از ین خطرہ

بازمانیم مسکین بیچارہ دردمند بعہد وسوگند تو بطلب وعشق ومحبت گردانی
حال بہ نمازے وتلاوتے وباکسبے وکارے متعلق شد ازاں طلب غافل و
خودبیں گشتہ لبغتۃ سوفجاۃ نظر بہ دل افتاد چہ احساس کند ہم ادرامی طلبد
ہماں رامیجوید بر وفق حال او ایں بیت ورد او شود۔ بیت

دل راز عشق چند ملامت کنم کہ ہیچ
این بت پرست کہنہ مسلماں نمی شود

فقیہ طعنہ میزند محدث پند میدہد مفسر بوہم وخیال خویش دیگر سودائے
می پزد واین ہمہ خصماں آں مسکیں وبیچارہ اند با این ہمہ ایں شیفتہ آشفتہ و
این گرفتار زلف وخال یار ہمہ تجا سر دتوقع فریاد برمی آرد۔ رباعی

مجنون عشق را دیگر امروز حالت است ؛
کاسلام دین لیلیٰ دیگر ضلالت است
جز یاد دوست ہر چہ بری عمر ضایع است ؛
جز سر عشق ہر چہ بجوئی بطلالت است

یعنے ؎ علمے کہ رہ بحق نہ نماید جہالت است

میگویند اگر با این ہمہ درد دوستی در دوزخ برند لخ لخ وان یزید
عیو با علی العیوب رقص کناں ہماں سوروم دوزخ را چوں عروس نو کار
خیر کردہ بہزار آرزو دربرگیرم۔ بیت

عشق وشراب ناب وخرابات وکافری
ہر کس کہ یافت شد ہمہ ز اندوہا بری

واگر بہ بہشت اورا کشد لمیسعٰی نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِم سابق وفائز او
باشد با این ہمہ بند دوستی از پا گسلد وست آویزے بغیر دوست نمی بود ؎

اگر بے تو بود جنت بر کنگرہ نہ نشینم

حکایت ثوبان ومحبت او بارسول اللہ مشہور است ومذکور ہاں ہاں اکنوں تو درچہ کاری مگرمی خواہی شورستاں راکشت زار سازی بامید بار وبر ہرگز برخوردار نخواہی شد یا می خواہی بانقش حمام بامید توالد وتناسل عشق بازی ہرگز بکعبہ وصال نرسی یا برآب رواں معمامی نویسی بسیار معانی واسرار فہم تو خواہد شد شاہد بازی وپارسائی بہم نیامیزد۔ بیت

بگیر جامۂ صوفی بیار جام شراب

کہ پارسائی ومستی بہم نیامیزد

اے دوست واے برادر واے یار اگر عشق نبودے سبزہ نرویدے واگر عشق نبودے ہیچ حیوانے بچہ را نہ پروریدے واگر عشق نبودے فلک نگردیدے واگر عشق نبودے ہیچ وجودے درجہاں خداوند تعالیٰ نیافریدے

حدیث قدسی است فاحببت ان اعرف شنیدہ باشی واگر تو باخود گماں بری ہوسے است در دل وتمنائے باآں منضم آنکہ چہ شود۔

بیت

علم وعمل وزہد وتمنا وہوس ؛ ایں جملہ رہست خواجہ منزل پیدا شت

پیران نود سالہ را پرس ہر شب ہر روز زحمتے کردند وہمہ شب بقیام و روز بصیام گذرانیدند وازیں کہ نشانی گفتہ ام تو چہ میدانی وقتے خطرہ ایشاں گذشتہ باشد لاالہ الااللہ ابواب بر وحسنات مستفیض وشایع است ہرکہ کند نیکم و نیک کار باشد سلوک کار طالبان حق است تا براں طریق سلوک نکنند نزدل ورمنزل وصول میسر نیاید قولہ تعالیٰ عزمن قائل قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ محب آرزو دربا کہ ہم محبوب گردم بسبب نیست قبول ہیچ طریق کہ ہم محبوب شود

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را فرماں رسید بگوہر کہ آرزوے آں دارد کہ محبوب
محبوب گردد یا مستعد بدولت و قبول شود اتباع من کن یعنی بداں راہے
کہ من سلوک کردہ ام و بمنزل مقصود مراننزول شد ہر کہ بداں راہ سلوک
کند ہمانچہ مقر و مستقر من است با من ہم زانو و ہم قدم گردد تو گوئی یا رسول اللہ
کہ برابر شود آرے کہ با او برابر شود و لیکن ہم ازاں نجے کہ او دریاہا آشامید
قطرۂ بکام چکانند دیگر فضل متبوع و ذل تابع و شرف سابق و خست مسبوق
مبرہن و تیقن است اکنوں قد تکت الکلام روا باشد۔ غزل

ن وصول

فذلک

درجہاں شاہدے و ما فارغ ❊ در قدح جرعۂ و ما ہشیار
بعد ازین دست ما و دامن دوست ❊ پس ازین گوش ما و حلقۂ یار
رہ رہا کردۂ ازانی کم ❊ عزندانستۂ ازانی خوار
دولت آں را داں کہ دادندت ❊ پیش از ابتلاے جنبش استظہار
تا ترا دولت است یار نۂ ❊ در جہاں جز خدائے دولت یار
چوں ترا از تو پاک بستانند ❊ دولت آں و لست کار آں کار

والسلام۔ حدیث برادرم مولانا برہان الدین محمد ساوی و مولانا کمال الدین
و مولانا کبیر الدین و سید السادات اکرام داحسن و شیخ میراں بدہ و خوندمیرو
میرجندہ و مولانا اشرف الدین و سادات کرام منتنات بخدمت سید معین الملۃ
والدین و اصحاب و یاراں و مولانا نظام الدین بہر کہ گرد ملک معظم و یار
عزیز و ملک قیام الدین و مولانا معظم اسحاق و مولانا منہاج و مولانا عماد
و سید السادات و منبع السعادات سید مسعود لازال کاسمہ مسعود و امیر فضیل و
ملک ابراہیم ظہیر و محمد ظہیر و اصحاب و عزیزاں از عورات و مرد کہ با ما نسبت
و پیوندے دارند و مولانا قوام الدین خواجگی و برادر او ادعیۂ مستجابہ لکل احد

بجا بلیقو به مطالعه فرمایند و مولانا سلیمان کو توال ایرج دعا خوانند شب و روز را بوقت خوش و بور و خوش و منور دارد و اگر خیر الدنیا والآخرۃ باشد شرط کار عقل نیست زینهار نخواہم کہ خود را شیخ و مجاز واصل کنی و من ترا کارے فرمودہ ام چنانکہ بحضور تو شخصے التماس پیوند خواہد کرد ہموں را وکیل کردم تا از جہۃ من تلقین کند خود پیشتر ازین قدرے قدرے ندانند شنیدہ ام با مرداں می نشینی و حکایت و کلمات می گوئی خود را ضایع مکن عمر عزیز ایستادہ کردن نمونی ہست زینہار تا ازاں غافل نباشی۔ بیت۔

دریاب اگر تو عاقلی بشتاب اگر صاحب دلی
باشد کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

اللہ اللہ۔ رباعی

نا مرد مباد ہیچ فردے ؛ بے درد مباد ہیچ مردے
بے درد مباد ہیچ وقتے ؛ بے وقت مباد ہیچ وردے

مولانا اسحاق تجدید دعا خواند بسیار تشویش طرف ماست از جہت تو کہ ترا بے تربیت رہا کردہ ام ترا جز مجرد پیوندے نشدہ است اکنوں در پردہ ام ملک تاج الدین نیز خواہد گفت اگر بر ما برسی انچہ تو انم درباب تو تقصیر نخواہد رفت والا فالامر بیدک والسلام

مکتوب شصت و دوم
بجانب اصحاب گجرات

تسلیمات ما یستحق بہ الاصحاب بمبالغہ بلیغ تبلیغ یافت علی العموم معلوم مفہوم ہر یک باد کہ مبنائے سلوک بر دو مقدمہ است تخلیہ و تجلیہ تخلیہ اعراض

دل باشد عما سوی اللہ و تزکیہ پاکی نفس باشد بما رضی بہ اللہ سخن چیزے موجز
بطریقہ اشارت دل منو و آں موجزے چہ می نویسم عاقلاں خواہند دانست
بر مستفہماں و عوام مردم تعبیرے و تفسیرے خواہند کرد دوم مقدمہ تجلیہ عبارت از
اقبال الی اللہ باشد بتوجہ و دیگر نفس را بانواع عبادات مشغول دارد و سراین
ہردو طلب و ارشاد پیراست ہر کرا اینکہ گفتیم جمع آمد فایز بسعادات دارین شد
وظافر درجات منزلین گشت ہر کہ رہ دین یافت و بقربات و مواصلات
رسید و از درکات نجات گرفت ہم بد انچہ اشارت رفت ہم بداں
رہنمونی کردم قدم بر قدم زد۔ رباعی

تا در نزنی بہر چہ داری آتش ❊ ہرگز نشود حقیقت عیش تو خوش
عیار اتر از خار باشد مفرش ❊ عیار نہ پاے درین راہ مکش

ہر کرا پرسند از مشائخ کہ بدولت قربت حق و محبت او بچہ رسیدی
ہمہ بیک زباں گویند و ہم بیک کلمہ باشند خلاف ہواے نفس کردیم
و شبہا بیاد او بہ بیداری گذرانیدم و روزہا بدوام صیام و تقلیل طعام بسر
بردیم و توجہ را ملازمت کردیم و فضل حق در آمد بہ برکت اقتداے پیرو پس
روی او مرادات مارا جذبہ وجود مانہاد کلی این بود کہ نوشتیم جزئیات را
برین تطبیق بدہ ہر جا کہ ہوائے است پس انداز و ہر جا کہ آرزوئے است
از پیش نظر خود بدر کن نظارہ شو کہ ازین مکاسب چہ مواہب ترا دست
دہد۔ بیت

نصیحت کرد مکتو ساں اگر آزادۂ بستاں
اگر گوئی کہ نستانم غلام تست مکتو ساں

خدمت سید موسیٰ و سید میراں و ملک شہ و سید علاء الدین و مولانا نظام الدین

بدہ و دیگر اصحاب کہ اسامی ایشاں در نقد وقت یا دنیا مد باجمعہم از ما سلام و
دعا خوانند و برین چند سطرے کہ نبشتم نظرے شافی کنند واللہ الموفق
للہدایت والرشاد باید کہ جملہ یاران قدیم و جدید متوجہ باشد تا بعد ظاہری
زیاں کار ایشاں نباشد۔ والسلام

مکتوب شصت وسیوم

بجانب قاضی برہان الدین

فرزند دینی حاکم شرع دعاے محمد حسینی مطالعہ کند نبشتۂ او رسید مضمون
معلوم شد والحمد للہ علی کل حال الا احوال معلوم باد ہیچ کارے و کسبے مانع
طلب حق نیست در ہر کارے کہ باشد باشد چوں این دو چیزیکے پاکی نفس
دوم توجہ تام یعنے دلے دریاد خدا ہر گاہ کہ این دو چیز دست داد سرمایۂ نعمت
ہمہ سعادتہا در دامن تو بربستند ہموارہ دریاد خدا باشد دل را دریاد خدا دارد
ہماں سو توجہ دل باشد و نفس را پاک دارد سرمایۂ تصوف جناں تصوف
ہمبرین است اما کارہاے دنیاوی انتم اعلم بامور دنیاکم باید کہ در جملہ
کارہا پیروی پیر را مددے دارند و استمداد از پیر طلبند در ہیچ کارے
درماندگی نباشد و آنکہ از جہت کفش و جامہ تلقین ذکر التماس کردہ بود تلقین
ذکر بحضور تعلق دارد و انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ ترا دست دہد براے آمدن
بیائید اگر نصیب باشد می شود و تلقین کردہ آید و کفش ہم در تلقین ذکر دادہ
میشود و کذلک جامہ ملبوس انشاء اللہ ہمدراں وقت نصیب شود طاقیہ
براے آں عزیز ارسال شدہ تجدید وضو کند طاقیہ ہم بپوشد و دوگانہ نماز
گذارد و از خدا حاجت خواہد دیگر از جہت پنج عورت التماس پیوند کردہ بود

برائے ہر یکے رومال ارسال شد قاضی برہان الدین بنیابت من این
عورات رابعیت کنند بدین طریق کوزۂ پرآب درمیان نہد یک طرف
کوزہ آں عورات با تمام اندام خود بپوشد سر انگشت کشادہ دارد دریکطرف
کوزہ بنہد و دریکطرف کوزہ سر انگشت شہادت بنہ و بنیابت من زبان تو
نائب زبان من بنیابت من بگو عہد کردی با این ضعیف و با خواجۂ این
ضعیف و با خواجۂ خواجۂ من و با مشائخ طبقات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
اجمعین چشم نگہداری زبان نگہداری بر جادۂ شرع باشی ہمچنیں قبول کردی
آں عورت گوید قبول کردم تو دستار پیچہ بیفشاں تکبیر بگو در سر او بنہ و بگو برو
و دوگانہ نماز بگذار و بعدہ چیزے خوردہ پیش تو بیار و آنکہ آں را بہر درویشے
دہد ہمین رسیدہ باشد و بگوید کہ پنج وقت نماز ناغہ نکنید. مگر بعذر شرع و بعد از
نماز شام شش رکعت نماز بگذارد بسہ سلام بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص
سہ بار بعد سلام سر بسجدہ نہد و بخواند کلمہ تمجید سہ بار یا پنج بار و یک دوگانہ
دیگر برائے حفظ ایمان بخواند در ہر رکعتے بعد فاتحہ اخلاص ہفت بار و معوذتین
یکبار بعد سلام سر بسجدہ نہد سہ بار یاحی یا قیوم ثبتنی علی الایمان گوید و بعد
نماز خفتن یک دوگانہ گذارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص دوبار
و بعد سلام یَا وَهَّابُ ہفتاد بار بخواند در ہر ماہے سہ روز روزہ دارد سیزدہم
چہاردہم پانزدہم ایام بیض این قدر ناغہ نکند و در رضائے شوہر باشد و جہان
خالی از شادی و غم نیست در غمی باید چنانچہ رسم عورات است نوحہ کردن
گلہ کندیدن بدن جہیدن بعد ازین این چنین نباشد ہر کہ این چنین کند از دائرہ پیوند بیرون
آمدہ باشد۔ کاتب حروف خادم درویشان سراج شہریار محمد متبنی سلام
دعا تعریض کردہ نمود انشاء اللہ یکبار چیزے جامئہ ملبوس حضرت مخدوم جہانیاں

چہد کردہ فرستادہ آید وقتے کہ نغزے دیگر مخصوص بیاید باروش داما تلقین بغیر حضور ممکن نیست تا معلوم گردد انشاء اللہ دوست دہد والسّلام۔

مکتوب شصت و چہارم
بجانب مولانا سلیمان

فرزند دینی مولانا سلیمان دعاے محمد حسینی مطالعہ کند و محقق داند انچہ برآں عزیز نبشتن مطلوب بود آں جملہ در فرمایش مولانا اسحٰق مکتوب شدہ آت دوم بازنبشتن حاجت نباشد وآں چہ تو واقعہ نبشتہ بودی نیکو است امید وار بشارتے است امّا دل برآں بستن بازماندن از مقصود باشد مطلوب ما عزتے دارد کہ بہ ہرزہ در کتابت نتواں آورد وآہ تا بندہ باخداے یکے نگردد چنانچہ جز خداے را نہ بیند ونداند ونشناسد نتواند گفت چیزے وبجاے رسید وایں کارے بس عزیز واعزالاشیا است ترا امیدواری شدہ است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و پنجم
بجانب امیر چندہ

فرزندم امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کند۔ چہ است کہ مردچیدہ کارہاے گزیدہ نکند انچنیں زود نباشد امید وارم کہ تو آں کنی کہ چشم و دل دوستانت شاد گردد کارے کہ خوندمیر کند تو چرا ہماں نکنی باتو نیز استعداد آں مرکب است۔ والدہ خوندمیر دعا خواند بیشتر احوال در عبادت وطاعت گذارند عورتے کہ کار مرداں کند او مردے است بر صورت عورت

واگر مردے کار عورتاں می کند یعنی ہوا پرست باشد او رعورتے است بر صورت مرد بلکہ بدتر ازاں۔ حدیث۔ خواجہ امیر چندہ دعاے محمد حسینی مطالعہ کنند ازاں برادر عزیز متوقع کہ ہماں در عبادت گذرانند بہ قاز وعشا یر زندگانی کہ باید ہماں کند مارا وشمارا ازین جہاں جز عمل نیک بردں چیزے دیگر صورت ندارد۔ والسلام

مکتوب شصت وششم

حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سید محمد حسینی گیسو دراز نور اللہ مرقدہ بجانب مسعود بک

میگوید ضعیف محمد حسینی وفقہ اللہ تعالیٰ علی طریق الصواب کہ انبیا علیہم السلام نخست از خداوند تعالیٰ تقدس مقام ولایت کہ عبارت از قرب حق و معرفت خداے واطلاع بر حقایق است باقصی الغایات کہ ورآے آن ولایت درجتے ومکانتے نباشد یافتند۔ پس آں ہر کرا از میاں این اولیا حق تعالیٰ بعنایت بغایت براے نبوت ودعوت خلق را بر گزیدہ۔ وہم ازین جا گفتہ اند کہ انتہاے مقام ولایت ابتداے مقام نبوت است پس ہیچ نبی نباشد کہ اوّل بدرجہ ولایت باقصی الغایات نہ رسیدہ بود پس آں درجہ دولت نبوت یابد و بعضے صوفیاں متاہلہ کہ ایشان اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر انبیاے سابق فضل نہند بدو وہم یکے آں کہ گویند اصل ولایت قربت است ومعرفت واطلاع بر حقایق است نبوت کار سیست بر خلق خدا بندہ را میفرستد ازین جا معلوم می شود کہ تفضیل ولی بر نبی کردہ اند کہ این رکنے است بناے نبوت بر آں رکن است

چناں کہ گفتیم آں اصل کار نیست۔ درمیاں این مرداں این وہم رفت کہ مگر تفضیل ولی بر نبی می کنند و دوم وہم میاں متعلماں علی العموم است۔ ہر کہ بود و نہ نام خواندہ باشد رُبَّ شَیْئٍ یثبت ضمناً ولا یثبت قصداً بسا چیزے بود کہ بضمن ثابت شود باصالت ثابت نشود چنانکہ گویند صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآل صلی اللہ گفتن نتواں اما بضمن روا باشد اگر این معنی فہم کردی اکنوں بداں کہ صوفیاں متالہہ میگویند بعضے از امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از دولت اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں دولت یابند کہ شاید انبیاے من قبل را نبودہ باشد چنانکہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گوید اللھم اجعلنی من امۃ محمد ؐ و بداں کہ دراں شب کہ عزیز برمن آمد و از ولایت و نبوت سخن گفتہ ام ومیگویم و ہر کہ این سخن خواہد پرسید ہمیں خواہم گفت این را دستگیر ہر کرا خواہی بکنا اگر مرداں گویند کہ ولایت بر نبوت فضل مید ہد بگویم سخن این است ھذا مذھبی و معتقدی و علیہ الی وجدی والسلام

مکتوب مسعود بک رح

جوابِ نامہ رقعہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ حضرت محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ

الحمد اللہ الذی رفع درجۃ النبوت علی الولایۃ باقصی الغایات والصلوٰۃ علی نبیہ محمد افضل الانبیاء بالختم والنھایات وعلی الہ من الاولیاء الذین حققھم بشرف المتابعۃ والھدایات اما رقعہ آں عزیز رسید مضمون مفہوم کشف فرمودند کہ ولایت عبارت است از قرب حق و معرفت خدای۔ واطلاع برحقایق باقصی الغایات انبیا دارند درین شکے نیست پس گفتہ اند

بعد آں حق تعالی ایشاں را دولت نبوت روزی گرداند و ہم ازین جا
مشایخ گفتہ اند نہایت درجہ ولایت بدایت درجہ نبوت است
این معنی دلالت می کند آں مراتب کہ در نہایت ولایت حاصل آ
بدایت در نبوت باشد اما نہایت نبوت در ادراک یکے از اولیا نیاید
کہ آن را غایتے نیست چناں کہ در تعرف از خواجہ بایزید مردیست اول
احوال الانبیاء آخر نہایت الاولیاء و لیس لنہایت الانبیاء علیہم السلام
غایت مدرک پس نبوت مجرد تبلیغ شرایع نباشد کہ نبوت بمعرفت و استعلا
است یعنی پایہ قدر آں مقام ولایتے کہ واشت رفیع شد در مرتبہ رسید کہ ہیچ
یکے را غیر انبیا باولیا دراں گذر نبود و آں انباء حق است در نفس نبی بتائید
وحی این بیان غایت قربت و اطلاع بر حقایق است کہ نبی منبئ مشافہۃً
عن اللہ تعالی است و این اثبات بر حقایق بود کہ اصل نبوت است و ہم
مبنی للخلق و این اثبات و دعوت و تبلیغ شرائع باشد کہ فرع آنست پس حرمت
و معرفت باقصی الغایات در مقام نبوت باشد و ہر شخصے را کہ آں مرتبہ
باصالت دادند پس اگر آں مرتبہ را کہ عبارت از قربت است چو تائید
ندارد و در وبعد راگنج بود زیرا کہ قربتے کہ تائید نبوت ندارد و در وبعد را گنج
بود ہمچناں معرفت و اطلاع بر حقایق بے تائید نبوت محقق نگردد و آنکہ انبیا
علیہم السلام واجب العصمت اند بتائید نبوت و آنکہ ایشاں را پیش ازاں کہ
مبعوث نبوت شوند از گناہ معصوم میدارند اثبات آں معنی نیز بعد ثبوت
نبوت است پس آں عصمت را اثر نبوت باشد کہ اصل نبوت نوریست
از عالم الہی بر ارواح تافتہ و ایشاں را منور گردانیدہ عصمت ایشاں ہم بداں
نور است کہ اول ما خلق اللہ نوری و کنایت ازاں مقام است در

حجۃ الاسلام این جزرا بیان نور نبوت داشتہ است و این قول در کنوز الجواہر آست
چوں قالب معنوی می گردد و عقل کامل میشود آں نور بر ایشاں تجلی میکند و ایشاں
آں را بتائید وحی در می یابند و روا باشد کہ پیش از نزول وحی و بلاغت دریابند
چنانکہ در باب جہتر یحیی علیہ السلام گفت یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَیْنَاهُ
الْحُکْمَ صَبِیًّا و مراد ازاں حکم نبوت است و در باب عیسی علیہ السلام نیز فرمودہ
در ولایت اوطعن کردند صدیقہ رضی اللہ عنہا اشارت بمہتر عیسیٰ کرد ایشاں گفتند
کودک چگونہ در گہوارہ سخن گوید عیسی علیہ السلام گفت اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ آتَانِیَ
الْکِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا وَّجَعَلَنِی مُبَارَکًا ازاں جا معلوم شود کہ نبوت انبیا
بہ وحی است ہمہ وقت دارند اما دعوت ایشاں موقوف ست باذن اللہ تعالیٰ
ہر وقت کہ او باشد بکند چنانکہ در باب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وداعیًا
باذن اللہ مصطفیٰ گفت کنت نبیا وآدم بین الماء والطین این جزاست
از مقام نبوت در عالم روحیت پس بر حکم این حدیث روشن گردد کہ اصل
نبوت معاملہ ایست با حق در غایت قربت و رفعت و تبلیغ شرائع فرع
چوں آں است این معنی ثابت شد ہمہ حال نبوت از ولایت چہ در نفس نبی و چہ در نفس
غیر نبی افضل باشد ہم بر قول آں عزیز و انبیاے پیشیں آنانکہ مبعوث بنوت
شدند باتفاق مشائخ و علما ولی بودہ اند پیش کہ از درجہ ولایت بمرتبہ رسیدہ اند
وآں از دو حال بیروں نیست یا بر سبیل ترقی یا بر سبیل انحطاط و در حق انبیا انحطاط
جایز نیست ماند ترقی وآں خود اثبات تفضیل نبوت بود بر ولایت ہم در
نفس ایشاں اگر ولایت را بر نبوت فضل و ہند انحطاط بر انبیا لاحق شود و
آں کفر است نعوذ باللہ منہا و این معنی کودکے کہ شناسائے حرف شدہ باشد
نہم تواند کرد دلیل دیگر آنکہ انبیا پیش ازاں کہ مبعوث بنوت شوند عصمت

ایشاں از ذنب صغیرہ و بنز و یک بعض از کبیرہ ہم ہست روا باشد از ایشاں
بزاید و بعد وصول بدرجہ نبوت از صغیرہ و کبیرہ معصوم اند عصمت ایشان بیان قربت
است کہ با وجود اتیاں ذنب کمال تحمل قربت باشد پس این معنی ولایت
میکند بر قربتے کہ اورا در مقام نبوت حاصل باشد در مقام ولایت نبودہ باشد
و این فضل نبوت باشد بر ولایت ہم در نفس او حق تعالیٰ در اہل خلقت بعض
بر بعضے فضل نہادہ است و ہر یکے درجہ عالی تر نیست قولہ تعالیٰ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
اِذْ بَعَثَ فِیْہِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِہِمْ یَتْلُوْا عَلَیْہِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْہِمْ وَیُعَلِّمُہُمُ الْکِتٰبَ
وَالْحِکْمَۃَ و این آیت بیان فضل انبیا است بر اولیا ایات اللہ
نبوت ایشاں و مشہور انبیا بواسطہ حق تزکیہ نفس ایشاں از حق و تعلیم
با ولیا از ایشاں و تعلیم انبیا از حق مراد از کتاب تبلیغ شرائع است و از
حکمت اطلاع بر حقایق و نبوت آنرا جامع است کہ نہایات مقامات است
چوں ثابت کردیم مقامے کہ مفضول وا ر د و در فضائل ہست اما مفضول بمقام
فاضل نرسد در انبیا و صفت آمد ولایت و نبوت کہ او بداں تخصیص
یافتہ است روا باشد کہ ہمہ انبیا را ولی تواں گفت چنانکہ ہمہ انساں را
حیواں تواں گفت اما ہیچ یکے از حیواناں را انسان نتواں گفت پس اگر
ولایت در نفس نبی از نبوت افضل گوید چناں باشد کہ حیوانیست در نفس
انسان از انسانیت افضل گفتہ باشد و این اقرار بود بحیوانیت ولا عوذ
عن الجاہلین و آں کہ آں عزیز گفت صوفیاں منا لہ کہ ایشاں بعض اولیائے
امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل نہند بر انبیا بدو وہم یکے آنکہ اصل
ولایت قربت و معرفت و اطلاع بر حقایق است نبوت کاریست بر
خلق خدائے بندہ را میفرستد این قول ہیں مقدمہ آں عزیز است کہ

بالا ذکر رفت پس گفت ازین جا معلوم نشود کہ تفضیل ولی بر نبی کردہ اند عجب
ازین سخن وگرچہ معلوم شود یعنے بتاویل کہ کردہ اند درست چنانکہ براں سخن دلیل
امامت کردند آں رکنے است کہ بنائے نبوت برآں رکنے است معنی
ولایت چناں کہ گفتیم کہ آں اصل کار است پس ازین معنی اثبات دلیل آں
متالہہ بود نہ تفضیل ولایت بر نبوت ازینجا معلوم شود کہ اعتقاد آں عزیز آں
قول ست و ایں ہیچہ ثابت شود کہ ولایت اصل کار نیست پس نبوت
رکنے است زایدہ بود چنانکہ اقرار نیست تصدیق کہ آں بضرورت می خیزد
و این خود ہیچ نسبتے نگوید کہ نبوت از ہر دو سبب معلوم نوم و بعد موت و در آخرت
او نبی باشد کہ آنجا تبلیغ شرایع موجود نیست و این خلاف مذہب سنت و
جماعت است بلکہ او در نوم و یقظہ و موت و حیات و بدنیا و آخرت نبی است
و آں کہ آں عزیز گفت کہ در میاں مرداں این وہم رفتہ اگر تفضیل میکنند
ازین بیان کہ از جہت متالہہ گفتہ اند ہر کہ بشنود و را الیقین گردد کہ بداں وہم
تفضیل ولایت بر نبوت می کنند و آں عزیز بتاویل ثابت میدارد راست
کہ این اعتقاد سوائے وہم بیش نیست کہ ایشاں را در غلط افگند چہ ازین سخن معلوم
شود کہ ایشاں نبوت را کارے زایدہ میدارند موجب بعد کہ حق تعالیٰ بخلق
مشغول می کند بل چنانستے کہ می گویند ولی را کہ آں بعد نیست افضل باشد از آنکہ
آں بعد دارد یعنی نبی الا از جہت ولایت ہر دو را استاوی گفت اند بسی وہم
تفضیل جز این نبود و این بہ اتفاق مشایخ و علما کفر است بل دعوت انبیا
مثبت قربت است و اینجا نگفت است کہ تکلم بحق در مقام قربت اعلیٰ تر
از آن است کہ تکلم با حق کما حکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اللہ
تعالیٰ ما زال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ

کنت له سمعاً و بصراً و یداً و لساناً بی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی ینطق و این بیان دعوت بود در عین قربت پس با حق گفتن لی مع الله وقت چه اینجا شعور اثنینیت باقی است و آں جا در باقی آں جا مقبول قول حق است و او بصفت حق قایم و این جا مقبول قول اوست و او بصفت خود قایم پس بحق گفتن و با حق گفتن افضل بود که بیان قربت بداں گروه و این دعوات الی الله بالله که خاصه انبیا است اولیا را بمتابعت ایشاں این جا قوے ہست چناں که حق تعالی از مقام دعوت مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم خبر میدهد وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ و جاے دیگر گفت وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ تا بداند که قول و فعل انبیا بحق است با خلق و این اعلیٰ مقام است از مقامات قربت و اطلاع بر حقایق باشد اگر در حالت تبلیغ نفی قربت از ایشاں بر انبیا لاحق شود و این باجماع کفر است چناں که آں وہمیه بروش معکوس قرب. راعیں بود میدارند و ایشاں در دعوی خود نیز کاذب اند چه زیرا که روش وہم بود قربت و اطلاع بر حقایق او نیز وہمی و تصوری باشد و وہم خود ہیچ چیزے اثبات نکند و این از آں قبیل باشد وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا. عزیزے گوید. بیت

خواجه پندارد که دارم حاصلے ؛ حاصل خواجه بجز پندار نیست

پس آں عزیز که ایشاں را صوفیه مثالیه گفت و اگر وہمیه گفته بودے بہتر که الله را تمیز مفائت نبود پس فضل خود از دیگرے چوں کند تمیز فاضل و مفضول از عالم عقل بود و آنکس که ولیل جز بہم و وہم اقامت کردند رب شیٔ یثبت ضمناً و لا یثبت قصداً و آں را نیز نظیرے آوردند صلی الله مر آل مصطفیٰ را قصداً نگویند اما ضمناً صلی الله علی محمد و علی آله توان گفت از ین تقاضا کنند

اولیاے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را انبیاے من قبل قصداً افضل نہ ہند اما ضمنا
توان گفت یعنی نتوان گفت کہ اولیاے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
افضل اند از انبیا و این توان گفت کہ محمد و اولیاے امت او افضل اند از انبیا
و این عقاید نیز خلاف مذہب سنت وجماعت است بل مخالف نص و
خبر و اجماع کما قال اللہ تعالیٰ فی تفضیل الانبیاء علی سائر الناس وکلا
فضلنا علی العالمین و ہر کہ ہست از اولیا در عالمین داخل بود و رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز در اثبات این معنی گوید واللہ ما طلعت
الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر و در خبر دیگر
ھذان سید ان کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین النبیین
والمرسلین و نقل این ہر دو چیز از تعرف ست پس ہیچ ولی بہ تفضیل و در رتبہ
ابی بکر رضہ و بعد ابی بکر رضہ بدرجۂ عمر رضہ نرسد از انبیا چون فاضل تواند بود کہ
انبیا بحکم نص و خبر نیز از ابی بکر رضہ افضل اند در نہایت فضل و بدین قول کل مشائخ
صوفیہ و علما را اجماع است و این نیز در تعرف مذکور است واجمعوا علی
ان الانبیاء علیھم السلام افضل ولیس یوازی الانبیاء لا صدیق
ولا ولی ولا غیرھم وان جل قدرہ وعظمتہ پس ہر کہ از ان جمع نبوت
باجماع از اولیا نباشد اگر ولی ہم گوید از وہم بود کہ وہم تخنگاہ شیطانست
قولہ تعالیٰ اولیاءھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات
الوھم وادخلنی بنور الفھم پس آنکہ بوہم اولیاے امت محمد را از جہت
متابعت او درجۂ تصور کند کہ در انبیاے من قبل نباشد درست بود و در مرتبہ
کہ متابعت رسید آن مقام او نباشد پس فضل بر انبیا علیہم السلام محمد را کہ
متبوع است اولیا را کہ تابع اند ہیچ وجہ تفضیل نباشد اما از جہت شرف

[margin note: بعد النبیین]

متابعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او افضل بود بر امم انبیاے دیگر چناں کہ در کلام مجید
است کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاس و نظیر این باشد کہ آئینہ مقتبس از
نور ہلالیست و ادوار دیگر قمر است اما ہیچ نوع آئینہ افضل از قمر نباشد
اگر بدر تجلی نور قمریت از ہلال و از کل ادوار دیگر افضل بود این را نیز لفظ شاہد
است تِلکَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَھُم عَلٰی بَعضٍ اما از روے آں کہ ہمہ انبیا
از یک نور اند کہ آن نبوت است فرق از میاں ایشاں نفی کرد و لَا نُفَرِّقُ بَینَ اَحَدٍ
مِّن رُّسُلِہٖ چنانکہ بدر و ہلال و ہمہ ادوار دیگر قمر یک نور اند ہیچ نظیر در اثبات
فضل انبیا بیکدیگر کرد نفی فرق بینہم و افضل امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم از
امم ماضیہ بہتر ازین نباشد و آں کہ براے ثبوت دلیل ایشاں قول مہتر موسی
علیہ السلام نظیر آرند کہ گفت اللھم اجعلنی من امۃ محمد از ین فضل اولیاے
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر وثابت نشود بل این سخن غایت خلق بود از و
چنانکہ رسول صلعم در حق او گفت لا تفضلونی علی اخی موسی و جاے دیگر
در حق یونس گفت لا تفضلونی علی یونس ازین معنی کہ محمد فاضل از موسیٰ و یونس
نباشد فالحال اصل نبوت غایت رفعت است عند اللہ کہ بدان مقام
ہیچ یکے از اولیا نرسد اما مقامے کہ پیش از نبوت داشت روا بود کہ ولی
را بحکم متابعت وراں گذر بود آں حفظ ولایت است چنانکہ ایشاں را نیز
پیش ازاں کہ مبعوث شوند باتفاق از کفر عصمت است و این اول
مقامے است از مقامات نبوت کہ آں را ولایت خاص گویند اگرچہ
حفظ ولایت اولیا با شہادت او موقوف است اما عصمت انبیا از حق
است بیواسطہ پس نہایت ولایت ایشاں اول پایۂ نبوت باشد۔
ہم ازاں مشایخ گفتہ اند کہ یکقدم صدق بہتر است از کل مقامات اولیا

چنانکہ درہمعنی قول بایزید است کہ درصدر صحیفہ ذکر رفتہ است یعنے مقامے کہ اول احوال انبیا بو و آخر نہایت اولیا باشد این طائفہ ور امعراج نیز ہم گویند کہ دراں ذکر کردہ است سر من از کل مقامات کہ متعارف میان اولیاست درگذشت چوں در نہایت نظر کردم سر خود زیر پاے یکے از انبیا دیدم علیہم السلام وکسے از تبع تابعین آں دم نہ زدہ است کہ مقول بدین صورت است پس صوفیہ متالہہ از و برتر بود کہ گوید اولیاے امت محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آں مقام بمتابعت شود کہ انبیاے من قبل را بود و باشد ازیں جا معلوم شود کہ سخن بد مذہباں بر اولیا می بندند شیخ محمد کالا باوی در شرح تعرف ذکر کردہ است یعنے ملاحدہ کہ نتوانستند الحال خویش پیدا کردن خود را برین طایفہ بستند باز درین چیزہا کہ ایشاں را بدین خواستند نمود ن یکے از سخنان ایشاں اینست کہ مقام ولایت افضل است از مقام نبوت پس بحکم اجماع این قول ملاحدہ است درین تاویل گفتن و آنرا قبول کردن بد مذہبی باشد و این ہمہ متعلماں را روشن است مسئلہ کہ از کسے استفسار کند یا لا ادری گوید یا یجوز و لا یجوز و لا ادری درین رقعہ کہ فضل ولایت بر نبوت میگویند مذکور نماند یجوز امام التاویل و آں خود باطل است اے عزیز دلیل کتاب از حق الیقین است و دلیل آں وہمہ تصوری و وہمی کہ نہایت وہمی در تصوری کشد و آں خلاف یقین است باطل بود کہ یقین منزل وہم است نہ منزل یقین ہر کہ او را یکے از لود و نہ نام باری تعالی تحقیق شود این چنیں وہم در حق انبیا نبرد و این کہ گفت نہ ا مذہبی و معتقدی و علیہا الی وجدی اگر این اشارت عاید بسوے آں وہم است نعوذ باللہ من اعتقاد السوء مبحث و مدعا کلمات فصوص الحکم بود کہ مبناے عقاید او بر قواعد حکما است

که از اصل نبوت منکر اند و آنکه فضل ولایت بر نبوت می نهند تلبیس ایشان
است و در هیچ کتاب از کتب مشائخ سلف نیست بل این قول را بالحاد
ذکر کرده اند و بعضے نصوص دین افتاده بر وے باز ار بل در هر میخانه پیش هر فاحشه
و امردے سجده میکنند و میگویند این تجلی حق است و تصور کرده اند که در معاصی
تعذیب نخواهد بود و کفره و موبده در جهنم نباشد بل کفر و ایمان یکے است
پس عذاب جهنم کرا بود و خلد نعیم کرا اگر همه اشخاص خدا است این را عشق و
ولوله نام کرده اند مسئول این درویش اهم این بود آن را ذکر نه کرده اند۔
همیں و هم صوفیه متالهه بیان فرموده اند بارے در هیچ کتابے از کتب مشائخ
و خلف صوفیه متالهه کسے ذکر نکرده است مگر امرداں را صوفیه این وقت
خواهد که خود را از آه بے سوز و نعرهٔ بے درد و گریهٔ بے اشک بستم می نمایند و
بعض عوام را از دست می برند که ناله از باب نه عقل است و استعمال آن
برائے تکلف است و اہل تصوف بری عن التکلیف کما قال النبی صلی اللہ تعالی
انا و اتقیاء امتی بری عن التکلف اے برادر آں که ابجد شرح خوانده
بود در موضع و هم ذکر اب و جد نکند که در و هم غلبه خطا است و احتمال صواب
اگر صواب است خود اعتقاد آں عزیز پسندیده بود و اگر خطا است چناں که
ثابت کردیم خود این ظن سو ریکه باز گردد و مردم بعهم صواب از و هم خطا
باز آید اما اموات گردند بازگشت ایشاں لا یمکن پس همه حال درین معنی ذکر
اب و جد لغو بود و این قول بجائے کشد که بعضے روافض علی کرم الله وجهه را
بو هم از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فضل نهند که مظهر و لایت بود
و این مطلع نبوت و ولایت مردود و ان فضل است از نبوت چناں که ناصر
خسرو گوید مصرع

در قبلہ محمد مقصود علی بود

وبعضے از ایشان ہم بدیں وہم علی را از ابی بکر افضل گویند کہ ولایت خاص از نبی بدو رسیدہ است وبعضے گویند ایشان از غایت ریاضت بحد اتحاد می یابند آن قربت را ولایت گیرند نبوت کار نیست زایدہ پس ولی حقیقت بصفت حق قایم بود ونبی بصفت خود وبعضے از ایشان بدین وہم علی را خدا گویند وموت از دنفی کنند یعنی الولی اسم اللہ است ودر مذہب سنت وجماعت اوہام باطل است وایشان ہمہ از دین بیدین بے حاصل کہ ہرگز حادث بصفت قدیم موصوف نگردد چنانکہ قدیم بصفت حادث ومیان وجود واجب وممکن اتحاد ممتنع است ولبطلان ایشان در سبق اثبات کردیم وآں را نص وخبر ودلیل آوردہ است۔ واللہ اعلم بالصواب والسلام۔

دوازدہ مکتوب مخدوم زادگان قدس اللہ ارواحہم

مکتوب اوّل

(مخدوم زادہ بزرگ)

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

بیت

اے پیک نامہ برکہ تو حرفے بری بدوست
اے کاشکے بجائے تو من بودمے رسول

یار عزیز دوست بے نظیر محب مخلص مولانا علاء الدین کالپوی ضوعف قدرہ وزید بقاءہ ودولتہ دام عزہ وتمکینہ سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک

بیت

آنہا کہ خواندہ ام ہمہ از یاد ما برفت
الا حدیث دوست کہ تکرار میکنم

گر بپرسی از محمد چونی چگونہ ٭ بیچون چگون چہ گوید چونم چگونہ ام

بسیار بیندیشیدم کہ چیزے بنویسم اما چیزے دست یا ونیامد باقی مکتوب از صحیفہ دل خود خوانند قرار ہر جا کہ نصیب باشد جز بعد مرگ دیگر نمی بینیم اما منند

چندروزے نمی دانم شب کجا خواہم ماند چہ نویسم ۔ والسّلام

مکتوب دوم

ازاں مخدوم زادۂ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین کالپوی

برادر عزیز شفیق مولانا علاء الملۃ والدین سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند الحمد للہ علی ذلک مقصود کلی مطلوب اصلی لطف و مرحمت پیر است خمیر مایۂ سعادت ہمیں است فقط و آں بکمال و تمام حق تعالی بغیر طلب و سبب براے آں برادر مہیا کردہ ۔ حکایتے میگویم ازاں مقصود مکتوب معلوم شود ۔ راے قنوج آب حوض کنپیل کہ موازنۂ دو بست کردہ باشد میوزدے ۔ عاشقے بود در کنپیل معشوقہ در قنوج ۔ برابر شتر از آنکش کہ روز دررہ می برد و آں عاشق پیغام میگفت ۔ ع

قصۂ عشق را نہایت نیست

دنبال گرفتہ می آمد تا بحصار قنوج رسید درون شد تقدیر اللہ ز است مقصود قرب و بعد نشست ہمیں اعتبار کردہ اند ۔ ملک اسمٰعیل یحییٰ این جا رسیدہ کیفیت آمدن آں برادر و نیت آمدن گفت دل نیک خوش شد حق تعالی عنقریب ملاقات آں برادر میسر گرداند بمنہ و کرمہ طاقیہ مخدوم مرحمت ارسال افتاد بشرایطے کہ معلوم شدہ است بپوشند ۔

والسّلام

مکتوب سوم

از ان مخدوم زادۂ بزرگ ہم

بجانب شیخ علاء الدین

یار مخلص محب مخلص مولانا امامنا علاء الدین لا نزال کا سمہ علا فی الدارین دعاے متکاثر و ثناے متوافر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذالک غرض صحیفہ درین معنی آنکہ مولانا بدر الدین آرندۂ صحیفہ بست و پنج سال باشد کہ شرف پیوند حضرت بندگی مخدوم دارد بیشترے اوقات ملازم درگاہ می باشد چنانکہ بارہا ہم شما در خانقاہ دیدہ باشید درین وقتہا کہ شور شدہ مولانا مذکور در جہاں پناہ ماند شیخ زادہ فخر الدین نبسۂ سید جلال بخاری کہ در ظلم و بیدادی نامور شدہ و از جملہ ظلمہ قدم پیشتر کردہ و ہمہ را علیہ الرحمہ گویایندہ چنیں شہرت شد کہ شیطان چندیکے او باش مسکین مولانا را بنا حق گرفتہ چنداں لت و شدت کردند پوست اندام او بر آمد مسلمانے درمیاں در آمد دو بیست تنکہ داد مولانا را با زن و بچہ برما آورد آں شخص دو لیست تنکہ میطلبد و حالت شہر و ملوک این مقام ہم شمارا معلوم است اگرچہ چنیں بست تدبیر مبلغ مذکور نشد مخصوص ہم بجہت آں حال کہ آں مسکین از جہت مولانا داؤد آں مزور ازن و بچہ گروگاں گرفتہ بجانب شما فرستادہ شد بد انچہ توانند در کار آں مولانا سعی جمیل نمایند از توزیع و از تقسیم و از خانہ چنانکہ دست دہد تقصیر ننمایند بر ملک کوتوال و بر ملک نائب کوتوال و بر ملک نصیر سالار و فرید خاں بدروازہ کا فرد مسلم از ہر کہ بدانند کہ غرض حاصل خواہد شد کیفیت این مسکین باز نمایند

کہ زن وفرزندان مسکین در بند افتادہ اند رہا کنند اگر مزید می توانید ہرچہ درباب
آں مسکین از عنایت ورعایت رود خاصہ منت آں برما باشد خداوند تعالیٰ
جزاے وافرفی الدارین روزی کند مطلوب تو بدامن مرا و تو رساند بر مولانا
علاء الدین مارا اعتماد تمام است زیادت نبشتن مصلحت نیست وراں کوشد
کہ وجہ بیاقی شود تا ماشرمندہ نشویم وآں مرد بے غرض باز نگرود کہ جز مرن
دیگر حیلہ نباشد و بعد از بذل مجہود ہرچہ باشد مطلوب ہمانست والسّلام

مکتوب چہارم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص محب مختص مولانا علاء الدین لازال
کاسمہ علاء عالیا مستعلیا علی العالمین دعاے وافر وثناے سدکارش محمد محمد حسینی
مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند می باید دانست کہ ایام رضاع
است وایام فطام جدائی۔ ارام در وقتے مہلک بود و در وقتے زباں کار
نباشد اگرچہ از کمال باز دارد این معنی بمشاہدہ معلوم است چنانکہ باشند
وفیہ اشارۃ وقیل نظر الشیخ تفاح یتربی بہ المرید الرضیع واذا اتو
یتربی بہ المرید العظیم قال اللہ تعالیٰ ان الی ربک المنتھی ولانھایت
رب العلی الاعلیٰ فلانھایت للسیر والسری فکل سالک
واصل وکل واصل طالب مرید شمس امس طلعت الیوم
علی الشخص فھو فی غلط من الحسبان الظل امر العکس فلتوھم اجود
العذ لبعد العذ فی النفس کلا بل ھو اللہ الواحد القہار وما

و للمرب

سواہ ہوس فی راسہ وطمس فی طمس المقصود انہ بغیر الصحبۃ ودوامنا لا یحصل مقصود ولا ہوس شنیدہ شد رعایت مولانا بواجبی کردند جزائے آں مزید دارین متوقع است اورا ایں سور وانہ دارند فرزندان او نیک متعلق ازو والسلام۔

مکتوب پنجم

از اں مخدوم زادہ بزرگ

ہم بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق مولانا معظم علاء الملۃ والدین سلام و دعا ے محمد محمد حسینی مطالعہ فرمایند احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذالک مدت سال نزدیک کہ ازاں برادر عزیز جدا شدیم ہیچ از حال او معلوم نیست سبب آں خاطر نیک متعلق می باشد وما التی والیتا از قصبہ ساوہ در برودہ رسیدیم مغفط بر ودہ ملک آدم سلیماں وخیلخانہ او ہمہ وخلق قصبہ جملہ کمر بندگی محکم بستند وما در ماندہ بودیم وکوفتہ راہ بودیم سبب آں ہمانجا قرار گرفتیم مدت چہار ماہ است درین قصبہ ہستیم اما امروز باز حوادث از جوانب عالم سر باز زدہ سبب آں نیک متعلق بودہ می آید چوں روزے چند بگذرد جانب پٹن وگجرات رفتہ شود وما ہر جا کہ ہستیم وخواہیم بود مارا از ہیچ جنس یکے نیست اما عجب این است کہ آں عزیز ہیچ عرضداشت نہ نبشتہ می باید کہ اوقات را معمور ے دارید وبلکہ با ما باشید و مارا از خود دور ندانند فرصت نہ بود کہ بیشتر چیزے نبشتہ شود ووقت اجازت نکرد وحق املا نغز بود مارا معذور می باید داشت ملک رکن الدین و ملک شرف الدین وسادات

جملہ ویاران کل از ما سلام و دعا خوانند خدمت برادرم سید یوسف دعا رسانیدہ و در ذکر محامد شماحی باشد مولانا شیخو نیز سلام و دعا رسانیدہ است ورنخانہ بنود والا مکتوبے علیحدہ نبشتے والسّلام۔ و خدمت برادرم سید ابن رسول وسید بضع رسول وسید پسر رسول وسید سالار ویاراں ہمہ دعا رسیدہ اند والسّلام

مکتوب ششم

ازان مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز یار شفیق دوست مخلص یار محقق مولانا علاء الدین کالپوی دام ورعہ وزید تقواہ بہ سلام و دعاے محمد محمد حسینی مطالعہ فرماید احوال بخیر است اعزہ بصحت اند والحمد للہ علی ذلک صحابہ بحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نالیدند نافقنا یا رسول اللہ فسالھم رسول اللہ عن ذلک فقالوا لسنا کما نحن بین یدیک اذکنا غائبین عنک فقال علیہ السلام لو کنتم عندی ابدا لصافحتکم الملٰئکۃ فی السلک اگر شما دایم بصفت حضور من باشید شما را ملک در کوچہا مصافحہ کنند یعنے حضور پیر محاذات شمس حقیقت است چشم دل را بنور آفتاب حقیقت کہ دل پیر است مستنیر می شود وھو غالب علی غیرہ ینجی ما سواہ عند سطوع برھانہ آں را نہ بینی کہ چشم چوں مقابل آفتاب می افتد ہیچ نورے جز آفتاب در نظر نمی آید ہمہ مقارن کشف شود کشفے کہ قابل استتار نبود صور علوی را باسم ملائکہ اگر خوانند ہم درست تر باشد الاسم مختلف والمسمی واحد اینجا چند سخنے نبشتم اما وقت وفا نکرد ہیچ ازاں مکتوبات کہ گفتہ شدہ بود

در راہ کردہ شدہ بود نرسید موازنہ یکساں بلکہ زیادہ ازاں گذشتن گرفت
مانع بخیر باد وکیفیت خدمت ملک الاشارا بندگی مخدوم مولانا خواجگی اطال اللہ
عمرہم معلوم نشد وازاں قصبہ باید ہیچ کیفیتے نیامد آرے دیگراں چوں برند
توچناں نشستہ بخاطر کہ چوں جاں در بدنی ہر عبادتے کہ کنی مکن حیز حضور پیر
ہمہ بے تدبیر باشد وفایدہ ندہد ع

ہیچ ناوردی یاد میدار این فراموشی

المقصود جاروب زدون مقام پیر بہتر از ہمہ عبادتست ہر عبادتے
کہ باشد کہ طشت خانہ پیر پاک کردن بہتر است

خود کلاہ وسر ت حجاب تو اند ٭ تو میفزاے بر کلہ دستار

ہرچند کہ آن عزیز نہ ازین جملہ مقصود است اما عَبَسَ وَتَوَلّٰی
آن جَاءَہُ الْاَعْمٰی مرشدے عظیم است ومعلمے جسیم خاک مارا در زمین
دہلی بسیار مارا زندہ ومردہ بجاے دیگر مگذار بحرمۃ النبی وآلہ الاطہار والسلام

مکتوب ہفتم

ہم ازاں مخدوم زادہ بزرگ

بجانب شیخ علاء الدین

یار چیدہ ودوست برگزیدہ صوفی باصفا عارف باوفا مخلص بے ریا
دوست بے ہمتا مولانا علاء الدین اعلاہ اللہ دائما فی الدین والدنیا
سلام وافر ودعاے متکاثر محمد محمد حسینی مطالعہ کند احوال بخیر است اعزہ
ن بے مثال بصحت اند والحمد للہ علی ذلک اے یار عزیز واے دوست پر تمیز زمانہ آخر
شدہ کارہا ہمہ حبط گشتہ توانیں ہمہ مضمحل اندرسوم ہمہ ناپدید شدہ از کارہا جز بہے

نماندہ واز اسم ما ہم رسمے بنودہ علی الخصوص ما در دیارے افتادہ ایم کہ وصف
آں دیار در قلم نیاید و در بیان نگنجد شطیۂ ازاں مطالعہ آں برادر شدہ است
وچیزے ازاں خود نیز ہم معائنہ کردہ یوماً فیوماً ساعۃً فساعۃ
اقبح واشنع میشود لابدی ولاحیلۃ کہ در ہر زمانے و ہر زمینے قسمتے از ہر چیزے
رفتہ است ہمبراں می رود اکنوں عزم مصمم می نماید کہ آں سوے باز فراغتے
شود العبید یدبر واللہ یوفق اما علایق وعوائق چنداں است کہ در تحریر
آں قلم عاجز وزباں گنگ است المقصود برگزیدہ از میاں اصحاب
ہمہ تولی تولی برچیدہ از جملۂ اصحاب ہسم تولی تولی وجملہ جز
برسند مشائخ عظام و احیاء سنت حضرت پیر
بالجد والالتزام دیگر ہیچ راہے نہ وہیچ سبیلے نہ ظاہراً و باطناً جز معاملات
پیر خود ہیچ التفاتے بچیزے نکردہ واگرچہ فرض کنیم مطلوب مطلوب
آنجا پیدا بر آید کہ آں ہمہ غرور باشد ہر چہ کہ جز راہ پیر بود ہمہ ضلال و
وبال چند سالے وچند گاہے بحیمل نامے ہم بجہاں قایم ماند مرکب سواد
قوم فھو منھم باشد بایزید آمد شرح مفتاح رسانیدہ اما سخت سقیم بود۔
احوال واخبار آں جانب آنچہ باشد تا آنچہ باشد متواتر در قلم آرد فذالك
الکلام باید کہ ترک تجرید وفقر وفاقہ اختیار باشد تا آنچہ آید من اللہ مبارک بود
بگوشۂ خانہ با قطع صحبت مردم دنبال مراقبہ وذکر زباں گرد آوردہ با صد
حاصل وبا صد کرامت یک سخن بگوید و باکس نفس بگوید کہ نفس شوم باشد
واین راہ خواجہ ما نیست وہر کہ کند عاقبت شرمندہ باشد و قطع صحبت
مردم واگر از دحام شود بے اختیار مبارک باشد فرزنداں خود را اسلام و
دعا برساند بندگی مخدوم لطف بے قیاس براں برادر دارند بباطن پاک و

ظاہر صاف وخوش باشد کہ این جا جز معاملت نیز و تسبیح ارسال افتاد باکل
باکل الکل بگوید و در ہر ذرہ نظر کند کہ آں قول بالفعل باشد۔ للہ الحمد دائما
والسلام

مکتوب ہشتم

(مخدوم زادۂ خورد)

بجانب شیخ علاء الدین گوالیری

بیت

بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
بوالفتح خود ستائی گواہ از زباں تست

از کالپوی محب وافر مخلص قدیم برادر دینی مولانا علاء الدین نصیر گوالیری لازال کاسمہ
عالیاً فی الدین والدنیا سلام و دعا از محمد اصغر بن محمد حسینی استماع فرمایند
معلوم باد ہیچ کارے بالاتر و رفیع تر از توجہ پیر نیست علی الخصوص مرد
صوفی را کہ او جز توجہ پیر کارے ندارد نخواہد کہ باشد مریدی پیر پرستی است
وزنار در پیش داشتن است قاضی عین القضاۃ در تمہیدات چنین میفرمایند
مرید در جان پیر خدا ے را ببیند پیر در جان مرید خود را ببیند۔ رباعی

گفتم کہ پیامبری تو یا پیر ؛ گفتا کہ دوئی ز راہ برگیر
چوں نیک بدیدم این یکو بود ؛ من واو و پیر ہر سہ او بود

و ہر آنچہ فرماید از اوراد و اذکار و مراقبات ملازمت شرط کار است
باہتمام و کوشش تمام تا آثار و ثمرات مشاہدہ و معائنہ شود گفتہ اند
المشاہدات مواریث المجاہدات و در تذکرۃ الاولیا چنین میفرماید

شیخ ذوالنون مصری را مریدے بود سی سال شیخ را خدمت کردہ بود بدانچہ شیخ فرمود ملازمت نمودہ و ہیچ رہ روی این کار باوے نکشودہ روزے پیش شیخ آمد عرضداشت کرد اے شیخ سی سال است انچہ تو فرمودی من آن کردم روز را طعام برخویش حرام کردہ ام وشب را خواب ہیہات فہیہات ہیچ رہ روی مقصود و مطلوب پدید نمی آید ترسم عمر من چندین سال باضاعت گذشت نباید کہ بیشتر باضاعت بگذرد شیخ ہاے ہاے بگریست پس آن فرمود اے عزیز امشب نماز خفتن نگذاری پاے دراز بکن بخسپ ببین خدا را چہ پیش آرد مرید ہمچنان بکرد ناگاہ مرید ہمدران شب خداے را درخواب دید خوشان وخورمان پیش شیخ آمد گفت یا شیخ امشب خداے را درخواب دیدم مرا گفت ذوالنون را بگوے چہ رہ زنی دوستان من میکنی انگہ من کہ ترا پیش ہر درے فضیحت ورسوا گردانم و در ہر فضیحتے و رسوائی کردن او را مزیدے و دولتے بود این بازیہا وکارسازیہا وعشق بازیہا میان این کارکنان بود واللہ علیم حکیم کہ اشفاق والطاف حضرت بے نیازی بندگی مخدوم جہانیان بر مولاناے ماآن قدر است کہ در تحریر و تقریر نیاید او فرزند حقیقی است قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لن یلج ملکوت السموات والارض من لم یولد مرتین رموزے ہم بدان است ومانعرۂ ھل من مزید برمی آریم و دعاے اللھم زد ولا تنقص فرو میخوانیم ومولانا اسحاق آراستہ کس است ہر آنچہ درحق ایشان میکند وہر آنچہ در حق ایشان بندگی مخدوم جہانیان کردہ اند آن نیز برمحل است۔

والسلام

مکتوب نہم

ہم ازان مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

بیت

این نوائی کہ نیابی بر سعدی ہرگز ٭ لیک بیرون شدن از خاطر تو نتوانی

محب وافر مخلص قدیم برادر ما مولانا علاء الدین نصیر کالپوی کما ہو لائق کاسمہ عالیا فی الدین والدنیا سلام و دعاے محمد اضعف بن محمد حسینی شاہ فرماید معلوم باد شفقت و لطف بندگی مخدوم جہانیان ساعۃ فساعۃ یوما فیوما مزید بر مزید است ما نعرہ ہل من مزید بر می آرم و دعاے اللہم زد و لا تنقص فرو میخوانیم مولانا را میگوییم بیشتر اوقات در یاد خدا و در یاد پیر باشد و التفات بدین جہان و بدان جہان نکند و اگر کسے بد بختے و شیطانے تشویش ہر وقت و یادگار تو شکے و شبہے پیش می آرد آن روز بد خویش است کہ می کند گفتہ اند کہ الحسود لا یسود تو خدا را باش اگر ہمہ عالم دنیا است بخدا اے کہ موئے قدمت ترگرد و این زمانہ آخرین است اینچنین حوادث بسیار پیش آید اما بکہ لا حول بیک تف بزن ہمہ بیک ساعت نیست و نابود خواہند شد مولانا را میگوییم اصلا و راسا وجود کسے را در جہان تصور نفرماید زیرا کہ ہمہ ہیچ اند و نیست اند و نابود اند و این ضعیف این ہنگام بیشتر پیش حضرت بندگی مخدوم جہانیان می باشد ہر وقت کہ کسے سخنے فرد بالا میگوید چنان سزا داده می شود کہ یادگار می ماند نمی تواند کسے پیش بندگی مخدوم جہانیان سخنے فرد بالا تو اند گفت و گفتہ ارا منتظر ملاقات خویش تصور فرماید امروز یا فردا ما بشما خواہیم رسید معا بلا غایۃ

بندگی مخدوم جہانیاں آں برادر نیکو میدانند کہ با ما چہا کردہ اند اما از برکت حضرت
مخدوم ہمہ مخدوم دل و مقہور اند و ہر روز این بیشتری شود اللھم سلط علیہ
کلبا من کلابک جنتھم درکار است مولانا میگویم اصلا التفات بجیسے نکند با خدا
خوش باش چوں ترا دارم ہمہ دارم دگرم ہیچ نباید۔ والسلام والاکرام

مکتوب دہم

ازاں مخدوم زادہ خرد

بجانب شیخ علاء الدین

برادر عزیز دوست خاص مولانا علاء الدین صوفی با صفا پیرو حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاے محمد اصغر بن محمد حسینی مطالعہ فرمایند
آرندۂ عریضہ مولانا بدر الدین کیفیت او روشن کنند از مکتوب خدمت برادرم
سید حسین او را حسب مطلوب و حصول غرض باز گردانند زیادہ نبشتن
بر ہیچ توسے بغیر فائدہ افتد و اہتمام مخدوم زادہ بزرگ و بندگی مخدوم درین
کار بیشتر است بجد تمام و جہد بلیغ سعی نمایند از خود و از جملہ آشنایاں چنانکہ
بحصول غرض باز گردد و شکر آں بر ما واجب آید کہ للہ کان اللہ والسلام

مکتوب یازدہم

آں مخدوم زادۂ خرد

بجانب فقیر ابو الفتح علا بعد نقل حضرت مخدوم قدس سرہٗ

برادر دینی مولانا امام ہمام عالم عارف سالک ناسک صاحب
الکشف والیقین خلیفہ قطب العارفین ابو الفتح زید فتحہ وفتوحہ دعاے

محمد اصغر بن محمد یوسف حسینی مطالعہ کند خبر ناگوار شنیدہ باشد رحلت ایشان

بعد اشراق روز دوشنبہ شانزدہم ماہ ذی القعدہ بود ہیہات ہیہات حیہ

توان کرد جز صبر چہ چارہ الغرض فقیرے اسمہ جلال با دو پسر از پایان شیخ الاسلام

نظام الدین از غیاث پور قصد کردہ بجہت پیوند حضرت قطبی آمدہ بود سہ دختر

وسہ نبسہ دارد میگوید کہ برین سبب آمدہ شدہ بود و چیزے قرض بسیار ہم

میگوید ہمچنان حضرت قطبی را نیافت حصول غرض او چیزے نشدہ مولانا

بد انچہ دست دہد از یاران توزیع کردہ او را بخوشی روان کند و خدمت

برادر دینی خواجہ بدہ را دعا برسانند او را بسیار ازین فقیر برسد و بگوید کہ این

آیندہ را بطریق بہتر روان دارد احیاناً مکتوبے با خبر سلامتی خود ارسال فرماید

والسلام

مکتوب دوازدہم

قاضی سراج الدین خادم مخدوم

بجانب فقیر ابو الفتح بعد نقل حضرت مخدوم

برادر دینی مولانا امام ہمام بارع وارع محب عارف صاحب الکشف

والکرامات شیخ ابو الفتح کہ موصوف بصفات اللہ و متخلق باخلاق اللہ است

خدمت و دعا از بندہ واماندہ پس افتادہ از ادبار خود ہیچ رہ روی ندیدہ

سراج شہر یار مطالعہ فرمایند و اگر دست رسے باشد دستگیری کنند والحمد للہ

کہ حق تعالیٰ فرزند دینی شائستہ حضرت قطبی را ہمچنین برگزیدہ بتاثیر نظر قطب

المشائخ کہ بعد او نام را قایم داشت ۔ بیت

زندہ است کسیے کہ در دیارش ٭ ماند خلفے بیادگارش

المقصود واقعہ صعب ناز شانزدہم ماہ ذی قعدہ اول وقت چاشت روز دوشنبہ سنہ خمس وعشرین وثمانمایہ حضرت قطبی بحضرت اعلیٰ رحلت فرمودند جز صبر چہ چارہ واویلا مصیبتا گو این مصیبت دین است اینجانب مخدوم زادہ خرد ومیان سیف اللہ ومیان ید اللہ وجملہ اعزہ دیگر بصحت وسلامت اند حضرت قطبی قدس سرہ میان خرد را درمقام خویش بجاے خود نصب کردند ایشان ہم در خانقاہ بجاے مخدوم می باشند بعیت میدہند ومیان سیف اللہ مجاورت حضرت قطبی میکنند ہم در حظیرہ متبرکہ سکونت کردہ اند باقی اصحاب گرد میان خرد می باشند وجملہ یاران مولانا بہاء الدین ومولانا قطب الدین وشیخ حمید ومولانا نور الدین ویاران ہمہ بصحت و سلامت اند سلام ودعا رسانیدہ اند مولانا سالار غریب یار عزیز است سالہا بحضرت مخدوم ملازم خانقاہ در مطبخ وکندوری یاری دادے بجہت دیدن پدر میرود بدانچہ دست دہد در رعایت او تقصیر نخواہند کرد چنانچہ رسم پسندیدہ است اِنَّ ولی اللہ است۔ والسلام

ن میاں ید اللہ را خو

خلافت نامہ

خدمت شیخ علاء الدین از حضرت مخدوم قدس اللہ سرہٗ

کتب ہذہ الحروف باذن عبد اللہ الاصغر من عند اللہ الاکبر الاذن منی والتوفیق والاتمام من اللہ الوہاب الجلیل والرفیق والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تفرد بالوحدانیة الازلیة وتوحد بالفردانیة الابدیة واکمل بعنایتہ البھة الدین القویم واظہر برعایتہ الشارع الصراط المستقیم واسس قواعد الارشاد باولیاءہ واحکم مبانی الرشاد باصفیائہ وخص اہل الوداد بالفضل العظیم وفتح علیہم بحظ جسیم نحمدہ علی الوسع والامکان ونستعینہ علی وجدان اسباب الرضوان ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ دعت صاحبہا الی جنان الوجدان وخفضت قائلہا عن نیران الفقدان ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی علا بہ سلالیم الاسلام وقوی بہ ایمان الایمان وارتفع شرف الشرف وامتلاء قدور القدر ووصل ارحام الرحمة

ن مشارع

وطلع شفق الشفقة وغاب فجر الفجور ونصلى عليه وعلى آله الذين لم تستر اقمار دينهم بغمام الشك والبلاء ولم يحتجب انوار يقينهم بالمام البدعة والهواء صلوة تكون جزاء لفضلهم ومكافاة بعليهم ماطلع فى الخضراء نجم ونجم فى غبراء طلح ـ

ن تكفيه

اما بعد فقد جرت سنت الله ان لا طريق لاحد اليه ولا سبيل لواحد بان يقف بين يديه الا بابتغاء الوسيلة وجعل الامام الامام بضامين عليه نصب الوصى ما مال السادات القوم حتى بقيت تلك الطريق الى اليوم حتى تسلسلت السلسة فيه الى الشيوخ حتى اليوم والنصب بالشيخ الامام قدوة الانام قائد الكرام داعى العظام نصير الحق والدين محمود بن يوسف الاودهى ثم الچشتى قدس سره ونوّر ضريحه و اشار باشارة خفى ورموز مخفى وذالك ان كان اشارة ورمز للسر تلك الاشارة وذلك الرمز ليس مما يميز البتة والغمز بل كان اظهر من الصريح وابين بينهم من التنبيه بل ان كان حق لا صريحا وكلاما صحيحا واشار ايضا الى ان عليك ان ترشد القابل وتوصل الطالب الناهل ـ اللهم الزمان زمان الفترة والاوان اوان النقصة كنت مترددا وبقيت مترصدا اهل يتيسره لى ان امضى هذا الامر بقولى وحالى حتى رايت شخصا تتنسم شيئا من نصيبنا هذا حيث يصح ان يقول هو الذى ولد من سرى ونتيجتى الذى برز من ضرى صالحا تاركا هذا متعبدا يلبس الخرقة لقابليها ويفق الطريقة لمواليها بشرط ان يفهم

ن ان

التعریفات الالٰهیة ویطلع علی الامور الاخرویة کشف القبور وصحبة الارواح والعلم بالصراط والحوض والنجاة من النار ودخول الجنة والفوز وان لا یختلف علی اهل الدنیا الا یطلبهم بالقهر والغلبة او المصلحة لمرات کالنصح والعظة وان لا یرکن الی اسبابها واحبابها ویکون فارغ الوقت مشغولا بمصلحته وان یغتنم لیلة الفاقة وان نزل نزول ولیس عنده شیئ ولیضیف بقلیل ویغتنم تلك الحالة کل الاغتنام کما هو داب سادات الانام یا علاء بن النصیر علیك ان یکون لبریة القدیر هادیا ومرشدا بوصف النذیر والبشیر بتوفیق الله ان فعلت کما امرت فانت خلیفتی علی المسلمین والا فالله خلیفتی رب العلمین بالحوالیقین والصلوة علی رسوله سید العارفین وقائد المحبین والسلام

ن الا یطلبهم
ن والمصلحة

خلافت نامہ ابو الفتح علائی کالپوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله المبدئ المعید الفعال لما یرید ذی الفضل السدید والبطش الشدید والصلوة علی رسوله محمد الحمید المبعوث الی خیر الامم انهم یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر بالجهد الجهید والسعی الاکید ثم بالوعد والوعید واصحابه القائمین بالسنة واوامر الرشید واٰله وعترته الدعاة

المهداة الى الواحد الفريد - وبعد فقد اجتمعت الاديان و اتفقت الاذهان ان اجل المقاصد واعز المطالب معرفة الله تعالى عن العيب و النقصان والمعرفة معرفتان معرفة بالفكر والاستدلال بالنظر والتقليد على السماع والخبر و معرفة معاينة بالعيان ومشاهدة بنعت البيان هذا هو الاصل في الباب والمطلوب عند الارباب ولا يحصل ذلك الا بارشاد المرشد وبهداية الولى المويد الواصل بكوامن الاسرار الفايز بتجليات الواحد القهار و هو العارف المعارف والسالك لها لك والواصل الفاضل والقايم العامل ومع ذلك كلمة المهمة ربه وامر شيخه مرشده ان يبسط اليد لطالب رب الارب والما يلين ايضا ليتحققوا به من حيث اللطف من الله التواب فاما الطالب فهم الذين يسلكون مسالك القوم ويكتفون من الدنيا بما هو اقل من المطعم والشراب و ما التايبون فهم الذين من ارباب العادات المستمسكون بذيل هولاء السادات في خرقة المبتركة مبذولة لكل طالب و خرقة الارادة ممنوعة الا عن السالك الناسك الذى عرف نفسه عن الدنيا واهلها وارباها واحبايها فلتعلم ايها الولد الذى ولد من سرى ابو الفتح كبير الدين ابن علاء الكالپوى ان انت تسالك مسلكي و تصير مضطجعا ولا تختلف على اهل الدنيا وارباها ولا تخطر ببالك غير الرب تعالى فانت خليفتي ان يبسط اليد للبيعة و تجلس على تكرمة الشيخوخية والا فالله خليفتى على المسلمين وارجو او اطو فيك ان تقتدى بى و تحفظ مذهبى ولاكن عليك التعرف ان لا

حاشیہ: ن والتع — ن المسالك — ن التبرك — ن عز الدنيا — ن فلتفهم

ـ عز تلقن الذکر والمراقبہ الا من عرف عن الدنیا وصغر نفسہ وھواہ
باذل ھیئۃ وتشرع فی تقلیل الطعام والشراب وتدرج الی الخلوۃ
ـ وکان عن صحبت الخواص والعوام وتقل الکلام وابدا یکون یداہ ولسانہ
ومقلتاہ ناکسون الی المضغۃ الصنوبریہ المعلقۃ فی الجانب الایسر
ـ الیک المسمی بالفواد والقلب - ایھا المسترشد خذ ما ارسلت الیک
وامض الی ما اشرت تکن من القوم واحتسب من الغدو والامس
والیوم اللھم ھذا الدعاء ومنک الاجابۃ ومنی الجھد وعلیک
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا بک وصلی اللہ علی محمد و ذریتہ
واتباعہ اجمعین والسلام -

خلافت نامہ عام برائے یاران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ الذی علی انی اطلعت علی خفایا الالوھیۃ واقفت
علی اسرار الربوبیۃ بجلسب العبادۃ وطاقۃ العبودیۃ والصلوۃ علی رسولہ
ـ الوصلۃ صاحب لواء الحمد ومالک مقام الوسیلۃ بالطاقۃ الشرعیۃ وعلی
آلہ وعترتہ ذوی الاخلاق السنیۃ المرضیۃ واصحابہ المتصفۃ
بالانوار القدسیۃ المشتملۃ بصفات النزاھۃ السبوحیۃ -
اما بعد فایھا العباد لیس الطریق الی اللہ الا باتباع الوسیلۃ
والاتصاف بالاوصاف الربوبیۃ والتقدیم بالاقدام علی محو الاثام

والخصال الدنية وتلقين شيخ مرشد كامل مهذب واقف على
تنوع طريق الوصول تبلك العتبة العلية والتلقين مفوض الى رأى ـــ ن طرق
شيخ العالم الواقف بالعلوم اللدنية لهذا باب فيما يبدو له من عالم
الغيب بالظهور فى عالم الشهادة من الالوان المتلونة كالصفرة
والحمرة والخضرة والزرقة والبياض والسواد ثم الوراس ثم الانوار
لا يحس فيها لون وشكل وجهة من القبلية والبعدية ثم الهواتف ـــ ن والبعدة
واستماع الاصوات الخارجة عن جر الحروف من المخارج والاسنان ـــ رحد
واللهات فيها الكلمات فيها التعليمات فيها الاشارات لا يتعرف
عليها الا هؤلاء السادات ثم كشف الارواح والقبور بخاصيت
دوام التوجه ولزوم الحضور ثم الصور التى مما ينا سب ويوافق
طباع البشرية حتى يظن فيها الظانون على فهم تلك المضغة ـــ ح
الصنوبرية ثم اللوائح ثم الطوالع ثم البوادة ثم الحقايق ثم المعارف ـــ ن البوارق
ثم الصناعات ثم اللوامات ثم المشافهات ثم البوادى ثم الفلوا ـــ ن المقامات
ثم المشاهدات ثم المعاينات ثم المحاضرات ثم المعاسبات ثم ـــ ن المكاشفات
المنازلات ثم المرسلات ثم المواصلات ثم المحاديات ثم المسامرات
ثم المتملقات ثم المعانقات ثم الاتصالات ثم الدلالات ثم المعاودات
ثم الاجمالات ثم التفصيلات ثم الاطلاقات ثم المراجعات ثم الحيرة
ثم العشرة ثم الحيوة لا مزيد هنا ولا حيرة فى الحقيقة فان الحيرة۔
هذه هى نفس ما فيه الحيرة۔ كل هذه شرط اشتهار الولايات ـــ ر شطر
ثم يقال هو مما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب
بشر اى لم تبق عين حتى ترى ولا اذن حتى تسمع ولا قلب حتى تخاطر

ن عن — ولا انس ولا جن ولا ملك ولا نبی ولا رسول ثم بدأ أشطبة من
حقائق الصمدية وههنا لا فقد ولا وجد ولا قرب ولا بعد ولا فصل
ولا وصل فاذا تحققت العبودية برزت الانية فاذا تحققت
الانية رضى الرب بكل العبد ففنى ما بقى وبقى ما فنى فنى ما فنى وبقى
ن فهذا — ما بقى وهذا الواصل الفاضل وهذا العالم الناهل وهذا العالم
ن على المتشابهات — الربانى المطلع على كيفية على المتشابهات الواقف على الخفيات
والعارف على كيفية سر التخليق والتكوين يرى انه يصور كما
ن المباشرة — يصور المصور بيده ولكن بدون المنازرة والملاقات فى انكا
يرى هكذا فانه من صفات التشكلات والتمثيلات هذه
بالنسبة الى الرائى والمرائى وانه سبحانه منزه عن النسب
والاضافات فاما مراد الله يرقيه على درجات الانبياء
ويحله على صفات الاصفياء يبعثه لدعوة الخلق الى الحق و
يجلسه مجلس الصدق ويقربه بمقر العين فيكون عينا بلا
عين ولا يلحقه شين فهو اللايق الحاذق وهو الاحق السابق
ثم العلامات الظاهرة والمعاملات المشاهدة ان لا يركن الى
الدنيا وأربابها ولا يتعلق بالاتها واسبابها وان لا تختلف
على اهل الدنيا ولا يتردد ولا يود ويكون بالشرائع كثيرها
وقليلها حقيرها وجليلها متشبثا حق التشبث متعلقا حق
التعلق بحيث لا يفوت عن سنة من سنن النبى صلى الله
ن اجازتها — عليه وآله وسلم وسيرة من سيرته الا بضرورة اختيارها
الفقهاء ومضى عليها العلماء وهو من سير السلف الصالح و

سنۃ النبی الفاتح فیقول الملقب بگیسو دراز
محمد بن یوسف الحسینی بالتحقیق الحقیقی
والعلم الیقینی اللھم من کان من تلامذتی ومسترشدی
یتصف بصفتی ھذہ ومضی علی سیرتی وسریرتی
ھذہ وسلک ضیعتی وضیعتی ھذہ فھو ولدی الذی ولد
من سری وابنی الذی برز من ضری ھو قرتی وقربی و
خلیفتی ومن لم یکن فانا واللہ تعالی وشیخی براء منہ
واللہ خلیفتی علی اھل ملتی
والسلام

تمت

المکتوبات حضرت قطب الاقطاب عاشق شہباز
سرافراز خواجہ صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر
الصادق جعفر ثانی محمد مم عہانیان سید

محمد حسینی گیسو دراز

رضی اللہ عنہ

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

کتاب مستطاب

مکتوبات

امام العارفین قدوۃ الواصلین شہباز بلند پرواز لامکان غواص بحر لاتناہی
عشق و عرفان قطب الاقطاب فرد الاحباب جعفر ثانی حضرت خواجہ
صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بہ حسن توجہ
جناب معلی القاب نواب محمد امیر علی خان بہادر دام اقبالہم ایچ سی ایس
صوبہ دار (کمشنر) صوبہ گلبرگہ شریف ناظم جاگیرات صدر نشین مجلس انتظامی کتخدائی و اعراس متین

و بہ تصحیح و اہتمام
مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ایم اے سی ای
ناظم تعمیرات (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفرین برقی پریس حیدرآباد دکن طبع شد
شوال المکرم ۱۳۶۲ھ

وبسلسلۂ برکات عہد عثمانی خلدہ اللہ تبارک و تعالی شایع شد